اُردو کا صَوتی نظام

ڈاکٹر محبوب عالم خان

مقتدرہ قومی زبان
پاکستان

اردو کا صوتی نظام

ڈاکٹر محبوب عالم خان

مقتدرہ قومی زبان
پاکستان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات : ۳۳۱

عالمی معیاری کتاب نمبر :۷-۱۸۰-۴۷۴-۹۶۹ ISBN

طبع اول	۱۹۹۷ء
تعداد	پانچ سو
قیمت	۷۰/- روپے
فنی تدوین	ڈاکٹر گوہر نوشاہی
کمپوز کاری	اکبر سجاد
پروف خوانی	حاجی غلام مہدی
سرورق	قسور علی خاموش
اہتمام	اجمل وجیہہ
مطبع	ایس ٹی پرنٹرز، گوالمنڈی، راولپنڈی
ناشر	**افتخار عارف**

صدر نشین
مقتدرہ قومی زبان
پطرس بخاری روڈ، ایچ ۸/۴،
اسلام آباد۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیش لفظ

جب تک کسی زبان کے صوتی نظام اور تشکیلی درو بست کا جامع اور مبسوط مطالعہ نہ کیا جائے اس کی فنی اور اسلوبیاتی باریکیوں کو سمجھنا دشوار ہوتا ہے۔ دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں کی پیشرفت میں ان کے صوتیاتی مطالعے اور تجزیہ و تحلیل نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اردو زبان پر صوتیات کے اعتبار سے علمی اور درسی مواد کی ہمیشہ کمی رہی ہے۔ ڈاکٹر محبوب عالم ہمارے شکر و سپاس کے حقدار ہیں کہ انھوں نے بحیثیت بنیان گزار اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور اردو کے صوتی نظام پر پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔ زیر نظر کتاب ڈاکٹر صاحب کا وہی تحقیقی مقالہ ہے۔ اس کتاب میں لسانی صوتیات کے طبیعیاتی اور سمعیاتی پہلوؤں سے زیادہ نطقیاتی پہلو نمایاں کیے گئے ہیں۔

کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ فصل اول صوتیاتی نظام کے تعارف پر مشتمل ہے، فصل دوم میں اردو صوتیے کی مختلف صورتوں پر بحث کی گئی ہے، فصل سوم اردو مصمتے کے بارے میں ہے اور فصل چہارم میں اردو عروضیات کا مفصل تذکرہ ہے۔ آخر میں مفید ضمیمے ہیں جن میں اصطلاحات اور کتابیات شامل ہیں۔

ڈاکٹر محبوب عالم کا اسلوب نہایت عالمانہ اور دلنشین ہے۔ مجھے امید ہے اردو صوت شناسی پر یہ اہم کام اساتذہ، طلبہ اور موضوع سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کے لیے استفادے کا باعث ہوگا۔

——— افتخار عارف

فہرست

عرض حال ۹

فصل اول۔ تعارف ۱۱

ابتدائیہ ۱۳

زبان کی ماہیت اور صوتیات ۱۵

صوت کی طبیعیاتی ماہیت ۲۰

صوتیات اور علم صوتیہ ۲۴

صوتیاتی رسم الخط اور علامات ۲۵

اصطلاحات ۳۵

فصل دوم۔ اردو مصوتے ۳۷

سانس اور آواز ۳۹

مصوتے اور مصمتے ۴۰

اردو کے اساسی مصوتے ۴۲

تخالف و تضاد کا اصول ۴۳

اردو مصوتوں کا نظام ۴۹

اردو کا پہلا مصوتہ [i] ۵۱

اردو کا دوسرا مصوتہ [I] ۵۲

اردو کا تیسرا مصوتہ [e] ۵۳

اردو کا چوتھا مصوتہ [ɛ] ۵۴

اردو کا پانچواں مصوتہ [ə] ۵۵

اردو کا چھٹا مصوتہ [a] ۵۶

اردو کا ساتواں مصوتہ [u] ۵۷

اردو کا آٹھواں مصوتہ [U] ۵۸

اردو کا نواں مصوتہ [O] ۵۹

اردو کا دسواں مصوتہ [ɔ] ۶۰

انفیائی مصوتوں کا نظام ۶۱

دوہرے مصوتے اور نیم مصمتے ۶۵

فصل سوم۔ اردو مصمتے ۶۹

اردو مصمتوں کا تعارف ۷۱

اردو مصمتوں کے مآخذ ۷۲

تخالف و تضاد کا اصول ۷۳

صوتیاتی اعتبار سے اردو مصمتوں کا تفصیلی نقشہ ۷۷

اردو کے بندشی مصمتے ۷۸

اردو کے تکریری مصمتے ۱۰۰

اردو کے انفی مصمتے ۱۰۵

اردو کے پہلوی مصمتے ۱۱۰

اردو کے صفیری مصمتے ۱۱۳

اردو مصمتوں کا نظام ۱۲۴

فصل چہارم۔ اردو عروضیات ۱۲۹

تعارف ۱۳۱

فوق قطعاتی صوتیے ۱۳۲

اردو میں طوالت ۱۳۴

اردو میں زور ۱۴۰

اردو میں تان ۱۴۴

اردو لہجہ ۱۴۷

اردو میں اتصال ۱۵۱

اردو کی چند اہم عروضی خصوصیات ۱۵۴

ضمیمہ جات ۱۵۷

کتابیات (اردو) ۱۵۹

کتابیات (انگریزی) ۱۶۱

اصطلاحات (بلحاظ اردو حروف تہجی) ۱۶۴

اصطلاحات (بلحاظ انگریزی حروف تہجی) ۱۷۳

عرضِ حال

لسانیات سے مجھے دلچسپی تو زمانۂ طالب علمی سے تھی اور شاید اسی لیے میں نے ایم۔ اے اردو (ادب) چھوڑ کر اردو (لسانیات) میں ایم اے کیا لیکن باقاعدہ تحقیقی کام کرنے کی تحریک ۱۹۶۶ء سے ہوئی۔ ارادہ کیا کہ برکلے (کیلی فورنیا) میں جا کر تحقیقی کام کیا جائے۔ لہٰذا فلبرائٹ اسکالر شپ کے لیے درخواست دی جو منظور بھی ہو گئی لیکن شاید قدرت کو منظور نہ تھا کہ ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ کے نتیجے میں پاکستان کے تمام امریکی تعلیمی وظائف منسوخ کر دیے گئے۔ ادھر سے دلبرداشتہ ہو کر اپنے پیشہ ورانہ فرائض اور خانگی معاملات میں الجھ گیا البتہ مطالعہ جاری رکھا اور اپنے طور پر کام کرتا رہا۔

۱۹۸۶ء میں ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے نوٹس دکھائے۔ ان کی حوصلہ افزائی کے نتیجے میں یہ کتاب وجود میں آئی۔

میں مقتدرہ قومی زبان کے صدر نشین جناب افتخار عارف اور جناب ڈاکٹر گوہر نوشاہی کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اسے اشاعت کے لیے منتخب کیا۔ امید ہے کہ لسانیات کے علم سے دلچسپی رکھنے والے احباب اسے پسند فرمائیں گے۔ بیرونِ ملک خصوصاً غیر ملکی طلبہ کو اردو کی تعلیم و تدریس کے سلسلہ میں مشغول اساتذہ کے لیے یہ کتاب شاید مددگار ثابت ہو سکے۔

آخر میں جناب تصدق حسین راجا، جناب اجمل وجیہہ اور اکبر سجاد صاحب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جن کی توجہ، محنت اور لگن نے اس کی اشاعت کو ممکن بنایا۔

ڈاکٹر محبوب عالم خان

فصل اوّل

تعارف

ابتدائیہ

خلق الانسان ٥ علمہ البیان ٥ (القرآن، سورۃ الرحمن۔ ۵۵، ۴-۳)۔

زبان کے مضمرات حیرت انگیز ہیں۔ جو خصوصیت انسان کو حیوان سے ممیز کرتی ہے اس میں غالب حصہ زبان کا ہے۔ زبان انسانی تہذیب و ثقافت کا ایک رکن ہی نہیں بلکہ تمام عمل کی بنیاد ہوتی ہے۔ اس لیے زبان کی تاریخ ہی بنی نوع انسان کی تاریخ ہے۔ مشہور ماہر لسانیات جوشوا واٹ مو (Joshua Whatmough) نے اپنی تصنیف "زبان" (Language) میں مشہور ماہر تقابلی عضویات سر گرافٹن ایلیٹ اسمتھ (Sir Grafton Elliot-Smith) کا ایک قول نقل کیا ہے:

"وہ محرکات جو انسان کے ارتقاء کا موجب بنے خواہ کچھ بھی تھے۔ البتہ وہی محرکات بیک وقت قدم بہ قدم زبان کے ارتقاء کا موجب بھی ثابت ہوئے۔ انسان کا دو ٹانگوں پر سیدھا کھڑا ہونا، ہاتھوں اور بازوؤں کا آزادانہ استعمال، زبان کا حلقوم سے علیحدہ ہو جانا، قوت بصارت میں ابعاد ثلاثہ کا پیدا ہونا اور دماغ کے اگلے حصے کی پیدائش نے مل کر اس میں ادراک کی ایک نئی قوت پیدا کر دی جس کی بنا پر انسان میں ایک نئی ترسیماتی فہم پیدا ہوئی جو ماحول میں موجود اشیاء، اقسام اور واقعات کی پہچان (لسانی علامت) کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ لہذا وزن و رفتار، زمان و مکان، ہیئت، رنگ اور لمس جیسی خالص انسانی اقدار کا احساس پیدا ہوا اور ان خارجی تجربات سے پیدا ہونے والے داخلی احساسات مثلاً آزادی، عدل، حریت اور ان کی متضاد قدروں کا تصور اور ان کی معنویت، زبان کی علامات کے بغیر پیدا نہ ہو سکتی تھیں۔"

لسانیات کا علم گو نسبتاً جدید ہے لیکن حیوان ناطق کا خطاب انسان کی قدیم ترین پہچان ہے۔ اظہار خیال کے اور بھی ذرائع ہیں: جیسے چہرے کے تاثرات، ہاتھ پاؤں کے اشارے، روشنی، دھوئیں یا جھنڈیوں کے اشارے اور تصویر و تحریر کی علامتیں وغیرہ لیکن

بڑی حد تک یہ سب ذرائع بنیادی طور پر زبان ہی کا عکس ہیں اور اسی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس لیے علم لسانیات میں صرف آوازوں پر مبنی اظہار خیال یعنی لسانی علامتوں یا بولی کو ہی موضوع بنایا جاتا ہے۔ جس کے لیے ہم مجاز مرسل کے طور پر زبان کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

زبان کا استعمال ایک فن اور اس فن کے رموز سے آگاہی، علم کہلاتا ہے۔ جس طرح مصوری ایک فن ہے لیکن قلم کے لوازمات، کاغذ کی اقسام سے آگاہی اور رنگوں کی ماہیت اور تیاری ایک علم ہے جس سے ہر اچھے فنکار کو واقف ہونا چاہیے، کیونکہ ہر فن علم کے بغیر تشنہ اور نامکمل ہے۔

زیر نظر مقالہ علم لسانیات کی رو سے اردو صوتیات یعنی اردو زبان کی بنیادی آوازوں کا علم حاصل کرنے کی ایک کوشش ہے۔ زبان صرف آوازوں کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک بامعنی صوتی نظام ہوتا ہے۔ اس کے معاشرتی اور نفسیاتی عناصر بھی اتنے ہی اہم ہیں، جتنے طبیعی اور عضویاتی۔ زبان کسی تہذیب کا ایک رکن نہیں بلکہ اس کی بنیاد ہوتی ہے۔ صوتیات کے علم سے آگاہی نہ صرف بہتر فنکار پیدا کر سکتی ہے بلکہ زبان کے معلمین بھی اپنے فرائض بہتر طور پر انجام دے سکتے ہیں۔ ان غیر ملکی طلباء کے لیے جو اردو زبان سے دلچسپی رکھتے ہیں خاص طور پر صوتی نظام کا علم یقیناً بہت معاون و مددگار ہوگا۔

گو اردو صوتیات کے موضوع پر چند متفرق مضامین ملتے ہیں اور ایسی کئی کتابیں بھی موجود ہیں جو خاص طور پر غیر ملکی طلباء کے لیے اردو صوتیات کی مبادیات اور بنیادی تصورات پیش کرتی ہیں۔ ان میں پروفیسر گراہم بیلی (Grahame Bailey) کی کتاب "اردو سیکھیے" پروفیسر ایم اے آر بارکر (M.A.R. Barker) کی کتاب "اردو بات چیت" مشنری بورڈ مری کا کتابچہ اور حال ہی میں شائع ہونے والی پیٹر جے گرینجر (Peter J. Grainger) کی تدریسی کتاب سامنے آئی ہے۔ لیکن یہ سب کتابیں بنیادی طور پر غیر ملکی طلباء کو اردو سکھانے کے لیے لکھی گئی ہیں۔ البتہ ان میں اردو صوتیات پر ضمنی اشارے ملتے ہیں۔

ڈاکٹر مسعود حسین خان اور ڈاکٹر شوکت سبزواری کے متفرق مضامین بھی اردو

صوتیات پر اہم روشنی ڈالتے ہیں۔ خاص طور پر ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے چند اہم مضامین اور ایک قابل قدر کتاب اردو لسانیات کے موضوع پر تحریر فرمائی ہے لیکن پھر بھی صوتیات کے موضوع پر انگریزی میں ڈاکٹر ڈینیل جونز کے انداز پر ایک ایسی جامع کتاب کی گنجائش موجود ہے جو اردو صوتیات پر ہمہ پہلو روشنی ڈال سکے۔ اسی خیال کے پیش نظر یہ مقالہ اس کمی کو پورا کرنے کی ایک حقیر کوشش ہے۔

ماضی میں اردو زبان، جسے سنیتی کمار چٹرجی "ہندوستانی زبان" کہتے تھے، برصغیر کے طول و عرض میں رابطے کی زبان کی حیثیت رکھتی تھی۔ البتہ معیاری بولی دلی شہر کی زبان سمجھی جاتی تھی لیکن قیام پاکستان کے بعد اب صورت حال مختلف ہے۔ اب پاکستان کے چاروں صوبوں میں اردو کا اپنا مخصوص تلفظ ہے چنانچہ معیاری پاکستانی اردو اب ذرائع ابلاغ یعنی ریڈیو اور کسی حد تک ٹیلی وژن سے متعلق ہو گئی ہے۔ بی بی سی (BBC) کے آر پی (RP) تلفظ کی طرح جو اب انگریزی میں معیاری تلفظ تسلیم کیا جاتا ہے۔ ریڈیو پاکستان کے تلفظ کو آج کل پاکستانی اردو کا معیاری تلفظ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کتاب میں پاکستانی اردو کے لیے یہی معیار متعین کیا گیا ہے۔

اس تحقیق میں صوتی نمونے ایک پچاس سالہ "تعلیم یافتہ" شعر و ادب کا ذوق رکھنے والے جسمانی طور پر صحت مند (یعنی تمام دانت وغیرہ سلامت) مرد سے لیے گئے ہیں جس کی زندگی کے ابتدائی دس سال مشرقی پنجاب، تعلیمی زندگی کے چودہ (۱۴) سال علی گڑھ اور ملازمت کے چھبیس (۲۶) سال پاکستان میں پنجاب کے مختلف شہروں میں گزرے ہیں۔ پنجابی، اردو اور انگریزی تینوں زبانیں بآسانی بول سکتا ہے اور پاکستانی اردو کا معیاری تلفظ اور لہجہ رکھتا ہے۔

زبان کی ماہیت اور صوتیات

گو انسان اور زبان کا رشتہ لازم و ملزوم کا ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ زبان چلنے پھرنے یا سانس لینے کے عمل کی طرح ایک طبعی جبلی عمل نہیں بلکہ ایک اختیاری، اکتسابی اور سماجی عمل ہے۔ قوتِ گویائی اعصابی، عضلاتی اور طبعی اعمال و کیفیات کے مجموعے کے ایک پیچیدہ تسلسل سے عبارت ہے۔

آواز کی پیدائش کے عمل میں کمر سے اوپر جسم کے زیادہ تر عضلات کسی نہ کسی طور متعلق ہوتے ہیں۔ ہم انھیں اپنی آسانی کے لیے عضویات صوت کہہ سکتے ہیں لیکن یہ ان کا بنیادی طبیعی کام نہیں۔ جس طرح ایک ستار نواز کی انگلیوں کو آلات موسیقی میں شمار نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح زبان کی پیدائش میں یہ عضلات صرف ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔

یہ عمل مندرجہ ذیل مراحل سے گزرتا ہے:

الف۔ دماغ کے ہر حصے سے اعصاب کی تاریں تمام عضلات تک رسائی رکھتی ہیں، اور اس نظام عصبی کے ساتھ نخاع کا نظام ہے جو قوت حس و حرکت کا باعث ہے۔ جب دماغ یعنی اعصابی نظام کے مرکز میں گویائی کے لیے تحریک ہوتی ہے، تو اعصابی عمل نخاع کے ذریعے ایک برقی کیمیائی عمل پیدا کرتا ہے جو عضلات کو پھیلنے یا سکڑنے کا حکم دیتا ہے۔

ب۔ پیٹ اور سینے کے عضلات رفتار تنفس پر قابو رکھتے ہیں، زخرے اور حلق کے عضلات آواز کے توازن اور آہنگ پر اور سر اور گردن کے عضلات جبڑوں، زبان اور لبوں کی حرکات کے ذریعے آواز کے اعتدال اور تناسب کو قائم کرتے ہیں اور گویائی کی تحریک کی مناسبت سے ایک صوتی لہر پیدا ہوتی ہے۔

ج۔ یہ صوتی لہر ہوا میں ارتعاش کا سبب بنتی ہے۔ آواز کی لہریں مختلف ارتعاشی قوتوں کے ساتھ سامع کے کان کے پردے سے ٹکراتی اور اسے مرتعش کرتی ہیں۔ یہ عمل خالصتاً طبیعیات سے تعلق رکھتا ہے۔

د۔ اب سماعی حواس کا کام شروع ہوتا ہے۔ یہ ایک پیچیدہ عمل ہے جسے ابھی تک پورے طور پر نہیں سمجھا جا سکا۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ارتعاشی لہروں کا یہ عمل ایک خود ساختہ رائج معنیاتی نظام کے توسط سے ایک زبان بولنے والے دو انسانوں کے درمیان پیغام رسانی کا ذریعہ بن جاتا ہے اور یوں زبان یعنی صوتی علامتیں دو اعصابی نظاموں یا دماغوں کے درمیان خلاء پر ایک پل تعمیر کر دیتی ہیں اور ترسیل ابلاغ کا عمل مکمل ہوتا ہے۔

تجزیاتی اور تجرباتی لسانیات ان چاروں مراحل سے متعلق ہے، لیکن عملی صوتیات کا

علم بنیادی طور پر صرف مرحلہ "ب" سے تعلق رکھتا ہے۔ عملی صوتیات اس صوتی لہر کو اس کے بنیادی اجزاء میں تقسیم کرنے اور ان کی ماہیت کو جانچنے اور پرکھنے کا علم ہے۔ اس عمل میں طبیعی، سمعی اور معنوی پہلو بھی پیش نظر رکھا جاتا ہے۔

اس مقالے کا موضوع بنیادی طور پر علم صوتیہ سے تعلق رکھتا ہے، لیکن عضویات اور ان کے کام کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے ان کا مختصر تعارف ضروری ہے۔ جن کا ذکر اس مقالے میں بار بار آئے گا لہذا ہم ان عضویات کو نقشوں کی مدد سے ظاہر کریں گے جو بنیادی طور پر صوتی لہر پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور ہم انھیں آسانی کے لیے عضویاتِ صوت کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔

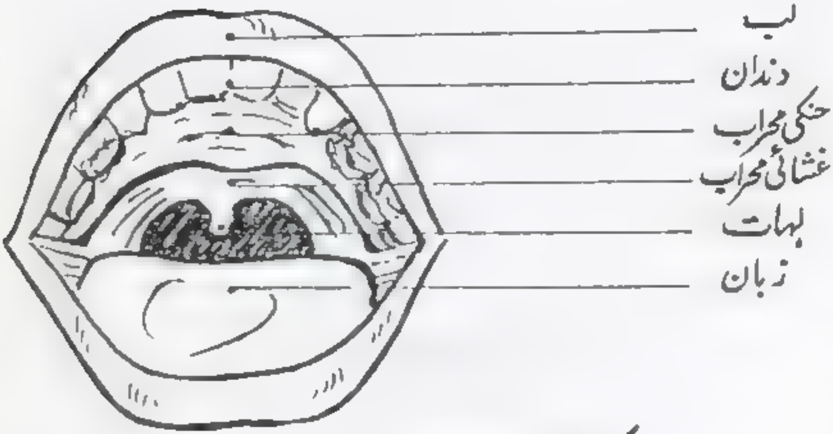

کوزۂ دہن

عضویاتِ صوت

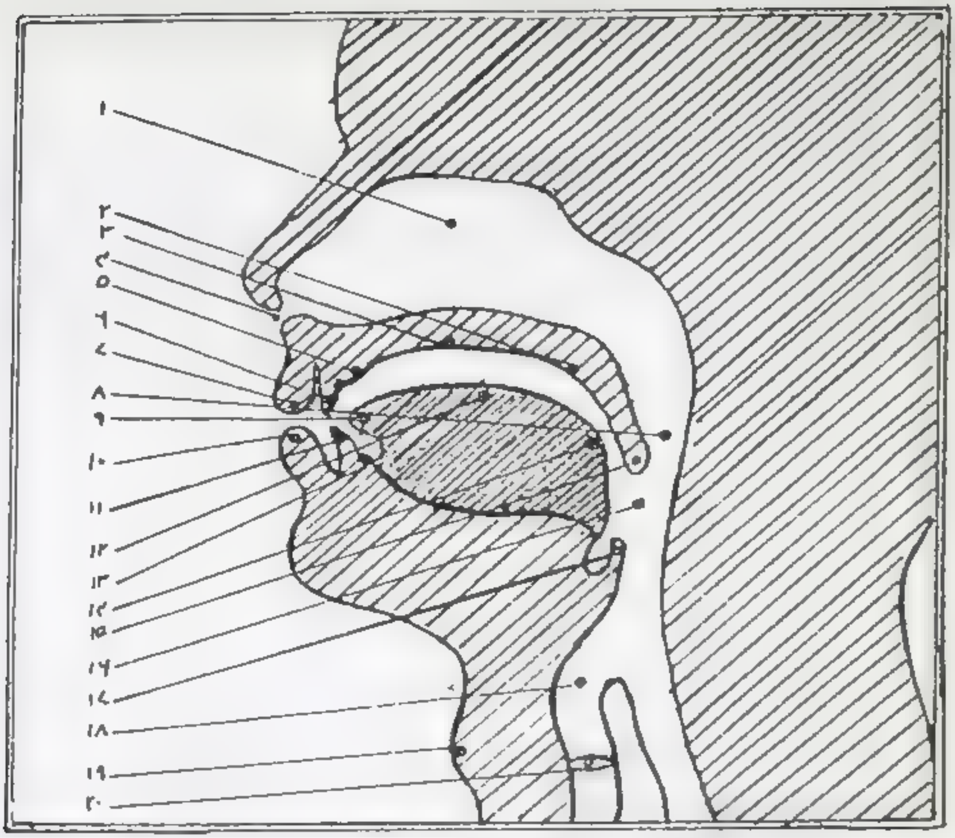

۱۔ انفی کوزہ
۲۔ غشائی محراب
۳۔ حنکی محراب
۴۔ نتھنا
۵۔ لثہ
۶۔ دندان (بالائی)
۷۔ لب (بالائی)
۸۔ انفی جوف
۹۔ نوکِ زبان
۱۰۔ لبِ (زیریں)

۱۱- دندان (زیریں)
۱۲- وسطِ زباں
۱۳- لثہ
۱۴- پشتِ زبان
۱۵- لہات
۱۶- حلقوم
۱۷- حلق پوش
۱۸- حنجرہ
۱۹- نرخرہ
۲۰- صوتی پردے

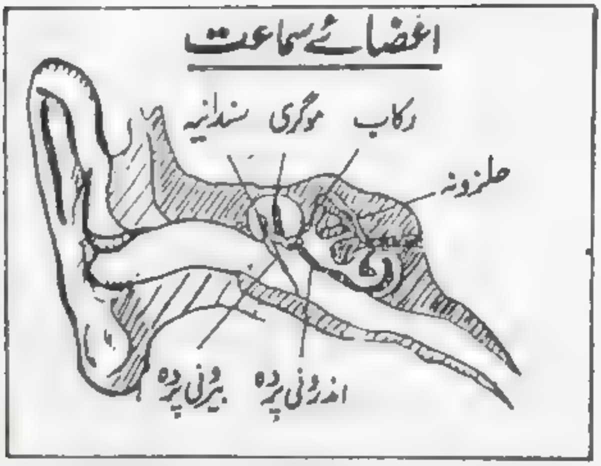

اعضائے سماعت

صوت کی طبیعیاتی ماہیت

آواز کی لہر دراصل ہوا کے ذرات (Molecules) کے آگے پیچھے حرکت کرنے کا نام ہے۔ ذرات کا یہی ارتعاش ہوا میں تقریباً ۱۱۰۰ فٹ فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتا ہوا سامع کے کان کے پردے میں ارتعاش کا سبب بنتا ہے۔ جس کی بنا پر آواز سنائی دیتی ہے۔

ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے اپنے توسیعی خطبے "اردو کا صوتی نظام" میں اس کیفیت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

"جب کوئی مہیج جسم (Vibrating body) ان ذرات کو ایک سمت میں دھکیلتا ہے تو یہ ذرات آپس میں مل جاتے ہیں اور ایک لمحے کے لیے ہوا کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ اس عمل کو تکثیف (Condensation) کہتے ہیں۔ جب مہیج جسم سے ہونے والا تہیج پیچھے کی طرف ٹوٹتا ہے تو یہ ذرات (Molecules) ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں تو ایک طرح کا خلا (Vacuum) پیدا ہو جاتا ہے۔ اس عمل کو عمل تکسیر یا (Rarefaction) کہتے ہیں۔ اس طرح تکثیف و تکسیر کے عمل مسلسل کا ایک زنجیرہ سا بن جاتا ہے۔ یہی تکثیف اور تکسید ہے جو ہوا میں صوتی لہر (Sound Wave) بن کر گزرتے ہیں اور سننے والے کے کان کے پردے پر اثرانداز ہوتے ہیں۔"

انسانی عضویات صوت کو کسی حد تک ہوا والے آلات موسیقی (Wind Instruments) کے مشابہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ پردۂ شکم، سینے اور پسلیوں کے عضلات پھیپھڑوں کی دھونکنی کو پچکاتے اور پھیلاتے ہیں۔ ہوا نرخرے سے گزر کر منہ اور ناک کے راستے باہر نکلتی ہے۔ نرخرے میں صوتی پردے اپنے تناؤ کی مناسبت سے ارتعاش پیدا کرتے ہیں جس سے سر (Pitch) اور تان (Tone) کا تعین ہوتا ہے۔ سُر (Pitch) کا پیمانہ تواتر یا فریکوئنسی (Frequency) ہے جسے ادوار فی ثانیہ (Cycles per second) سے ناپتے ہیں۔ عام حالات میں انسانی کان ۱۶ سے لے کر ۱۶،۰۰۰ ادوار فی سیکنڈ تک کی آواز سن سکتا ہے۔

پھیپھڑوں سے ہوا کے دباؤ کے زور پر صوتی پردوں کے ارتعاش کی طاقت کا انحصار

ہے۔ جس سے آواز میں بلندی (Loudness) اور شدّت (Intensity) پیدا ہوتی ہے۔ ہوا کے دباؤ کا پیمانہ ڈائن فی مربع سینٹی میٹر (dynes/cm2) ہوتا ہے۔ جس کی بنیاد پر ڈیسی بل (Decibel) کی اکائی آواز کی بلندی کے لیے استعمال ہوتی ہے جو ایک مخصوص وقفے میں آواز کی توانائی کے اخراج کو ظاہر کرتی ہے۔ عام حالات میں انسانی کان ۵ ڈیسی بل سے لے کر ۱۲۰ ڈیسی بل تک کی آواز سن سکتا ہے۔ لیکن ۵ یا ۶ ڈیسی بل کی ہلکی آواز کے لیے ضروری ہے کہ وہ کم از کم ۵،۰۰۰ یا ۶،۰۰۰ ادوار فی ثانیہ کا ارتعاش رکھتی ہو۔ اسی طرح ۱۶ سے ۵۰ ادوار فی ثانیہ کی موٹی آواز کے لیے ضروری ہے کہ وہ تقریباً ۵۰ سے ۶۰ ڈیسی بل بلند ہو۔

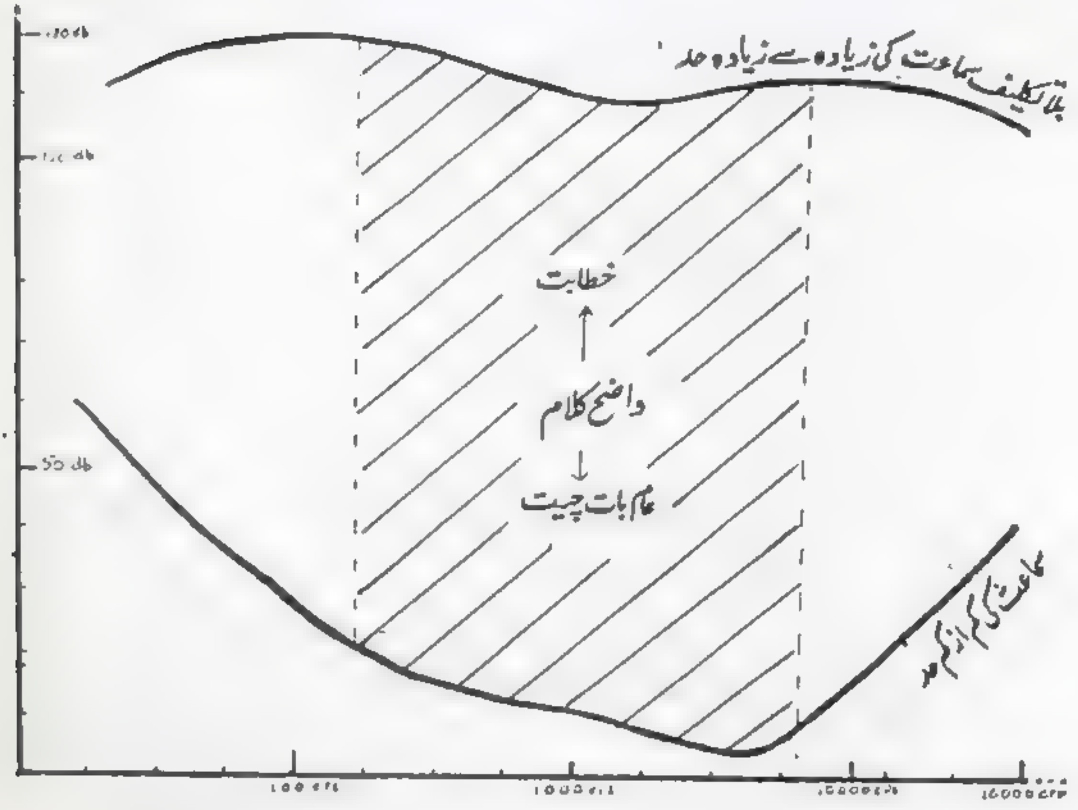

مصوتوں کو اپنے واضح اظہار کے لیے ۲۰۰ سے ۳۰۰۰ ادوار فی ثانیہ اور مصمتوں کو ۳۰۰ سے ۸۰۰۰ ادوار فی ثانیہ کی فریکوئنسی کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہنجرہ، منہ اور ناک کے کوزے مختلف شکلیں اختیار کر کے آواز میں ٹکراؤ اور گونج پیدا کرتے ہیں۔ جس سے آواز میں زائد تانیں (Overtones) اور نسبتی کیفیتیں (Qualities) پیدا ہوتی ہیں۔ اصوات انہیں کی بنا پر ایک دوسرے سے ممیز ہوتی ہیں۔ ایک انسان کی آواز دوسرے سے ممیز ہوتی ہے۔ عورتوں کی آواز مردوں سے عموماً ایک سپتک (Octave) اونچی ہوتی ہے۔ خالص تان پر زائد تان اور نسبتی کیفیت چھا جاتی ہے اور مرکب تان بن کر مختلف اصوات ممیز ہوتی ہیں۔

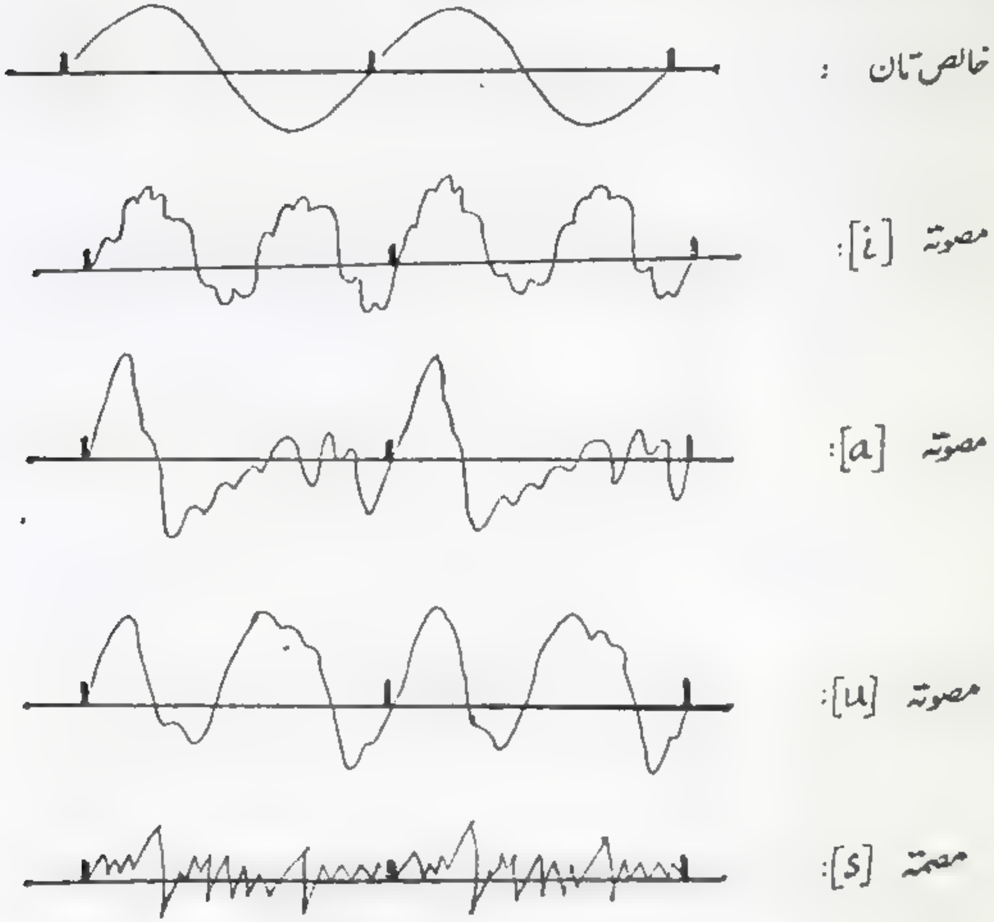

زیادہ تر اصوات سر کی لہروں پر سوار ہو کر سفر کرتی ہیں، لیکن تمام اصوات سریلی نہیں ہوتیں۔ مصوتے اور مسموع مصمتے سریلے ہوتے ہیں کیونکہ ان کے ساتھ صوتی پردے لگاتار مرتعش ہوتے ہیں اور ایک بنیادی سر یا تان نکلتی ہے جس میں زائد تانیں (Overtones) مدغم ہو کر ایک مرکب تان (Complex Tone) بن جاتی ہے۔

بنیادی تان کا تواتر یعنی فریکوئنسی ہمیشہ زائد تانوں سے کم ہوتی ہے۔

غیر مسموع مصمتے (Unvioced Consonants) شور (Noise) کے زمرے میں آتے ہیں۔ شور (Noise) ایک مرکب صوت (Complex sound) ہے۔ جس کا تواتر جلد جلد تبدیل ہوتا رہتا ہے اور ایک خاص سر (Pitch) پر قائم نہیں رہتا۔

اصوات پر بیرونی ماحول بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ کمرے میں بولی جانے والی آوازوں اور کھلے میدان میں بولی جانے والی آوازوں میں بھی فرق ہوتا ہے۔ صدائے بازگشت اور گونج سے آوازوں کی کیفیت (Quality) متاثر ہوتی ہے۔

یہ تفصیلات دراصل سمعیات (Acoustics) کے دائرے میں آتی ہیں جو فی الوقت اس کتاب کے موضوع سے باہر ہے۔

صوتیات (Phonetics)
اور علم صوتیہ (Phonemics)

صوتیات کے ذریعے ہم خام مواد حاصل کرتے ہیں اور علم صوتیہ کے ذریعے اس مواد کو قابل استعمال شکل دیتے ہیں۔ عملی صوتیات کسی زبان کی آوازوں کو تلفظی (Articulatory) سمعیاتی (Acoustic) اور سمعی (Auditory) سطح پر پرکھنے اور بیان کرنے کا نام ہے لیکن آوازوں کی ادائیگی اور سماعت کی خصوصیت ہر فرد کے ساتھ مختلف ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک زبان کے بولنے والے بھی آوازوں کو بالکل یکساں ادا نہیں کرتے۔ لہذا ایسی تمام آوازوں کو جو کسی زبان میں لسانی اہمیت کی حامل ہوں، ان کی عمومی خصوصیات کی بنا پر علیحدہ کرنا علم صوتیہ سے تعلق رکھتا ہے۔

زبان کے تجزیے میں تلفظی، سمعیاتی اور سمعی تینوں طریقے اہم ہیں، لیکن ابھی تک کان کے عضویات کے عمل پر ہمیں پورا عبور حاصل نہیں اور نہ ہی ان کا عملی مشاہدہ ممکن ہے۔ جس سے آواز کی ماہیت سمجھنے میں آسانی ہو، جس طرح لب، زبان اور جبڑے کا مشاہدہ ممکن ہے۔ اس لیے سمعی طریقہ کار کو ہم یکسر نظر انداز کرنے پر مجبور ہیں۔ البتہ آواز کی سمعیاتی خصوصیت یعنی طبیعیاتی قدر کو مشینوں کے ذریعے محفوظ کر کے صوتی لہروں کا مشاہدہ ممکن ہے۔ چنانچہ اس مطالعے میں آوازوں کی سمعیاتی خصوصیت کو نظر انداز نہیں کیا گیا البتہ تلفظی طریقہ کار کو بنیاد بنا کر حسب ضرورت سمعیاتی طریقہ کار سے کام لیا گیا ہے۔ اس کے لیے سیاقی تجزیہ (Contextual analysis) کے ذریعے اردو کے صوتیوں کی تلاش میں کے ایل پائیک (K.L. Pike) کے وضع کردہ چار بنیادی مفروضوں کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے، البتہ اس تحقیق میں بصریاتی طریقۂ کار یعنی زبان کے بصری پہلو یا تحریر (Orthography) کو بالکل مد نظر نہیں رکھا گیا ہے۔ کیونکہ تحریر بذات خود زبان نہیں بلکہ زبان کو محفوظ کرنے کے لیے ایک بصری علامتوں کا نظام ہے۔ گویا ز، ذ، ض، ظ وغیرہ حروف کو ایک ہی صوتیہ تصور کیا گیا ہے اور ان سے پیدا ہونے والے معنوی فرق کو صوتی تجنیس کے تحت سمجھا گیا ہے، جو دراصل تاریخی اشتقاقیات کا موضوع ہے اور صوتیات کے دائرے سے خارج ہے۔ اس مطالعے کی بنیاد لفظ کی بجائے کلمہ ہے۔ یعنی تحریر کی بجائے

تقریر یا بولی کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ چنانچہ اردو رسم الخط میں استعمال ہونے والے مندرجہ ذیل حروف یا علامتوں کو ایک ہی صوتیہ سمجھنا چاہیے:

صوتیہ	حروف/علامات	مثالیں
[t]	ت، ط	تائی، طائی
[s]	س، ث، ص	سوم، ثوم، صوم
[h]	ہ، ح	اہرام، احرام
[z]	ز، ذ، ظ، ض	زن، ظن، ذم، ضم، زم زم
[n]	ن، اً	یقین، یقیناً
[ə]	اَ، ـَ، عَ	اَلَم، عَلَم
[a]	اع، آ، اع ا، ا، ع، یٰ	اعلیٰ، آکہ، آلا، آسم، عام، انشاء
[U]	ـُ، و	خُدا، خود۔ آ
[u]	ـُو، وُ	اقبالہٗ، لُہو
[e]	ے، ع	شیر، شعر

اور ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں جن کا تلفظ یکساں ہے لیکن تحریر میں مختلف حروف اور علامات کے ذریعے لکھی جاتی ہیں۔ یہ مطالعہ چونکہ خالص صوتیاتی نقطۂ نظر سے کیا گیا ہے لہذا اردو رسم الخط کو ملحوظ نہیں رکھا گیا اور یکساں آواز والے حروف کو ہم صوت (Homophone) سمجھا گیا ہے۔

صوتیاتی رسم الخط اور علامات

مقالے میں جو صوتیاتی رسم الخط استعمال کیا گیا ہے، اس کی بنیاد بین الاقوامی صوتیاتی رسم الخط (I.P.A. Transcription) پر ہے۔ البتہ عملی سہولت اور اردو کی خصوصیات

کے پیش نظر مندرجہ ذیل تحریف و تبادل سے کام لیا گیا ہے۔

اردو کی حنکی معکوسی آوازوں کے لیے بین الاقوامی صوتیاتی حروف کے نیچے مڑا ہوا نشان جوڑنے کی بجائے امریکی صوتیاتی انداز اختیار کرتے ہوئے ایک نقطہ استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً ڈ [d]، ڈھ [dh] جیسی معکوسی آوازوں کے لیے [ḍ] اور [ḍh] کی علامت استعمال کی گئی ہے۔

لہاتی صفیری آواز "یے" کے لیے بین الاقوامی صوتیاتی حروف [J] کی بجائے [y] کی علامت استعمال کی گئی ہے اور حنکی بندشی "ج" کی آواز کے لیے [J] کی علامت۔ اسی طرح لب دندانی صفیری "و" کے لیے [v] کی علامت اختیار کی گئی ہے۔

حنکی صفیری آواز "ش" کے لیے بین الاقوامی صوتیاتی حروف [ʃ] کی بجائے [ṡ] کی علامت ایک نقطہ اوپر لگا کر استعمال کی گئی ہے اور اسی طرح "ژ" کے لیے [ż] کی علامت اختیار کی ہے۔

عربی تلفظ کے ساتھ حلقی بندشی "ق"، "ع" اور حلقی صفیری "ح" بڑے حروف (Q) (A) اور (H) کے ذریعے لکھے گئے ہیں اور ان کو ایک متبادل صورت (Diaphone) قرار دیا ہے کیونکہ پاکستانی اردو میں عام بول چال میں ان کا تلفظ [q]، [a] اور [h] کی طرح کیا جاتا ہے۔

غیر تعلیم یافتہ طبقے اور خصوصاً پنجاب میں تو لہاتی [q] کی بجائے غشائی [k] ہی استعمال ہوتا ہے۔ حیدر آباد دکن میں لہاتی بندشی [q] لہاتی صفیری [x] میں بدل جاتا ہے۔

صوتیاتی رسم الخط میں اردو صوتیوں کے اظہار کی تفصیل اور دیگر امتیازی نشانات کا بیان آئندہ صفحات میں درج ہے۔ علاوہ ازیں اردو حروف تہجی اور علامات و اعراب کے لیے صوتیاتی رسم الخط کی تفصیل بھی بیان کر دی گئی ہے۔

صوتیاتی تحریر	اردو تحریر	صوتیاتی علامت
/mana/	مانا، معنٰے	[a]
/boli/	بولی	[b]
/bholi/	بھولی	[bh]
/cəl/	چل	[c]
/chəl/	چھل	[ch]
/dan/	دان	[d]
/dhan/	دھان	[dh]
/dol/	ڈول	[ḍ]
/dhol/	ڈھول	[ḍh]
/ṡer/	شیر، شعر	[e]
/ələm/	اَلَم، عَلَم	[ə]
/mɛda/	مَیدہ	[ɛ]
/fal/	فال	[f]
/gol/	گول	[g]
/ghol/	گھول	[gh]
/ḥara/	ہارا، حارہ	[h]
/əmin/	آمین	[i]
/kɪsan/	کسان	[ɪ]

/Jəl/	جل	[ɟ]
/Jhəl/	جَھل	[ɟh]
/kʊl/	کُل	[k]
/khʊl/	کھُل	[kh]
/lula/	لُولا	[l]
/culha/	چُولھا	[lh]
/kʊmar/	کُمار	[m]
/kʊmhar/	کمھار	[mh]
/nana/	نانا	[n]
/nənnha/	ننھا	[nh]
/rok/	روک	[o]
/kɔn/	کون	[ɔ]
/pəl/	پل	[p]
/phəl/	پَھل	[ph]
/qàri/	قاری	[q]
/sərahna/	سراہنا	[r]
/sərhana/	سرھانا	[rh]
/bəṛa/	بڑا	[ṛ]
/bəṛha/	بڑھا	[ṛh]

[s]	صدا، سدا/ مسل، مثل	/sǝda/ /mǝsǝl/
[s]	شام	/ṡam/
[t]	تائی، طائی/ تالی	/tai/ /tali/
[th]	تھالی	/thali/
[ṭ]	ٹوک	/ṭok/
[ṭh]	ٹھوک	/ṭhok/
[u]	لہو، لہُ	/lǝhu/
[U]	گن	/gUn/
[v]	واحد	/vahɪd/
[x]	خوب	/xub/
[ŏ]	غیر	/ŏɛr/
[y]	یار	/yar/
[z]	زن، ظن، ذم، ضم	/zǝn/ /zǝm/
[ż]	ژاژ	/żaż/

علامت	اردو تحریر (عربی تلفظ)	صوتیاتی تحریر
(A)	معنی	/mʌni/
(H)	حافظ	/Hafɪz/
(Q)	قاری	/Qari/

نشانات	وضاحت	مثالیں
[ ]	بنیادی صوتیہ	[d] [f]
		[s] [th]
/ /		/vo:h lərka
	صوتیاتی تحریر	kɔn he/
( )	متبادل صوت یا ذیلی صوت	(H) (Q)
		(b) جیسے "آبپارہ"
		/a: b.para/
~	انفیت	[ā] آنچ /ā: c/
		[ī] چلیں /cəlī/
‿	یک زمانی ادائیگی	جنابِ صدر!
		/Jəna:be sədr/
٥	غیر مسموع	پت جھڑ pət̥hər
٧	مسموع	بد تمیز /bəd̬ tamiz/
:	طوالت	تم کون ہو؟ /tum kɔ:n ho/
'	رکن	مستقبل /mus'təq'bil/
-	صفر صوتیہ	آپاجی /a:pa-ɟi/
		آپاجی /a:-paɟi/

اردو رسم الخط اور علامتوں کے لیے صوتی رسم الخط اور علامتیں

اردو حروف	صوتیاتی رسم الخط
ا	a
ب	b
پ	p
ت	t
ٹ	ṭ
ث	s
ج	j
چ	c
ح	(H)^h
خ	x
د	d
ڈ	ḍ
ذ	z
ر	r
ڑ	ṛ
ز	z

ż	ژ
s	س
ṡ	ش
s	ص
z	ض
t	ط
z	ظ
(A) a, ə	ع
ɣ	غ
f	ف
(Q) q	ق
k	ک
g	گ
l	ل
m	م
n	ن
v	و
h	ه
·ə,a	ه

i	ی
e	ے
bh	بھ
ph	پھ
th	تھ
ṭh	ٹھ
jh	جھ
ch	چھ
dh	دھ
ḍh	ڈھ
rh	رھ
ṛh	ڑھ
kh	کھ
gh	گھ
lh	لھ
mh	مھ
nh	نھ

علامتیں

آ	a:
ا	a
ـَ	ə
ےَ	ɛ
ـُ	U
وُ	u
ـِ	I
او	o
آو	ɔ
ـً	n
رکن	ˈ
انفیت	~
یک زمانی ادائیگی	‿

اصطلاحات

اردو لسانیات کی اصطلاحات کا معاملہ بہت پیچیدہ اور دقت طلب ہے۔ ابھی تک اردو میں لسانیات کی اِصطلاحات متعین نہیں اور پاکستان میں کوئی ایسی فرہنگ دستیاب نہیں۔ لہذا اس مقالے میں اردو لسانیات کی اصطلاحات کے لیے ترقی اردو بورڈ۔ نئی دہلی کی مجوزہ "فرہنگ اصطلاحات لسانیات" کو بنیادی طور پر سامنے رکھا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر مسعود حسین، ڈاکٹر محی الدین قادری زور، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر عبدالقادر سروری، ڈاکٹر شوکت سبزواری اور خلیل صدیقی و دیگر محققین کی استعمال کردہ اصطلاحات سے بھی حسب ضرورت استفادہ کیا گیا ہے۔

اصطلاحات کے انتخاب میں کوشش کی گئی ہے کہ وہ اصطلاحات جن کا چلن اردو میں کافی عرصے سے ہے ان کو جوں کا توں قائم رکھا جائے اور صرف وہ مجوزہ اصطلاحات استعمال کی جائیں جو انگریزی اصطلاحات کو مفہوم کو کماحقہٗ پورا پورا کرتی ہوں اور ان سے اشتقاق کے ذریعے مزید اصطلاحات وضع کی جاسکیں۔

مقالے میں استعمال ہونے والی تمام اصطلاحات کو آخیر میں بطور ضمیمہ شامل کر دیا گیا ہے۔ پہلی فہرست اردو حروف تہجی کے اعتبار سے اور دوسری فہرست انگریزی حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ زیر مطالعہ اردو کتابیات اور انگریزی کتابیات کے ضمیمے بھی شامل کیے گئے ہیں۔

فصل دوم

اُردو مصوتے

سانس اور آواز

سانس ایک طبعی غیر ارادی عمل ہے۔ پردہ شکم (Diaphragm) پھیپھڑوں پر دباؤ ڈالتا ہے۔ اس سے پھیپھڑے سکڑتے اور پھیلتے ہیں اور تنفس کا عمل جاری رہتا ہے۔ آواز کا عمل ایک ارادی عمل ہے۔ اس کی بنیاد تنفس پر ہے۔ اس کی مثال بانسری یا بین کی سی ہے۔ صوتی پردے (Vocal cords) کم و بیش لبوں کی طرح ارادی طور پر کھولے یا بند کیے جاسکتے ہیں۔ ان کی کشادگی، تنگی اور تناؤ پر آواز کی کیفیت کا انحصار ہے۔ جب یہ پردے بالکل کشادہ اور نرم ہوں تو یہ سانس کہلاتا ہے، جب ان میں تنگی اور کھچاؤ ہو تو ان کے ارتعاش سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ اصلی صوتی پردوں کے اوپر دو نقلی صوتی پردے بھی ہوتے ہیں۔ اگر صرف ان میں کھچاؤ ہو تو جو آواز پیدا ہوتی ہے، اسے ہم سرگوشی کہتے ہیں۔

صوتی پردوں کو سختی سے بند کر لیا جائے اور جھٹکے سے کھولا جائے تو بندشی حلقی آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ ہائیہ مصمتہ [h] میں سانس اور آواز دونوں کا اخراج برابر ہوتا ہے۔ صوتی پردوں کے زیادہ ارتعاش سے پیدا ہونے والی آوازیں مسموع ہوتی ہیں، ان کی لہریں ہوا میں زیادہ فاصلے تک سفر کرتی ہیں اور ان میں موسیقی پیدا کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ کم ارتعاش والی آوازیں غیر مسموع کہلاتی ہیں۔ سرگوشی کی کیفیت میں تمام مسموع آوازیں غیر مسموع ہوجاتی ہیں اور غیر مسموع قدرے ہاکاری ہوجاتی ہیں۔

صوتی پردے

مصوتے اور مصمتے

گفتگو سانس کے وقفوں کے درمیان آوازوں کی ایک رواں متحرک لہر کا نام ہے۔ آوازیں اور الفاظ کے اجزاء ایک دوسرے میں اس طرح مدغم ہوتے ہیں کہ ان کو بظاہر علیحدہ نہیں کیا جاسکتا لیکن ماہرین لسانیات اس بات پر متفق ہیں کہ اس تسلسل کو صوری اور صوتی اجزاء میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اس تقسیم کے بعد ان صوتی اجزاء کو چند اہم صوتیوں کی گرفت میں لے لیا جاتا ہے تاکہ تحریری علامتوں میں زبان کو محفوظ کیا جاسکے۔

ان صوتیوں کو دو بڑے گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جنہیں مصوتے اور مصمتے کہتے ہیں۔ ان دونوں میں حد فاصل کسی قدر غیر واضح اور مبہم ہے۔ اس صورت میں ہم نیم مصوتے یا نیم مصمتے کی اصطلاح استعمال کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ بہر کیف مصوتے اور مصمتے میں جو بنیادی فرق ہے وہ یہ ہے کہ مصوتوں میں صوتی پردوں کو مرتعش کرتی ہوئی ہوا کی لہر ایک دھار کی مانند منہ سے گزرتی ہے۔ البتہ زبان کی بلندی، جبڑوں کے درمیانی فاصلے، لہات کی حالت اور لبوں کے مختلف انداز اختیار کرنے کی بنا پر اس کی صوتی کیفیت متاثر ضرور ہوتی ہے، لہذا مختلف مصوتے وجود میں آتے ہیں جو واضح طور پر مسموع ہوتے ہیں۔

مصمتوں میں صوتی لہر تنگ گزرگاہوں یا منہ کے کسی حصے سے ٹکرا کر، پہلو بچا کر، ارتعاش یا سرسراہٹ پیدا کر کے گزرتی ہے۔ مصمتے مصوتوں کی نسبت کم مسموع ہوتے ہیں اور جن مصمتوں میں بہت کم صوتی پردوں کا ارتعاش ہوتا ہے وہ غیر مسموع کہلاتے ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو دراصل مصوتے ہی بنیادی اصوات ہیں جن کو عضویات صوت کی حرکات و سکنات مختلف صورتیں اختیار کر کے مختلف انداز کے مصمتوں میں تبدیل کر دیتی ہیں۔ مصمتے اپنے اظہار کے لیے مصوتوں کے مرہون منت ہوتے ہیں۔

مصوتوں میں زبان کی بلندی سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ زبان کا اگلا یا پچھلا حصہ اوپر اٹھ کر کوزۂ دہن کی شکل تبدیل کر دیتا ہے۔ اگلے حصے کے اوپر اٹھنے سے پیدا ہونے والے مصوتوں کو ابتدائی مصوتے اور پچھلے حصے کے اوپر اٹھنے سے پیدا ہونے والے مصوتوں کو آخری مصوتے کہا جاتا ہے۔ درمیانی حصے سے درمیانی مصوتے پیدا ہوتے ہیں۔ زبان کی بلندی کا تعلق جبڑوں کے درمیانی فاصلے سے بھی ہے۔ لہذا اس بنیاد پر ان کو بالائی، وسطی اور

زیریں مصوتوں میں بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔ لبوں کی شکل بھی مدور یا غیر مدور ہونے سے مصوتوں کی صوتی کیفیت تبدیل ہوتی ہے لہذا ان کو اس بنیاد پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ زیریں مصوتے بالائی مصوتوں کی نسبت زیادہ مسموع ہوتے ہیں کیونکہ ان میں کوزہ دہن زیادہ کشادہ ہوتا ہے۔ ہوا کے زیادہ دباؤ اور صوتی پردوں کے کھچاؤ کی بنا پر زیادہ ارتعاش پیدا ہوتا ہے۔ دنیا کی بعض زبانوں میں دروں کش مصوتے بھی پائے جاتے ہیں۔

زبان کی بلندی اور جبڑوں کے درمیانی فاصلے کے سات درجے، لبوں کی شکل کی دو صورتیں یعنی مدوّر اور غیر مدور لور بلند ترین نقطہ زبان کے اعتبار سے تین حصے مقرر کر کے اگر ممکنہ مصوتوں کا ایک جدول بنایا جائے تو وہ مندرجہ ذیل ہوگا۔ اس میں بیالیس (۴۲) مصوتے شامل ہیں جو دنیا کی زیادہ تر زبانوں کا احاطہ کر سکتے ہیں۔ اردو میں (۱۰) مصوتے پائے جاتے ہیں۔ ان مصوتوں کو دائرے میں دکھایا گیا ہے۔ اردو کے تمام مصوتے بروں آمد ہیں۔

ممکنہ مصوتوں کا جدول

	ابتدائی مصوتے		وسطی مصوتے		آخری مصوتے	
	غیر مدوّر	مدوّر	غیر مدوّر	مدوّر	غیر مدوّر	مدوّر
بالائی	(i)	ü = y	i̇	u̇	ï = ɯ	(u)
زیر بالائی	(I)	Ü	İ	U̇	Ï	(U)
بالا وسطی	(e)	ö = ø	ė	ȯ	ë = ɤ	(o)
وسطی	E	Ω̈	Ė = (ə)	Ω̇	Ë	Ω
زیر وسطی	(ɛ)	ɔ̈ = œ	ɛ̇	ɔ̇	ɛ̈ = ʌ	(ɔ)
بالا زیریں	æ	ω̈	æ̇	ω̇	æ̈	ω
زیریں	a	ɒ̈	ȧ	ɒ̇	ä = (ɑ)	ɒ

اردو کے اساسی مصوتے (Basic Vowels)

ماہرین صوتیات نے زبان کی بلندی اور پستی کی ممکنہ حدود کو پیش نظر رکھ کر بنیادی مصوتوں (Cardinal Vowels) کی نشاندہی کی ہے۔

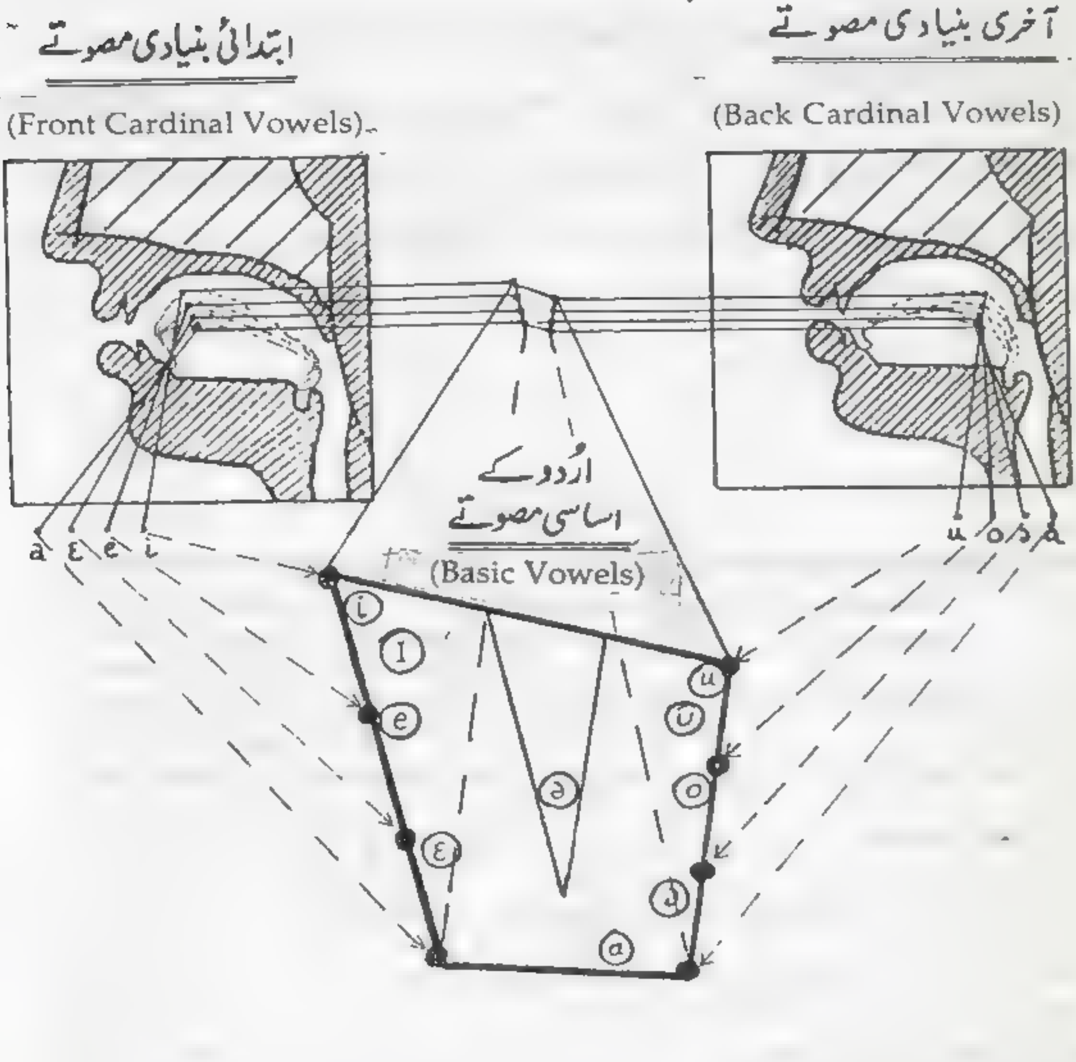

اردو کے دس اساسی مصوتوں [i, I, e, ɛ, ə, a, u ,U, o, ɔ] کی نشاندہی ان بنیادی مصوتوں کے چوکھٹے میں زبان کی بلندی، جبڑوں کے فاصلے اور لبوں کی شکل کو مد نظر رکھتے ہوئے کی گئی ہے۔

تخالف و تضاد کا اصول

امریکی ماہر لسانیات لیونارڈ بلوم فیلڈ (Leonard Bloomfield) اپنی کتاب "زبان" (Language) میں تجربیاتی اور تجزیاتی صوتیات کے مطالعے میں معنی کو اہمیت نہیں دیتا۔ وہ تجزیاتی صوتیات کو خالصتاً طبیعیاتی قدروں تک محدود رکھتا ہے لیکن یورپی ماہرین لسانیات، خاص طور پر جے آر فرتھ (J.R. Firth) صوتیات کے مطالعے میں معنی کو اہم بنیاد قرار دیتے ہیں۔ اب رفتہ رفتہ سب ماہرین لسانیات اس بات کے قائل ہوتے جا رہے ہیں کہ معنی کا مطالعہ لسانیات کے اہم مقاصد میں سے ہے کیونکہ زبان بہر حال اظہار خیال کے مقصد سے ہٹ کر تو صرف آوازوں کی لہر یا موسیقی رہ جاتی ہے۔ لہذا علم صوتیہ میں ہم کلمات کے ایسے اقلی تخالفی جوڑے تلاش کرتے ہیں جن میں صرف ایک آواز کے فرق سے معنوی تخالف و تضاد پیدا ہو جائے۔ اس صورت میں ہم اس آواز کو دوسری آوازوں سے ممیز قرار دیتے ہوئے ایک علیحدہ صوتیہ (Phoneme) تصور کر سکتے ہیں لیکن یہ حتمی فیصلہ کرنے سے پہلے ہم زبان کی چند دیگر خصوصیات کو بھی مد نظر رکھتے ہیں، جن کا بیان کے۔ ایل۔ پائیک (K. L. Pike) نے اپنی کتاب علم صوتیہ (Phonemics) میں کیا ہے۔

پائیک کا خیال ہے کہ کسی زبان کے صوتیے کی دریافت میں چار بنیادی مفروضوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔

اول: لسانی ماحول کی مناسبت سے آوازوں کا میلان تغیر پذیری کی جانب ہوتا ہے۔ (یعنی کسی آواز سے فوراً پہلے اور بعد میں آنے والی آوازیں اس آواز کے مخرج اور صوتی خصوصیات پر اثر انداز ہوتی ہے)۔

دوم: ہر زبان کا نظام صوت ایک نظم و ترتیب رکھتا ہے۔ (یعنی کسی زبان میں مخرج پر متقابل جوڑے، مدور/غیر مدور، مسموع/غیر مسموع، ہائیہ/غیر ہائیہ وغیرہ ملتے ہیں تو دوسرے مخارج پر بھی ان کی موجودگی کا امکان غالب ہوتا ہے۔)

سوم: خود مفرد آوازوں میں بھی تغیر پذیری کی گنجائش ہوتی ہے۔ (یعنی ایک صوتیے کے متعدد ذیلی صوتیے ہو سکتے ہیں)۔

چہارم: خوشہ دار آوازوں کے ٹکڑے صوتی اعتبار سے مشتبہ ہوتے ہیں اور مزید تشریح چاہتے ہیں۔ (یعنی مصمتی خوشے (Clusters) اور دوہرے مصوتے (Dipthongs) کا تجزیہ احتیاط اور ژرف بینی کا متقاضی ہوتا ہے۔)

مندرجہ بالا بنیادوں پر جب ہم اردو کے مصوتوں کا جائزہ لیتے ہیں تو اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اردو میں دس سادہ مصوتے اساسی حیثیت کے حامل ہیں کیونکہ ان میں سے ہر ایک کے متقابل باقی نو (9) مصوتوں کے اقلی تخالفی کلمات بخوبی دستیاب ہیں جو ایک غیر معمولی نظام ہے۔ سوائے اس کے کہ تینوں قلیل مصوتے یعنی [I, e, U] کسی کلمے کے آخیر میں استعمال نہیں ہوتے۔ نیز اردو کے دس انفیائی مصوتے (جن کا ذکر تفصیل سے بعد میں آئے گا) انہیں دس مصوتوں کی انفیائی صورتیں ہیں۔ لیکن ان میں نہ صرف تخالف و تضاد کا یہ کامل نظام موجود نہیں بلکہ وہ ان سادہ مصوتوں کی طرح ہر محل پر بخوبی دستیاب بھی نہیں۔ ان وجوہات کی بنا پر ہم ان دس سادہ مصوتوں کو "اساسی مصوتے" کہتے ہیں۔

اساسی مصوتوں میں ہر مصوتے کے باقی نو (۹) مصوتوں میں سے تخالف کی مثالیں مل جاتی ہیں۔ بیشتر حالات میں متعدد اقلی تخالفی جوڑے باسانی دستیاب ہیں البتہ صرف چند صورتوں میں ایک یا دو مثالوں سے زائد نہیں ملتیں لیکن اس کے باوجود یہ نظام غیر معمولی طور پر مرتب اور منظم ہے جیسا کہ آئندہ گوشواروں سے ظاہر ہوگا۔

لیکن اس سے پیشتر ان دس اساسی مصوتوں کی بطور صوتیہ حیثیت متعین کرنے کے لیے کچھ فہرستیں پیش کی جاتی ہیں جن میں اقلی تخالف کے ذریعے ان کی انفرادی صوتیہ ہونے کی خصوصیت واضح ہو جائے گی۔

ابتدائی اقلی تخالف

i ɪ e ɛ ə a u ʊ o ɔ

-س	اوس اُس آس اِس
/-s/	/ɪs/ /a:s/ /ʊs/ os/
-ن	عَون، اُن، اُون، آن، اَن، عین، اِن

i ɪ e ɛ ə a u ʊ o ɔ

/-n/	/ɪn/ /ɛn/ /ən/ /a:n/ /u:n/ /ʊn//ɔn/
-مان	لومان، لمان، ایمان
/-man/	/iman/ /əman/ /Oman/

وسطی اقلی تخالف

ب-ر	بُر بُور بار بَر بَیر بیر بیر
/b-r/	/bir/ /ber/ /bɛr/ /bə r/ /ba:r/ /bu:r/ /bur/
م-ل	مول مُل مُول مال مَل مَیل میل مِل مِیل
/m-l/	/mi:l/ /mɪl/ /mel/ mɛl/ /mə l/ /mal/ /mul/ /mʊl/ /mol/
ک-ن	کون کُن کان کِن
/k-n/	/kɪn/ /kan/ /kʊn/ /kɔn/

انجامی اقلی تخالف

ج-	جَو جو جُو جا جے جِی
/ɟ-/	/ɟi/ /ɟɛ/ /ɟa/ /ɟu/ /ɟo/ /ɟɔ/
	بَن بَنو بَنا بَنے بَنی
	/bəno/ /bəna/ /bəne/ /bəni/ /bən/
س-	سو سو سُو سا سَے سے سِی
/s-/	/si/ /se/ /sɛ/ /sa/ /su/ /sc/ /sɔ/

حاصل شدہ صوتیے [i] [I] [e] [ɛ] [ə] [a] [u] [ʊ] [o] [ɔ]

اُردو کے اساسی مصوتوں کے ابتدائی اقلی تخالفی جوڑے

i	I	e	ɛ	ə	a	u	ʊ	o	ɔ	
	Izza / i:za	eJaz / i:ja:z	ɛsa / i:sa	əma:n / i:man	asar / i:sar	u:da / i:da	Usa:r / i:sar	okh / i.kh	ɔ:ham / i:ham	i
ایزاء / عزرا		e:ka / Ikka	ɛ.se / Ise	əna:m / Ina:m	a:s / Is	u:n / In	Us / Is	o:s / Is	ɔraq / Iraq	I
ایجاز / اعجاز	اِکّا / ایکا		ɛ:n / e:n	əṛi / e.ṛi	a:k / e:k	u:n / e:n	Uṛi / e:ṛi	o:k / e:k	ɔ:J / e:J	e
عیسیٰ / ایسا	اِسے / اَیسے	این / عَین		əsa / ɛ:sa	a:ś / ɛ:ś	u:ni / ɛ:ni	Use / ɛse	o:m / ɛm	ɔ:n / ɛ:n	ɛ
ایماں / اَماں	اِنام / اَنام	ایڑی / اَڑی	ایسا / عَصا		a:ṛ / əṛ	u:da / əda	Uttha / əttha	ola / əla	ɔ:zan / əza:n	ə
ایثار / آثار	اِس / آس	ایک / آگ	عیش / آتش	اَڑ / آڑ		u:n / a:n	Us / a:s	o:s / a:s	ɔsa:n / asan	a
عیدا / اُودا	اِن / اُون	این / اُون	عینی / اُونی	اَدا / اُودا	آن / اُون		Un / u:n	o:la / u:la	ɔ:n / u:n	u
ایثار / اُسار	اِس / اُس	ایڑی / اُڑی	اَیسے / اُسے	اَٹھا / اُٹھا	آس / اُس	اُون / اُن		o:s / Us	ɔ:n / Un	ʊ
ایکھ / اوکھ	اِس / اوس	ایک / اوک	ایم / اوم	عَلی / اولا	آس / اوس	اُولی / اولا	اُس / اوس		ɔ:r / o:r	o
ایہام / اوہام	عراق / اوراق	ایج / اَوج	عین / عَون	اَذل / اَوزان	آسان / اَوسان	اُون / عَون	اُن / عَون	اور / اَور		ɔ

اُردو کے اساسی مصوتوں کے درمیانی اقلی تخالفی جوڑے

i	I	e	ɛ	ə	a	u	U	o	ɔ	
	khIl / khi·l	khel / khil	mɛ·l / mi·l	khəl / khi·l	khal / khi·l	dun / di·n	khUl / khi·l	khol / khe·l	khɔl / khi·l	i
کھیل / کھِل		khel / khIl	mɛ l / mIl	khəl / khIl	kha:l / khIl	dun / dIn	khUl / khIl	khol / khIl	khɔl / khIl	I
کھیل / کھیل	کھِل / کھیل		mɛl / mel	təl / tel	ta:l / tel	dur / den	khUl / khel	khol / khel	khɔl / khel	e
بیل / بَیل	بِل / بَیل	بیل / بَیل		bər / bɛr	bar / bɛr	bu·r / bɛr	bUn / bɛn	mol / mɛl	dɔr / dɛr	ɛ
کھیل / کھَل	کھِل / کھَل	تیل / تَل	بَیر / بَر		ba·l / bəl	ghu:r / ghər	khUl / khəl	khol / khəl	dɔr / dər	ə
کھیل / کھال	کھِل / کھال	تیل / تال	بَیر / بار	بَل / بال		nū:n / nā:n	JUl / ja:l	khol / khal	kɔn / ka:n	a
دین / دُون	دِن / دُون	دین / دُون	بَیر / بُور	گھَر / گھُور	نان / نُون		dhUl / dhul	Jhol / Jhul	cɔk / cu:k	u
کھیل / کھُل	کھِل / کھُل	کھیل / کھُل	بَین / بُن	کھَل / کھُل	جال / جُل	دھول / دھُل		khol / khUl	kɔn / kUn	U
کھیل / کھول	کھِل / کھول	کھیل / کھول	مَیل / مول	کھَل / کھول	کھال / کھول	جھُول / جھول	کھُل / کھول		khɔl / khol	o
کھیل / کھَول	کھِل / کھَول	کھیل / کھَول	ڈیر / دَور	دَر / دَور	کان / کَون	چُوک / چَوک	کھُل / کَون	کھول / کھَول		ɔ

اردو کے اساسی مصوتوں کے آخری عقلی تخالفی جوڑے

i	I	e	ɛ	ə	a	u	ʊ	o	ɔ	
	X	ɟəme / ɟəmi	hɛ / hi	X	gəla / gəli	su: / si:	X	cəlo / cəli	sɔ: / si:	i
X		X	X	X	X	X	X	X	X	I
جی / جے	X		bɛl / be:l	X	gəla / gəle	su: / se	X	rəho / rəhe	sɔ: / se	e
ہی / ہے	X	بیل / بَیل		X	ɟa / ɟɛ	ɟu: / ɟɛ	X	ɟo / ɟɛ	ɟɔ / ɟɛ	ɛ
X	X	X	X		X	X	X	X	X	ə
گلی / گلا	X	گلے / گلا	جے / جا	X		ɟadu / ɟada	X	bəno / bəna	sɔ: / sa	a
سی / سُو	X	سے / سُو	جے / جُو	X	جادہ / جادُو		X	kəllo / kəllu:	rɔ / ru:	u
X	X	X	X	X	X	X		X	X	ʊ
چلی / چلو	X	رہے / رہو	جے / جو	X	بنا / بنو	کلّو / کلّو	X		rɔ / ro	o
سہ / سَو	X	سے / سَو	جے / جَو	X	سا / سَو	رُو / رَز	X	رو / رَو		ɔ

اردو مصوتوں کا نظام

اردو مصوتوں کا نظام کافی مدوّن و مرتب ہے۔ یہ نظام ان دس اساسی مصوتوں پر قائم ہے جن کی نشاندہی کی گئی ہے۔

ابتدائی مصوتے [i, ɪ, e, ɛ] سب کے سب غیر مدوّر ہیں اور زیر وسطی سطح سے نیچے اردو میں کوئی ابتدائی مصوتہ نہیں ملتا۔ مصوتہ [ɪ] میں صوتی لہر مختصر ہوتی ہے اس لیے ہم اسے قلیل مصوتہ کہہ سکتے ہیں۔ باقی تینوں مصوتے طویل ہیں۔ مصوتہ [ɛ] بعض حالات میں دوہرے مصوتے کی قوس بناتا ہوا وسطی سطح سے بالائی سطح تک پہنچنے کا رجحان رکھتا ہے اور اس کے لیے [əi] کی علامت استعمال ہو سکتی ہے لیکن پاکستانی معیاری اردو میں یہ الگ مصوتہ ہے۔ بیلی (Bailey) نے بھی پنجابی بولیوں میں [əi] کو ایک علیحدہ مصوتہ [ɛ] ہی تسلیم کیا ہے۔ قلیل مصوتہ [ɪ] اردو کلمات کے آخر میں نہیں ملتا۔ وسطی مصوتوں میں اردو میں صرف ایک مصوتہ [ə] ملتا ہے۔ اس میں بھی صوتی لہر مختصر ہوتی ہے لہذا ہم اسے قلیل مصوتوں میں شمار کرتے ہیں۔ یہ مصوتہ بھی غیر مدور ہوتا ہے اور بنیادی مصوتوں کے چوکھٹے میں تقریباً وسطی سطح پر واقع ہے۔ یہ قلیل مصوتہ بھی اردو کلمات کے آخیر میں نہیں ملتا۔ آخری مصوتوں میں چار مصوتے [u,ʊ,o,ɔ] مدور اور ایک مصوتہ [a] غیر مدوّر ہے۔ چاروں مدور مصوتے ابتدائی چار مصوتوں کا عکس ہیں یعنی تقریباً اسی سطح پر واقع ہیں اور زیر وسطی مصوتہ [ɔ] بھی مخصوص حالتوں میں دوہرے مصوتے [əu] میں تبدیلی کا رجحان رکھتا ہے۔ البتہ پاکستانی معیاری اردو میں یہ علیحدہ مصوتہ ہی شمار ہوگا۔ قلیل مصوتہ [ʊ] بھی آخری محل پر نہیں ملتا۔

ان دس اساسی مصوتوں میں سے پانچ مرکزی حیثیت رکھتے ہیں یعنی [i,e,a,u,o] کیونکہ غور سے دیکھا جائے تو یہ مصوتے عروضیت کی خصوصیت کے حامل ہیں۔ یعنی طوالت کی کمی اور زیادتی، سمعیاتی خصوصیات اور طرز ادا کے باعث تبدل یا تدوین کی اہلیت رکھتے ہیں۔ خاص طور پر جب معنوی تخالف و تضاد کا امکان نہ ہو جیسے عجیب /əɹi b/ اور عجب /əɹəb/ میں۔ یا پھر علاقائی تلفظ کے زیر اثر آزاد /a:zad/ کی جگہ /əza:d/ اور آواز /a:va:z/ کی جگہ اواز /əva:z/ سنائی دیتا ہے۔ شاعری میں یہ رعایت ملحوظ رکھی جاتی

ہے۔ بحر کے تقاضے پورے کرنے کے لیے شاہ /ṡa:h/ کی جگہ شہ /ṡɛh/، ماہ /ma:h/ کی جگہ مہ /mɛh/، راہ /ra:h/ کی جگہ /rɛh/، نگاہ /nɪga:h/ نگہ /nɪgeh/ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

اردو میں کوئی کلمہ [I,ə,U] پر ختم نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ صبح /subhə/ اور شمع /ṡəmə/ جیسے عربی کلمات بھی /sub'ha/ اور /ṡama/ بولے جاتے ہیں اور شاعری میں تو /subb/ اور /ṡəm/ بھی باندھے جاسکتے ہیں۔

اسی طرح [ɛ] اور [ɔ] دوہرے مصوتے [əi] اور [əu] کے تحت بیان ہو سکتے ہیں۔ بھارت میں صوبۂ بہار اور اترپردیش میں لکھنؤ اور مشرقی اضلاع کے لوگ اور ہندی داں طبقہ عمومی طور پر انھیں دوہرے مصوتوں کے انداز میں ادا کرتا ہے۔ دیوناگری میں ان کے لیے الگ علامتیں موجود ہیں لیکن دہلوی اور لاہوری اردو میں یہ الگ صوتیے ہیں۔ گراہم بیلی (Grahame Bailey) نے پنجابی میں بھی [əi] کو سادہ مصوتہ [ɛ] ہی جانا ہے۔

بہرکیف اعلیٰ تجریدی سطح پر تجزیہ کیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ اردو کے ان دس اساسی مصوتوں کا انحصار پانچ مرکزی مصوتوں پر ہے۔ اسے مندرجہ ذیل مثلث کی شکل سے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔

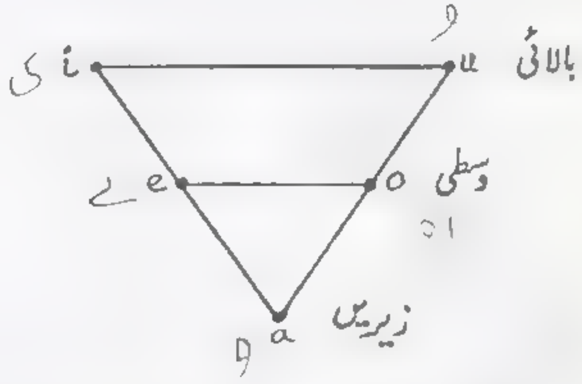

اس میں بالائی، وسطی اور زیریں تمام سطحوں پر مصوتے موجود ہیں اور مصوتہ [a] ان کا نقطۂ اتصال ہے۔ ان پانچ مصوتوں کو ہم ابتدائی [i, e, a] اور آخری [u,o,a] دو گروہوں میں تقسیم کر سکتے ہیں اور مصوتہ [a] دونوں میں مشترک ہے۔

(ابتدا)

اردو کا پہلا مصوتہ [i] اِیمان ، اِیثار ، اِیہام

(درمیان) امیر ، فقیر ، (آخر) بولی ۔

یہ ایک ابتدائی، بالائی، غیر مدور طویل مصوتہ ہے۔ اس کی عضویاتی وضاحت مندرجہ ذیل ہے۔

زبان کی بلندی:	تقریباً بالائی
زبان کا بلند ترین حصہ:	اگلے حصے کا درمیانی حصہ
لبوں کا انداز:	غیر مدور
جبڑوں کا درمیانی فاصلہ:	تنگ
لہات:	انفی جوف کو بند کرتا ہوا
صوتی پردے:	آواز پیدا کرتے ہوئے مرتعش

زبان کا انداز

لبوں کا انداز

اردو رسم الخط میں ابتداء میں ہمیشہ الف زیر اور ی سے ملا کر لکھا جاتا ہے۔ درمیان میں صرف ی سے لیکن اس سے پہلے مصمتے پر زیر لگا دی جاتی ہے۔ آخیر میں صرف ی سے لکھا جاتا ہے۔ یہ مصوتہ تقریباً اسی مخرج کے ساتھ انگریزی، پشتو، پنجابی، بلوچی اور سندھی زبان میں بھی پایا جاتا ہے۔

یہ مصوتہ اردو کلمات میں ابتداء، درمیان اور آخیر میں ہر جگہ استعمال ہوتا ہے۔

اردو کا دوسرا مصوتہ [I]

(ابتدا) اِقبال، اِظہار، اِمداد
(درمیان) عامِر، ظاہِر، عالِم، طالِب

یہ ایک ابتدائی، زیر بالائی، غیر مدوّر قلیل مصوتہ ہے۔ اس کی عضویاتی وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

زبان کی بلندی:	تقریباً زیر بالائی
زبان کا بلند ترین حصہ:	اگلے حصے کا پچھلا حصہ
لبوں کا انداز:	غیر مدوّر
جبڑوں کا درمیانی فاصلہ:	درمیانہ تنگ
لہات:	اٹھ کر انفی جوف کو بند کرتا ہوا
صوتی پردے:	آواز پیدا کرتے ہوئے مرتعش

زبان کا انداز

لبوں کا انداز

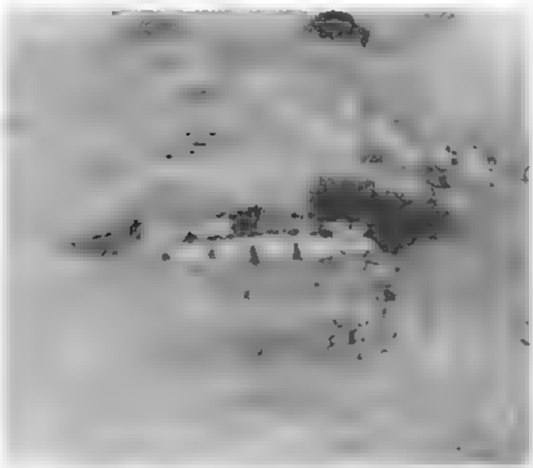

اردو رسم الخط میں ابتداء میں ہمیشہ الف کے نیچے زیر لگا کر لکھا جاتا ہے۔ درمیان میں صرف زیر کے ذریعہ لکھا جاتا ہے۔ یہ مصوتہ کسی اردو کلمے کے آخیر میں نہیں آتا۔

یہ مصوتہ تقریباً اسی مخرج کے ساتھ انگریزی، پشتو، پنجابی، بلوچی اور سندھی زبان میں بھی پایا جاتا ہے۔

اردو کلمات میں صرف ابتداء اور درمیان میں استعمال ہوتا ہے۔

اردو کا تیسرا مصوتہ [e]

یہ ایک ابتدائی، بالا وسطی، غیر مدور طویل مصوتہ ہے۔ اس کی عضویاتی وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

زبان کی بلندی:	تقریباً بالا وسطی
زبان کا بلند ترین حصہ:	تمام اگلا حصہ
لبوں کا انداز:	غیر مدور، معتدل
جبڑوں کا درمیانی فاصلہ:	درمیانہ
لہات:	اٹھ کر انفی جوف کو بند کرتا ہوا
صوتی پردے:	آواز پیدا کرتے ہوئے، مرتعش۔

زبان کا انداز

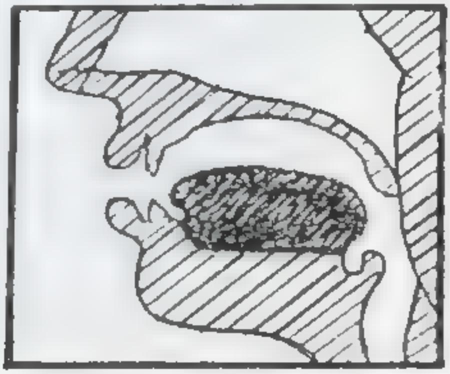

لبوں کا انداز

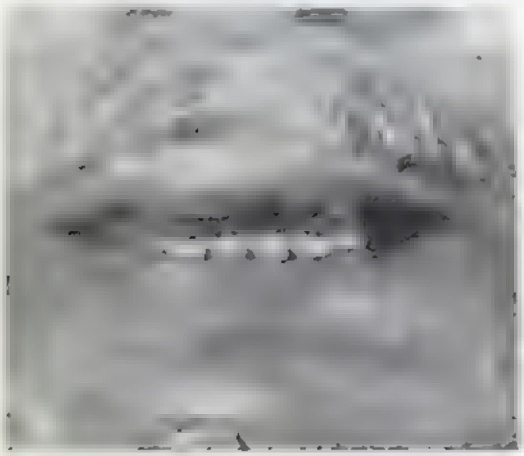

اردو رسم الخط میں ابتداء میں الف اور یے سے ملا کر لکھا جاتا ہے۔ درمیان میں صرف یے سے اور آخیر میں ے سے لکھا جاتا ہے۔ فارسی تراکیب میں مرکب الفاظ کے درمیان زیر لگا کر اس مصوتے کی آواز پیدا کی جاتی ہے۔ یہ مصوتہ تقریباً اسی مخرج کے ساتھ انگریزی، پشتو، پنجابی، بلوچی اور سندھی زبان میں بھی پایا جاتا ہے۔

یہ مصوتہ اردو کلمات میں ابتداء، درمیان اور آخیر، ہر جگہ استعمال ہوتا ہے۔

(درمیان) بَیت، قَدر، غَیر، مَیل (نرگئے
سَیر (چلنا پھرنا، تفریح)، دَیر (بت کدہ) بَیر
(آخر) تھَے : سَے (شرم)، کَے (بار)

اردو کا چوتھا مصوتہ [ɛ]

یہ ایک ابتدائی، زیر وسطی، غیر مدور طویل مصوتہ ہے۔ اس کی عضویاتی وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

زبان کی بلندی:	زیر وسطی
زبان کا بلند ترین حصہ:	پھیلا ہوا تمام اگلا حصہ
لبوں کا انداز:	غیر مدور، کشادہ
جبڑوں کا درمیانی فاصلہ:	درمیانے سے زیادہ کشادہ
لہات:	اٹھ کر انفی جوف کو بند کرتا ہوا
صوتی پردے:	آواز پیدا کرتے ہوئے، مرتعش

زبان کا انداز

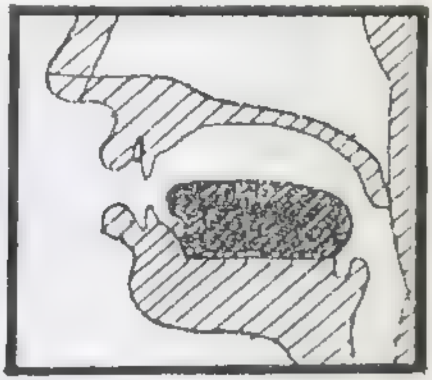

لبوں کا انداز

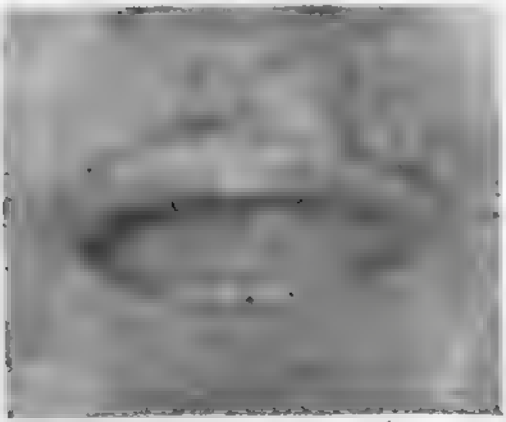

اردو رسم الخط میں ابتداء میں الف زبر اور یے سے لکھا جاتا ہے۔ درمیان میں صرف یے سے لیکن اس سے پہلے حروف پر زبر کا نشان لگایا جاتا ہے۔ اس طرح آخیر میں یے سے پہلے زبر لگا کر لکھا جاتا ہے۔

یہ اردو کا مخصوص مصوتہ ہے۔ انگریزی میں بالا زیریں مصوتہ [œ] کی آواز اس کے قریب ترین ہے، پنجابی میں تقریباً اسی مخرج سے ادا ہوتا ہے۔

اردو کلمات میں ابتداء، درمیان اور آخیر ہر جگہ استعمال ہوتا ہے۔

(درمیان/ابتدا) اَفضل ، اَرشد ، اَکبر ، اَشجار ، اَرباب ، اَنجام

اردو کا پانچواں مصوتہ [ə]

یہ ایک وسطی، غیر مدوّر قلیل مصوتہ ہے۔ اس کی عضویاتی وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

زبان کی بلندی:	وسطی
زبان کا بلند ترین حصہ:	تمام وسطی حصہ
لبوں کا انداز:	غیر مدوّر
جبڑوں کا درمیانی فاصلہ:	درمیانہ
لہات:	اٹھ کر انفی جوف کو بند کرتا ہوا
صوتی پردے:	مرتعش

زبان کا انداز

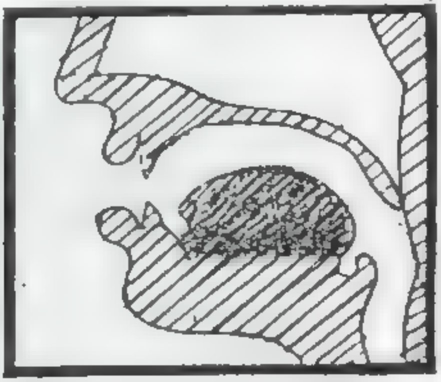

لبوں کا انداز

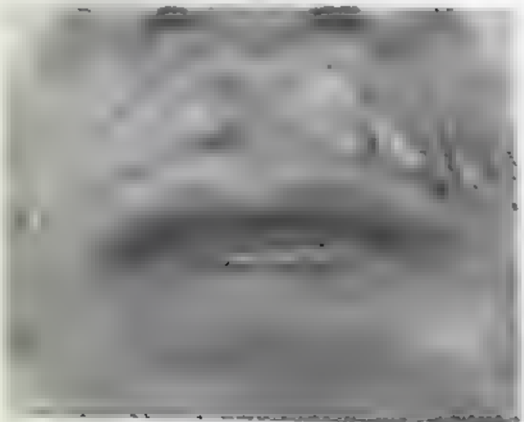

اردو رسم الخط میں ابتداء میں الف کے اوپر زبر لگا کر لکھا جاتا ہے۔ درمیان میں اس مصمتے پر زبر لگا کر جس کے بعد یہ آواز آتی ہے۔ یہ مصوتہ کسی اردو کلمے کے آخیر میں نہیں آتا۔

یہ مصوتہ تقریباً اسی مخرج کے ساتھ انگریزی، پنجابی، پشتو، بلوچی اور سندھی زبان میں بھی پایا جاتا ہے۔

اردو کلمات میں صرف ابتداء اور درمیان میں استعمال ہوتا ہے۔

(ابتدا) آ، آم،
(درمیان) جا، کھا، لا
(آخر) اعلیٰ، ادنیٰ، لبھُزا

اردو کا چھٹا مصوتہ [a]

یہ ایک آخری، زیریں، غیر مدوّر طویل مصوتہ ہے۔ اس کی عضویاتی وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

زبان کی بلندی:	زیریں
زبان کا بلند ترین حصہ:	پچھلے حصے کا درمیانی حصہ
لبوں کا انداز:	معتدل، غیر مدوّر
جبڑوں کا درمیانی فاصلہ:	کشادہ
لہات:	اٹھ کر انفی جوف کو بند کرتا ہوا
صوتی پردے:	انتہائی مرتعش

زبان کا انداز

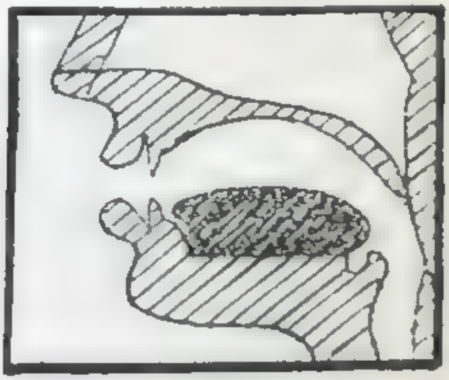

لبوں کا انداز

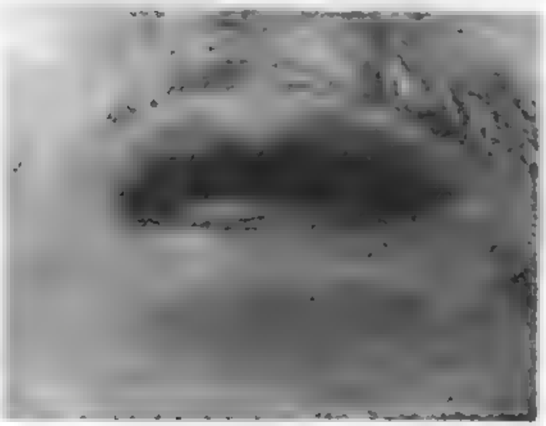

اردو رسم الخط میں ابتداء میں الف پر مد لگا کر لکھا جاتا ہے۔ درمیان میں صرف الف سے اور آخیر میں الف سے یا مستعار عربی کلمات میں ی پر کھڑا الف بھی لگایا جاتا ہے۔

یہ مصوتہ تقریباً اسی مخرج کے ساتھ انگریزی، پنجابی، پشتو، بلوچی اور سندھی زبان میں بھی پایا جاتا ہے۔

یہ مصوتہ اردو کلمات میں ابتداء درمیان اور آخیر ہر جگہ استعمال ہوتا ہے۔ ابتداء میں طوالت زیادہ ہوتی ہے۔

اردو کا ساتواں مصوتہ [u]

یہ ایک آخری، بالائی، مدوّر طویل مصوتہ ہے۔ اس کی عضویاتی وضاحت مندرجہ ذیل ہے۔

زبان کی بلندی:	تقریباً بالائی
زبان کا بلند ترین حصہ:	آخری حصہ
لبوں کا انداز:	تنگ اور مدوّر
جبڑوں کا درمیانی فاصلہ:	درمیانہ تنگ
لہات:	اٹھ کر انفی جوف کو بند کرتا ہوا
صوتی پردے:	مرتعش

زبان کا انداز

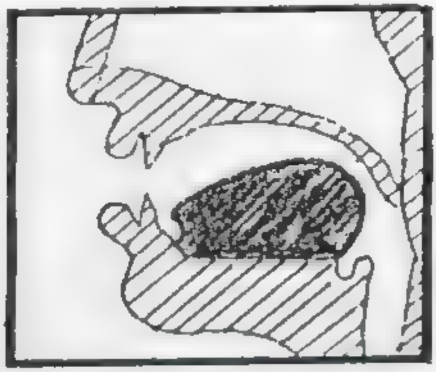

لبوں کا انداز

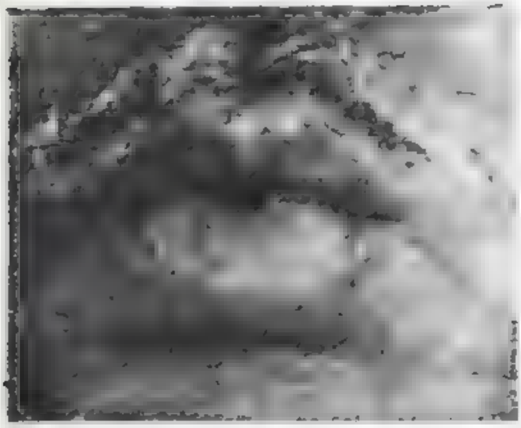

اردو رسم الخط میں ابتداء میں الف پر پیش لگا کر واوٴ کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ درمیان میں واوٴ پر پیش لگا کر اور آخیر میں بھی اسی طرح لکھا جاتا ہے۔

یہ مصوتہ تقریباً اسی مخرج کے ساتھ انگریزی، پشتو، پنجابی، بلوچی اور سندھی زبان میں بھی پایا جاتا ہے۔

یہ اردو کلمات کی ابتداء درمیان اور آخیر ہر جگہ استعمال ہوتا ہے۔ آخیر میں طوالت قدرے کم ہوتی ہے۔

اردو کا آٹھواں مصوتہ [U]

یہ ایک آخری، زیر بالائی، مدوّر قلیل مصوتہ ہے۔ اس کی عضویاتی وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

زبان کی بلندی:	زیر بالائی
زبان کا بلند ترین حصہ:	آخری حصے کا درمیانی حصہ
لبوں کا انداز:	تنگ اور مدوّر
جبڑوں کا درمیانی فاصلہ:	درمیانہ تنگ
لہات:	انفی جوف کو بند کرتا ہوا
صوتی پردے:	مرتعش

زبان کا انداز

لبوں کا انداز

اردو رسم الخط میں ابتداء میں الف پر پیش لگا کر لکھا جاتا ہے۔ درمیان میں اس مصمتے پر پیش لگائی جاتی ہے جس کے بعد یہ آواز آتی ہے۔ یہ مصوتہ کسی اردو کلمے کے آخر میں نہیں آتا۔ مستعار فارسی کلمات میں درمیان میں پیش کے علاوہ واؤ سے بھی لکھا جاتا ہے۔

یہ مصوتہ تقریباً اسی مخرج کے ساتھ انگریزی، پنجابی، پشتو، سندھی اور بلوچی میں بھی پایا جاتا ہے۔ اردو کلمات میں صرف ابتداء اور درمیان میں استعمال ہوتا ہے۔

(واوِ مجہول) (آخر) دو ، لو ، سو ، بو
(ابتدا) ۵۹ اوسط ، (درمیان) پوش، گوش، نوش
سنور ،

اردو کا نواں مصوتہ [O]

(مرکبِ عطفی) شام و سحر ، دل و جاں ، خواب و خیال

یہ ایک آخری، بالا وسطی، مدوّر طویل مصوتہ ہے۔ اس کی عضویاتی وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

زبان کی بلندی:	بالا وسطی
زبان کا بلند ترین حصہ:	آخری حصہ
لبوں کا انداز:	مدوّر
جبڑوں کا درمیانی فاصلہ:	درمیانہ
لہات:	اٹھ کر انفی جوف کو بند کرتا ہوا
صوتی پردے:	مرتعش

زبان کا انداز

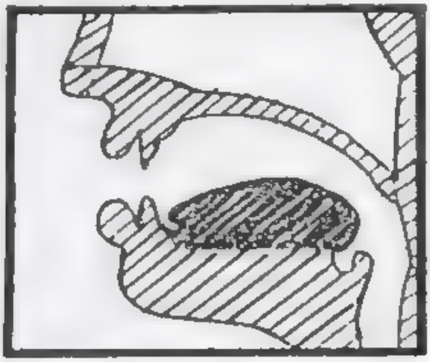

لبوں کا انداز

اردو رسم الخط میں ابتداء میں الف اور واؤ کو ملا کر لکھا جاتا ہے۔ درمیان میں اور آخیر میں صرف واؤ سے لکھا جاتا ہے۔ مستعار فارسی کلمات کے مابین لفظ او. کے معنی ہیں یہ آواز واؤ میں لکھی جاتی ہے۔ یہ مصوتہ اس مخرج کے ساتھ انگریزی زبان میں نہیں ملتا البتہ انگریزی کے دوہرے مصوتے [ou] میں اس کی آواز ملتی ہے۔ پنجابی، پشتو، سندھی اور بلوچی میں پایا جاتا ہے۔

اردو کلمات میں ابتداء درمیان اور آخیر ہر جگہ استعمال ہوتا ہے۔

(ابتدا) اَوسط، اُوصاف، اَوقات
اَوسان، اَوراق، اَوقاف
بَخور، غَوث، دَور، جَور

اردو کا دسواں مصوتہ [ɔ]

یہ ایک آخری، زیر وسطی، مدوّر طویل مصوتہ ہے۔ اس کی عضویاتی وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

زبان کی بلندی:	زیر وسطی
زبان کا بلند ترین حصہ:	پھیلا ہوا پچھلا حصہ
لبوں کا انداز:	کشادہ مدوّر
جبڑوں کا درمیانی فاصلہ:	درمیانے سے زیادہ کشادہ
لہات:	انفی جوف کو بند کرتا ہوا
صوتی پردے:	مرتعش

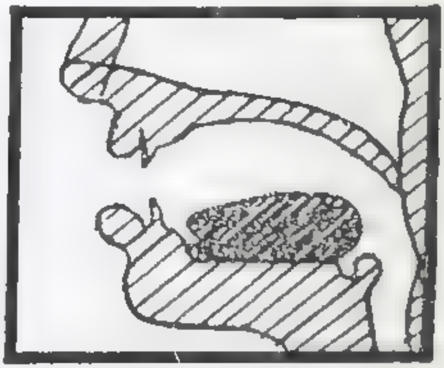
زبان کا انداز

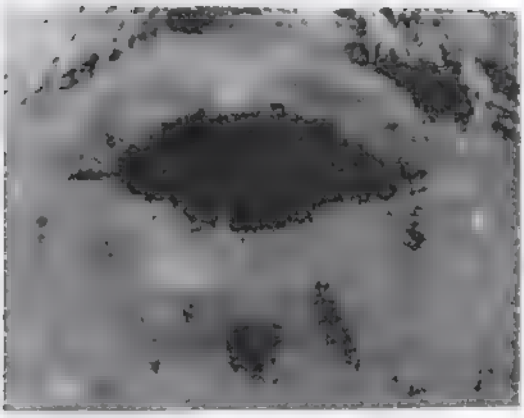
لبوں کا انداز

اردو رسم الخط میں ابتداء میں الف پر زبر لگا کر اور واوٗ سے ملا کر لکھا جاتا ہے۔ درمیان اور آخیر میں اس سے پہلے مصمتے پر زبر لگا کر واوٗ سے لکھا جاتا ہے۔

یہ مصوتہ تقریباً اسی مخرج کے ساتھ انگریزی اور پنجابی میں بھی ملتا ہے۔ انگریزی میں اس کا مخرج [ɔ] اور [ɔ:] کے مابین ہے۔ پشتو، سندھی اور بلوچی میں قریب ترین آواز [o] ہے۔

یہ اردو کلمات کی ابتداء، درمیان اور آخیر ہر جگہ استعمال ہوتا ہے۔

انفیائی مصوتوں کا نظام

دس اساسی مصوتوں کو ادا کرنے میں اگر لہات کو گرا کر انفی کوزے میں بیک وقت گونج پیدا کی جائے تو یہ مصوتے انفیا جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی عضویاتی تبدیلی ان مصوتوں کے ادا کرنے میں نہیں ہوتی۔ ان سب مصوتوں کی انفیائی صورتیں [ĩ, Ĩ, ẽ, ɛ̃, ə̃, ã, ũ, Ũ, õ , ɔ̃] اردو کلمات میں ملتی ہیں۔ قلیل سادہ مصوتے [I, ə, U] اردو کلمات کے آخیر میں نہیں ملتے۔ اسی طرح [Ĩ, ə̃, Ũ] بھی اردو کلمات میں آخری محل پر نہیں ملتے لیکن طویل انفیائی مصوتے بھی ہر محل پر دستیاب نہیں البتہ تخالف و تضاد کے اصول کے تحت علیحدہ صوتیہ ہونے کا جواز رکھتے ہیں۔ انفیائی مصوتوں کا نظام سادہ مصوتوں کی طرح مکمل و منظم نہیں۔ انفیائی مصوتوں کا زیادہ تر استعمال وسطی اور آخری محل پر ہوتا ہے اور خاص طور پر ان پانچ مصوتوں یعنی [ĩ, ẽ, ã, ũ, õ] میں جو اساسی مصوتوں کے نظام میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ سادہ مصوتوں سے ان کے تخالف و تضاد کی مثالیں وسطی اور خاص طور پر آخری محل پر بکثرت ملتی ہیں اور اردو تشکیلیات (Morphology) میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

انفیائی مصوتوں کی ایک اور صورت بھی ہے۔ جسے ہم غیر ممیز ثانوی انفیائی مصوتے کہہ سکتے ہیں۔ یہ مصوتے لسانی ماحول کے تحت انفیا جاتے ہیں۔ یعنی کسی کلمے میں انفی مصمتے دولبی [m] اور انفی مصمتے دندانی [n] کی قربت کی بناء پر عروضیت کے زیر اثر انفیا جاتے ہیں لیکن یہ انفیائی مصوتے الگ صوتیے کی حیثیت نہیں رکھتے اس لیے ہم انہیں غیر ممیز ثانوی انفیائی مصوتے کہتے ہیں۔ ان کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

[ĩ]: نیم /nĩ:m/ سیم /mĩ:m/ بھیم /bhĩ:m/

[Ĩ]: مِن /mĨn/ اِن /Ĩn/ جِن /ɟĨn/

[ẽ]: میم /mẽm/ سیم /sẽ:m/ دین /dẽ:n/

[ɛ̃]: نین /nɛ̃:n/ عین /ɛ̃:n/ چین /cɛ̃n/

[ə̃]: مَن /mə̃n/ امّی /ə̃mmĩ/ انّا /ə̃nnã/

[ã]: ماں /mã:n/ آم /ã:m/ جام /ɟã:m/

[ũ]: نُون /nũ:n/ دُھوم /dhũm/ اُون /ũ:n/

[Ʊ̃]: دھن /dhƱ̃n/ بن /bƱ̃n/ اُن /Ʊ̃n/

[õ]: موم /mõ:m/ اوم /õ:m/ سوم /sõ:m/

[ɔ̃]: صوم /sɔ̃m/ کون /kɔ̃n/ قوم /qɔ̃m/

ان مصوتوں میں جو انفیت ہے وہ علم صوتیہ کے اعتبار سے غیر اہم ہے۔ یہ لسانی ماحول میں انفی مصمتوں کی موجودگی کی بنا پر انفیا گئے ہیں اور اسی لیے ان کو اقلی تخالفی جوڑے نہیں مل سکتے۔ بلکہ ان میں سے بہت سے جیسے بھیم /bhi:m/ دین /de:n/ چین /cɛn/ امّی /əmmi/ جام /ɟa:m/ دھوم /dhum/ اُن /un/ قوم /qɔm/ وغیرہ کلمات میں تو سادہ مصوتے استعمال کرنا تعلیم یافتہ ہونے کی علامت ہے۔ اردو میں مہذب طبقہ لہاتی عمل پر پوری توجہ دیتا ہے اور حد سے زیادہ انفیت کو گنوار پن تصور کیا جاتا ہے۔

خالص انفیائی مصوتے اس بنیاد پر علیحدہ صوتیہ شمار ہوتے ہیں کہ ان کے معنوی اقلی تخالفی جوڑے کسی نہ کسی محل پر مل جاتے ہیں یا پھر ان کی موجودگی کا معنوی جواز ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔ پانچ مرکزی مصوتوں یعنی [i, e, a, u, o] میں سادہ مصوتوں سے تخالفی جوڑے کثرت سے دستیاب ہیں اور اردو تشکیلیات میں معنوی، اہمیت رکھتے ہیں۔

[ĩ] /[i]: (چلی / چلیں) /cəli/-/cəlĩ/ (گری / گریں) /gɪri/- /gɪrĩ/ (آخری محل)

[ẽ] /[e]: (چلے / چلیں) /cəle/ - /cəlẽ/ (گرے / گریں) /gɪre/- /gɪrẽ/ (آخری محل)

[ã] /[a]: (باگ / بانگ) /ba:g/- /bã:g/ (باس / بانس) /ba:s/- /bã:s/ (درمیانی محل)

[ũ] /[u]: (جُو / جُوں) /ɟu/- /ɟũ/ (خُو / خوں) /xu/- /xũ/ (آخری محل)

[õ] /[o]: (لوگو / لوگوں) /logo/- /logõ/ (لڑکو / لڑکوں) /ləɽko/- /ləɽkõ/

(آخری محل)

ان کے علاوہ قلیل انفیائی مصوتہ [ə̃] کی درمیانی تخالف کی مثالیں بھی بخوبی دستیاب ہیں:

[ə̃] / [ə]: (رگ / رنگ) /rəg/ - /rə̃g/ (سگ / سنگ) /səg/ - /sə̃g/ وغیرہ۔

باقی دو قلیل مصوتوں [Ĩ] اور [Ũ] میں سادے قلیل مصوتوں [I] اور [U] سے اقلی تخالفی مثالیں بہت مشکل سے ملتی ہیں۔ جیسے اگلی /ʊgli/ انگلی /Ũgli/ وغیرہ البتہ طویل انفیائی مصوتوں کے ساتھ معنوی، قلی تخالفی جوڑے باسانی مل جاتے ہیں مثلاً بھینچا /bhĩca/ اور بھنچا /bhĨca/ یا پھونک /phũk/ اور پھنک /phŨk/ وغیرہ۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ مصوتہ [i] کے متقابل معنوی لحاظ سے [I] ہی آئے۔ (جیسا کہ اوپر کی مثال میں ہے) بلکہ [ẽ] اور [ɛ̃] کے مصوتے بھی تشکیلی صورت میں [Ĩ] کے متقابل آتے ہیں۔ جیسے کھینچا /khẽca/ یا کھنچا /khɛ̃ca/ کے متقابل کھنچا /khĨca/ آتا ہے۔

ایسی صورت میں دو باتیں قابل غور ہیں اول یہ کہ انفیائی مصوتوں میں [ẽ] اور [ɛ̃] دونوں آوازیں ایک دوسرے میں تبدیلی کی صلاحیت رکھتی ہیں کیونکہ اردو میں دونوں تلفظ کھینچا /khẽca/ اور کھنچا /khɛ̃ca/ قابل قبول ہیں۔ اس طرح اینٹھا /ẽtha/ اور اینٹھا /ɛ̃tha/ دوسرے یہ کہ کھنچا /khĨca/ میں [Ĩ] کی بجائے سادہ مصوتہ [I] بولا جاتا ہے۔ یعنی اس کا تلفظ کھچا /khIca/ بھی درست ہے۔ یہی کیفیت پہلے دی گئی مثالوں بھچا /bhIca/ اور پھک /phuk/ میں بھی ہو سکتی ہے۔ لہذا ان دو قلیل انفیائی مصوتوں کا استعمال واضح اور ممیز نہیں۔ البتہ [ẽ] کا استعمال واضح اور ممیز ہے۔ گراہم بیلی (Grahame Bailey) نے بھی اپنی کتاب "اردو سیکھیے" (Teach Yourself Urdu) میں [Ĩ] اور [Ũ] کو انفیائی مصوتوں کی فہرست سے خارج قرار دیا ہے۔ وہ صرف آٹھ انفی مصوتوں کا ذکر کرتا ہے۔

طویل انفیائی مصوتے [ɛ̃] اور [ɔ̃] البتہ واضح طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً بھینس /bhɛ̃s/، بھونک /bhɔ̃k/ وغیرہ۔ اس کے علاوہ مے /mɛ/ اور میں /mɛ̃/، ہے /hɛ/ اور ہیں /hɛ̃/ اور چوکا /cɔka/، چونکا /cɔ̃ka/ سو /sɔ/، سوں /sɔ̃/ جیسی اقلی

تخالفی مثالیں بھی مل جاتی ہیں۔ البتہ [ō̃] اور [ɔ̃] کے تلفظ کی صورت حال بعض کلمات میں [ẽ] اور [ɛ̃] جیسی غیر یقینی ہے۔

غرض اردو کے انفیائی مصوتوں کا نظام ایسا مرتب اور منظم نہیں جیسا سادہ مصوتوں کا نظام ہے۔ اسی وجہ سے سادہ مصوتوں کو اردو کے مصوتی نظام میں اساسی حیثیت حاصل ہے اور اس نظام میں مرکزی حیثیت پانچ مصوتوں کو حاصل ہے۔

دوہرے مصوتے (Dipthongs)

اور نیم مصوتے (Semi Vowels)

اردو میں انگریزی یا بعض دوسری زبانوں کی طرح دوہرے مصوتے (Dipthong) بطور صوتیہ نہیں ملتے البتہ [ɛ] اور [ɔ] مصوتے بھارت کے مخصوص علاقوں اور لہجوں کے پس منظر میں [əi] اور [əu] کے دوہرے مصوتے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اردو کے بہت سے ماہرین لسانیات ان کی دو مصوتی خصوصیت کو تسلیم کرتے ہیں لیکن جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے، معیاری پاکستانی اردو میں یہ مفرد صوتیے ہیں۔

دوہرے مصوتے کے لیے ضروری ہے کہ آواز ایک مصوتے سے دوسرے مصوتے تک اٹھتی یا گرتی ہوئی قوس بنائے اور سب سے اہم بات یہ کہ دوہرا مصوتہ یک رکنی ہونا چاہیے یعنی ایک ہی رکن کا حصہ۔ جبکہ اردو کی رکنی ساخت اس کی اجازت نہیں دیتی۔ اردو کی رکنی ساخت کا نظام ایسا ہے کہ اس میں دو مصوتے یکجا نہیں ہوتے۔

اردو میں مندرجہ ذیل چھ قسم کے ارکان پائے جاتے ہیں۔

۱۔ و (v) مثلاً: آ /a:/ او /o:/ اے /e:/ ایں /ɛ/ وغیرہ۔

۲۔ وم (vc) مثلاً: اب /əb/ اُن /Un/ اس /Is/ اُس /Us/ وغیرہ۔

۳۔ م و (cv) مثلاً کا /ka/ کی /ki/ جا /ɟa/ لا /la:/ وغیرہ۔

۴۔ م و م /cvc/ مثلاً: کون /kɔn/ جان /ɟa:n/ کھیل /khel/ کام /ka:m/ وغیرہ۔

۵۔ و م م (vcc) مثلاً: اصل /əsl/ عبد /əbd/ عشق /Išq/ دھرم /dhərm/ وغیرہ۔

۶۔ م و م م (cvcc) مثلاً: دوست /dost/ ملک /mUlk/ وقت /vəqt/ گوشت /gošt/ وغیرہ۔

(مصوتے کے لیے و اور مصمتے کے لیے م کے مخففات استعمال کیے گئے ہیں۔)

ان ارکان میں سے م و م (cvc) کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ اردو کے یک رکنی کلمات کا سب سے زیادہ ذخیرہ اسی رکنی ساخت میں ہے۔

و م م (vcc) کی رکنی ساخت عربی فارسی سے مستعار اور سنسکرت (تتسم) کلمات کی شکل میں ملتی ہے۔ سنسکرت کلمات میں تو عموماً اس ساخت کو برقرار نہیں رکھا جاتا اور دھرم /dhərm/ پتر /pətr/ جیسے الفاظ کو دھرم /dhərəm/ اور پتّر /pəttər/ جیسے الفاظ میں بدل دیا جاتا ہے اور یہ کلمات اب اردو میں مستعار کلمات کی فہرست سے نکل کر دخیل الفاظ کی فہرست میں شامل ہیں۔ لیکن عربی فارسی کے مستعار کلمات کی صورت حال مختلف ہے۔ اردو شاعری (خصوصاً غزل) کی روایت بہت مستحکم ہونے کے باعث علم عروض (بحر اور اوزان) کی ضروریات کے پیش نظر اصل کلمات کا تلفظ بڑی حد تک برقرار ہے گو عام بول چال میں اس کا اتنا خیال نہیں رکھا جاتا لیکن عموماً تعلیم یافتہ طبقہ اس کا لحاظ رکھتا ہے۔ عام بات چیت میں تو اصل /əsl/ کو اصَل /əsəl/ عشق /ɪsq/ کو عشَق /ɪsəq/ بولنے کا رجحان ملتا ہے اور یہی کیفیت دوسری رکنی ساخت م و م م (cvcc) میں دوست /dost/ کو /dosət/ ملک /mulk/ کو ملَک /mulək/ اور وقت /vəqt/ کو وقَت /vəqət/ بلکہ وخت /vəkhət/ کہنے میں سامنے آتی ہے۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اردو میں مصمتی خوشوں (Clusters) کو توڑنے کا رجحان ہے چنانچہ اس صورت میں اردو میں اگر دوہرے مصوتے موجود نہیں تو زبان کے مزاج کے عین مطابق ہے۔ البتہ کثیر رکنی کلمات میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک رکن مصوتے پر ختم ہوتا ہے اور دوسرا رکن مصوتے سے شروع تو عروضی طور پر ایک دو مصوتی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا انحصار بڑی حد تک رفتارِ گفتار (Speed of Utterence) لہجہ (Intonation) تان (Tone) اور آہنگ (Rythm) پر ہوتا ہے
مثلاً:

و+و (v+v): آؤ /a'o/ آئے /a'e/

م و+و (cv+v): بھائی /bha'i/ گائے /ga'e/

و+وم (v+ vc): آئین /a'i:n/

م و+وم (cv+vc): خواب /xu'ab/ خوان /xu'an/

اردو میں عام طور پر دو سے لے کر پانچ رکنی کلمات تک ملتے ہیں لہذا ایسی بے شمار مثالیں سامنے آتی ہیں جن میں دو مصوتے یکجا ادا ہوتے ہیں نیز اردو میں چونکہ انگریزی زبان کی طرح رکنی زور (Syllabic Stress) صوتیاتی اہمیت نہیں رکھتا لہذا بعض محققین ایسے مقامات پر صفیری مسموع لب دندانی و [V] اور صفیری غیر مسموع لہاتی ی [y] کی نیم مصوتی عروضیات بھی محسوس کرتے ہیں لیکن پائیک [Pike] کے چوتھے مفروضے کی روشنی میں ہم اس کیفیت کا دقیق مطالعہ کرتے ہیں تو اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اردو میں نیم مصوتوں کا وجود نہیں بلکہ ایک مصوتے کے مخرج کی عضویاتی کیفیت سے دوسرے مصوتے کے مخرج کی عضویاتی کیفیت کی جانب منتقل ہوتے ہوئے زبان، جبڑے اور لبوں میں جو تبدیلی پیدا ہوتی ہے اس کی بنا پر ان مصوتوں میں لبیانے (Labialization) یا تالو یانے (Palatalization) کا عمل ہوتا ہے جس سے یہ عروضی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور اس کا انحصار رفتارِ گفتار، لہجے، تان اور آہنگ پر ہوتا ہے۔ اسی بنا پر [y] ایک سبے رگڑ جاریہ (Frictionless Continuent) کے طور پر ادا ہوتا ہے۔

علم صوتیہ (Phonemics) کا مقصد آوازوں کو ممیز خصوصیات کی بنا پر مرتب اور مدوّن کرنا ہوتا ہے لہذا غیر اہم پیچیدگیوں سے گریز کرتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اردو میں نیم مصوتوں کا وجود نہیں انگریزی زبان کے نیم مصوتے [w] اور [J] کی طرح اردو میں جو الفاظ و [v] اور ی [y] سے شروع ہوتے ہیں ان میں نیم مصوتی رجحان نہیں پایا جاتا۔ ڈینئل جونز (Daniel Jones) نے [w] کے لیے waid/ wide/ اور [J] کے لیے Ji:ld/ Yield/ کی مثالیں دے کر ان کی نیم مصوتی خصوصیت کو اجاگر کیا ہے جبکہ اردو میں [v] اور [y] سے شروع ہونے والے کسی کلمے میں یہ نیم مصوتی کیفیت نہیں ملتی۔ ڈاکٹر مسعود حسین نے بھی نیم مصوتوں کو اردو کی ایک عروضی خصوصیت سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ عام اردو داں طبقہ انگریزی کے کلمے Wild میں [w] کا تلفظ لب دندانی مسموع، صفیری [v] سے کرتا ہے اور yeild کا تلفظ ابتدائی، غیر مدوّر، بالائی مصوتے [i] سے کرتا ہے کیونکہ انگریزی کی طرح نیم مصوتی آوازیں اردو میں موجود نہیں۔

اردو میں نیم مصوتوں کی غیر موجودگی کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ نیم مصوتے صرف ان زبانوں میں پائے جاتے ہیں، جہاں علم صوتیہ کی رو سے رکنی بل (Syllabic

(Stress) ایک صوتیاتی معنیاتی اہمیت کا حامل ہو جبکہ اردو ایک غیر نمایاں رکنی بل والی زبان ہے۔ بلوم فیلڈ نیم مصوتے کی تعریف میں کہتا ہے کہ نیم مصوتہ ایک غیر رکنی مصوتہ ہوتا ہے جو اپنے متقابل رکنی مصوتے سے اقلی تخالف کی بنا پر علیحدہ پہچانا جاسکتا ہے۔

فصل سوم

اُردو معمّے

اردو مصمتوں کا تعارف

اردو زبان نحوی سطح پر امتزاجی، صرفی سطح پر ترکیبی اور صوتی سطح پر آمیزشی رجحان کی حامل ہے۔ ہر زبان اپنی تاریخ کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ اردو زبان بھی اس کلیے سے مستثنیٰ نہیں۔ لیکن اس مقالے میں ہماری بحث صرف صوتی سطح تک محدود ہے لہذا ہم صرف صوتی زاویے سے اس کا مختصر تاریخی جائزہ لیں گے۔

اردو کے صوتی نظام میں مختلف ادوار میں نئی اصوات شامل ہوتی گئیں۔ پرانی اصوات میں تغیر و تبدل ہوا۔ کچھ اصوات کا استعمال ترک ہوا اور چند اصوات کے مخرج میں تبدیلی ہوئی۔ غرض ایک طویل تاریخی اور لسانی عمل سے گزر کر اصوات کا موجودہ نظام قائم ہوا۔ یہ نظام بھی ہمہ وقت متحرک اور تغیر پذیر ہے۔

قدیم دور میں یہ نظام منڈاری (بھیلی، سنتھالی وغیرہ) دراوڑی (تامل، تلگو، ملیالم، کناری وغیرہ) اور آریائی (ویدک، سنسکرت، پالی، شورسینی، پشاچی وغیرہ) یعنی خالص ہند آریائی اصوات کی بنیاد پر قائم ہوا۔ بعد میں عربی اور فارسی کی اصوات بھی شامل ہو گئیں۔

اردو زبان کی تدوین اور ترویج میں دو عوامل بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ تبلیغ دین اور ملک گیری۔ دونوں عوامل برصغیر کے طول و عرض میں سینکڑوں برس تک برسر عمل رہے جو زبانوں کے تنوع کے اعتبار سے ایک منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ گریرسن کے سروے کے مطابق برصغیر میں پانچسو چوبیس بولیں اور ایک سو اناسی زبانیں ہیں۔ اردو کے کلمات اس متنوع لسانی ماحول میں مختلف زبانوں سے آئے اور اپنے ساتھ نئی آوازیں بھی لائے۔ قدیم دور میں آریائی زبان میں منڈاری اور دراوڑی زبانوں کے الفاظ اور آوازیں شامل ہو گئی تھیں اب مسلمانوں کی آمد کے بعد فارسی اور عربی کے کلمات اور آوازیں بھی شامل ہو گئیں۔ اردو آوازوں کے ماٰخذ کا ایک مختصر خاکہ پیش خدمت ہے۔ اس میں وہ بیس مصوتے شامل نہیں جن کا ذکر پہلی فصل میں ہے۔ اردو مصوتوں کا نظام خالص ہند آریائی ہے۔

یاد رہے کہ سائنسی لسانیاتی بنیاد پر اس تجزیے میں اردو زبان کے بصری پہلو یعنی رسم الخط کو مد نظر نہیں رکھا گیا۔ رسم الخط کی تاریخی اہمیت سے انکار نہیں پر میرے نزدیک یہ بحث صوتیات کے دائرے سے خارج ہے۔

اُردو مصمتوں کے ماخذ

ماخذ / اصوات	خالص ہند آریائی اصوات (ان میں ننداری اور دراوڑی اصوات بھی شامل ہیں)	ہند آریائی اور عربی فارسی میں مشترک اصوات	قدیم آریائی اصوات (قدیم فارسی میں مشترک)	خالص عربی فارسی اصوات
بندشی مصمتے	پھ [ph] بھ [bh] تھ [th] دھ [dh] ٹ [ṭ] ٹھ [ṭh] ڈ [ḍ] ڈھ [ḍh] چھ [ch] جھ [jh] کھ [kh] گھ [gh]	ب [b] ت٭ [t] ج [j] د [d] ک [k]	پ [p] چ [c] گ [g]	ق [q]
تکریری مصمتے	ڑ [ṛ] ڑھ [ṛh] رھ [rh]	ر [r]		
انفی مصمتے	مھ [mh] نھ [nh]	م [m] ن [n]		
پہلوی مصمتے	لھ [lh]	ل [l]		
صفیری مصمتے		و [v] ہ٭ [h] س٭ [s] ش [ś] ی٭ [y]		ف [f] ز٭ [z] خ [x] غ [ɣ] ژ [ž]
کل تعداد ۴۱	۱۸	۱۴	۳	۶

٭ ت ، ط ٭ س ، ث ص ٭ ی ، ے ٭ ہ ، ح ٭ ز ، ذ ض ظ

تخالف و تضاد کا اصول

کسی زبان کے صوتیوں کی تلاش میں اقلی تخالف و تضاد کا اصول بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ بلوم فیلڈ (Bloomfield) صوتیے کو "امتیازی صوتی ہیئت کا اقل ترین جزو" اسی بنیاد پر قرار دیتا ہے وہ انگریزی کلمے pin کو سات مختلف اقلی تخالف سے گذار کر اس کے تین بنیادی اجزاء کو الگ صوتیے کا درجہ دیتا ہے لہذا اس سے پہلے کہ ہم اردو مصوتوں کا تفصیلی ذکر کریں۔ اقلی تخالف اور تضاد کے ذریعے ان کے علیحدہ صوتیے ہونے کا جواز فراہم کرنا ضروری ہے۔

چند فہرستیں ملاحظہ کیجیے جو ابتدائی محل پر اقلی تخالف کی مثالیں پیش کرتی ہیں۔

۱- پل /pəl/ پھل /phəl/ بل /bəl/ تل /təl/ دل /dəl/ ٹل /ṭəl/ ڈل /ḍəl/ ڈھل /ḍhəl/ چل /cəl/ چھل /chəl/ جل /Jəl/ جھل /Jhəl/ کل /kəl/ کھل /khəl/ گل /gəl/ رل /rəl/ مل /məl/ نل /nəl/ شل /ṡəl/ ہل /həl/

۲- پال /pal/ بال /bal/ تال /tal/ تھال /thal/ دال /dal/ ٹال /ṭal/ ڈال /ḍal/ ڈھال /ḍhal/ چال /cal/ چھال /chal/ جال /Jal/ جھال /Jhal/ کال /kal/ کھال /khal/ گال /gal/ قال /qal/ رال /ral/ مال /mal/ نال /nal/ لال /lal/ فال /fal/ وال /val/ سال /sal/ زال /zal/ شال /ṡal/ خال /xal/ حال /hal/

۳- پر /pər/ بر /bər/ بھر /bhər/ تر /tər/ دھر /dhər/ ٹر /ṭər/ ٹھر /ṭhər/ چر /cər/ کر /kər/ گر /gər/ گھر /ghər/ مر /mər/ نر /nər/ فر /fər/ ور /vər/ سر /sər/ زر /zər/ شر /ṡər/ خر /xər/ ہر /hər/

۴- پار /par/ بار /bar/ بھار /bhar/ تار /tar/ دار /dar/ دھار /dhar/ ڈار /ḍar/ چار /car/ جار /Jar/ کار /kar/ کھار /khar/ گار /gar/ مار /mar/ نار /nar/ وار /var/ سار /sar/ زار /zar/ خار /xar/ غار /ɣar/ یار /yar/ ہار /har/

۵- پالا /pala/ پھالا /phala/ بالا /bala/ بھالا /bhala/ تالا /tala/ تھالا /thala/ ٹالا /ṭala/ ڈالا /ḍala/ ڈھالا /ḍhala/ جالا /Jala/ جھالا /Jhala/ کالا /kala/

گالا /gala/ مالا /mala/ نالہ /nala/ والا /vala/ سالا /sala/ ژالہ /zala/ خالہ /xala/ ہالہ /hala/

٦- پانا /pana/ پھانا /phana/ بانا /bana/ بھانا /bhana/ تانا /tana/ تھانہ /thana/ دانہ /dana/ چھانا /chana/ جانا /Jana/ کانا /kana/ کھانا /khana/ گانا /gana/ رانا /rana/ مانا /mana/ نانا /nana/ نھانا /nhana/ لانا /lana/ نانا /nana/ خانہ /xana/ ۔

درمیانی اقلی تخالف

٧- بپا /bəpa/ بتا /bəta/ بٹا /bəta/ بچا /bəca/ بجا /bəJa/ بکا /bəka/ بقاء /bəqa/ بڑا /bəra/ بڑھا /bərha/ بنا /bəna/ بلا /bəla/ بسا /bəsa/ بہا /bəha/

٨- آپا /a:pa/ آبا /a:ba/ آتا /a:ta/ آدھا /a:dha/ آٹا /a:ta/ آکا /a:ka/ آگا /a:ga/ آقا /a:qa/ آرا /a:ra/ آڑھا /a:rha/ آنا /a:na/ آلہ /a:la/ آوا /a:va/ آسا /a:sa/ اعضا /a:za/ آشا /a:sa/ آغا /a:ga/ آیا /a:ya/ آہا /a:ha/

٩- جپا /Jəpa/ جتا /Jəta/ جتھا /Jətha/ جگا /Jəga/ جڑا /Jəra/ جما /Jəma/ جنا /Jəna/ جلا /Jəla/ جفا /Jəfa/ جزا /Jəza/

١٠- چُوکا /cuka/ چورا /cura/ چوڑا /cura/ چوما /cuma/ چونا /cuna/ چولھا /culha/ چوسا /cusa/ چُوزہ /cuza/ چوہا /cuha/

١١- کچھار /kUchar/ کمار /kUmar/ کمہار /kUmhar/

١٢- کودا /kuda/ کوٹا /kuta/ کوچہ /kuca/ کوڑا /kura/ کولھا /kulha/ کوفہ /kufa/

انجامی اقلی تخالف

۱۴- باپ /bap/ باب /bab/ بات /bat/ باد /bad/ باٹ /baṭ/ باچھ /bach/ باک /bak/ باگ /bag/ باگھ /bagh/ بار /bar/ باڑ /baṛ/ باڑھ /baṛh/ بام /bam/ بان /ban/ بال /bal/ باف /baf/ باس /bas/ باش /baš/ باز /baz/ باغ /baɤ/ باہ /bah/

۱۵- آپ /a:p/ آب /a:b/ آدھ /a:dh/ آٹھ /a:ṭh/ آج /a:j/ آک /a:k/ آگ /a:g/ عاق /a:q/ آر /a:r/ آڑ /a:ṛ/ آم /a:m/ آن /a:n/ آل /a:l/ آس /a:s/ آز /a:z/ آش /a:ṡ/ آہ /a:h/

۱۶- پاپ /pap/ پات /pat/ پاد /pad/ پاٹھ /paṭh/ پاک /pak/ پار /par/ پاڑ /paṛ/ پاڑھ /paṛh/ پان /pan/ پال /pal/ پاس /pas/ پاش /paṡ/

۱۷- میگھ /megh/ میر /mer/ میم /mem/ مینھ /menh/ میل /mel/ میز /mez/ میخ /mex/

۱۸- مُٹھ /muṭh/ مُتھ /muth/ مُکھ /mukh/ مُڑ /muṛ/ منہ /munh/ مُل /mul/ وغیرہ

مندرجہ بالا فہرستوں اور ایسی بہت سی دیگر فہرستوں کے تقابل و تضاد سے جو قلیل ترین اجزاء حاصل ہوتے ہیں ان کے مطابق ہمیں اردو کے مندرجہ ذیل صوتیے ملتے ہیں۔

[ch] [c] [dh] [ḍ] [ṭh] [ṭ] [dh] [d] [th] [t] [bh] [b] [ph] [p]

[n] [mh] [m] [ṛh] [ṛ] [rh] [r] [q] [gh] [g] [kh] [k] [Jh] [J]

[h] [y] [ɤ] [x] [ż] [ṡ] [z] [s] [v] [f] [lh] [l] [nh]

ان صوتیوں کی کل تعداد اکتالیس (۴۱) ہے۔ اس سے بیشتر گذشتہ باب میں ہم مصوتوں کے بیس صوتیے دریافت کر چکے ہیں۔ یعنی دس سادہ مصوتے اور دس غنّی مصوتے۔ اب کل صوتیوں کی تعداد اکسٹھ ہو گئی۔ ان کے علاوہ دو فوق قطعی صوتیے ہیں جن

کا بیان آگے آئے گا۔ یعنی تان (Tone) اور اتصال (Juncture) البتہ یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیے کہ صوتیہ (Phoneme) ایک فرضی چیز ہے جو ماہر صوتیات کی تخلیق ہے۔ بول چال میں جو آوازیں ایک دوسرے میں پیوست ہوتی ہیں وہ دراصل ذیلی صوتیے (Allophones) ہی ہوتے ہیں۔ علم صوتیہ (Phonemics) کا اصل کام یہی ہے کہ وہ ان بے شمار آوازوں کو نمایاں خصوصیات اور امتیاز کی بنا پر چھان پھٹک کر محدود تعداد کے دائروں یعنی صوتیوں میں مقید کرے تاکہ تعلیم و تحریر میں آسانی ہو۔

اردو میں یہ تعداد تریسٹھ بنتی ہے۔ جن میں مصمتوں کے گروہ میں اکتالیس صوتے ہیں:

صوتیاتی اعتبار سے اردو مصمتوں کا تفصیلی نقشہ

حلقی	لہاتی	غشائی	حنکی PALATAL		لثوی	دندانی	لبی LABIAL		مخرج تلفظ POINT OF ARTICULATION / طریق تلفظ MANNER OF ARTICULATION		
GLOTTAL	UVULAR	VELAR	غیر معکوسی [illegible]	معکوسی [illegible]	ALVEOLAR	DENTAL	لب دندانی LABIO-DENTAL	دولبی BILABIAL			
(Q) ◎ (ق)	q ق	k ک	c چ	ṭ ٹ		t ت ط		p پ	غیر ہائیہ	غیر مسموع UNVOICED	بندشی PLOSIVE
		kh کھ	ch چھ	ṭh ٹھ		th تھ		ph پھ	ہائیہ		
(A) ◎ (ع)		g گ	j ج	ḍ ڈ		d د		b ب	غیر ہائیہ	مسموع VOICED	
		gh گھ	jh جھ	ḍh ڈھ		dh دھ		bh بھ	ہائیہ		
				ṛ ڑ		r ر			غیر ہائیہ	تکریری FLAPPED	
				ṛh ★ ڑھ		rh ★ رھ			ہائیہ		
						n ن		m م	غیر ہائیہ	انفی NASAL	
						nh ★ نھ		mh ★ مھ	ہائیہ		
					l ل				غیر ہائیہ	پہلوی LATERAL	
					lh ★ لھ				ہائیہ		
	y ی	x خ	ṡ ش		s س ص ث		f ف		غیر مسموع UNVOICED		صفیری FRICATIVE
(H) ◎ (ح)	h ح	ɣ غ	ż ★ ژ		z ز ذ ض ظ		v و		مسموع VOICED		

★ غیر اہم مصمتے

◎ عربی مخرج سے صرف قاری استعمال کرتے ہیں

اردو کے بندشی مصمتے

طریق تلفظ (Manner of Articulation) کے اعتبار سے ان مصمتوں کو ادا کرنے سے پہلے منہ میں کسی مقام پر سانس کو مکمل طور پر بند کر لیا جاتا ہے۔ پردۂ شکم کے ذریعے ہوا کا دباؤ بڑھا کر رکاوٹ دور کر دی جاتی ہے اور سانس ایک جھٹکے سے خارج ہوتی ہے۔ اسی لیے اسے دھماکے دار (Plosive) یا مسدودہ (Stop) بھی کہتے ہیں۔ فرہنگ اصطلاحات لسانیات میں اس کے لیے "بندشی" کی اصطلاح تجویز کی گئی ہے جو زیادہ مناسب ہے۔

اردو میں اکیس بندشی مصمتے ملتے ہیں۔ ان میں مخرج تلفظ (Point of Articulation) کے اعتبار سے چار دولبی، چار دندانی، چار حنکی معکوسی، چار حنکی غیر معکوسی، چار غشائی اور صرف ایک لہاتی مصمتہ شامل ہے۔ ہر غیر مسموع کا مسموع اور ہر غیر ہائیہ کا ہائیہ جوڑا ملتا ہے البتہ لہاتی q اس سے مستثنیٰ ہے۔ یہ ایک مرتب اور منظم نظام ہے جو اردو صوتیات میں مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔ اردو کے نصف سے زائد مصمتی صوتیے بندشی ہیں اور پندرہ ہائیہ صوتیوں میں سے دس اہم ہائیہ صوتیے بندشی نظام اصوات میں شامل ہیں۔

آئندہ صفحات میں ان مصمتوں کی صوتی اور عضویاتی تفصیل علیحدہ علیحدہ بیان کی گئی ہے لیکن جیسا کہ کے ایل پائیک (K.L. Pike) نے کہا ہے "کوئی وضاحتی طریقہ خواہ کتنا ہی تفصیلی ہو۔ آواز کی تمام خصوصیات کو گرفت میں نہیں لے سکتا۔ وہ صرف آواز کی صوتی اور عضویاتی خصوصیات کے ایک عمومی تعارف تک ہی محدود رہتا ہے۔"

ان صفحات میں ان آوازوں کا نہ صرف ایک عمومی تعارف پیش کیا گیا ہے بلکہ اردو کلمات میں ان کی مثالیں اور ان کے محل کا ذکر بھی کر دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی پاکستان کے چاروں صوبوں کی مقامی زبانوں اور سرکاری زبان انگریزی کی آوازوں سے مختصر تقابل بھی بیان کر دیا گیا۔

پ [p]

یہ ایک دولبی، غیر مسموع، غیر ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

اس مصمتے کو ادا کرنے سے پہلے لبوں کے درمیانی حصے کو سکیڑ کر بند کر لیا جاتا ہے اور سانس روک کر ہوا کا دباؤ بڑھایا جاتا ہے۔ پھر لبوں کو آہستہ سے کھولا جاتا ہے۔ دونوں لب حرکت کرتے ہیں۔ زبان پھیلی ہوئی لیکن نوک زباں دبی اور پشت زباں قدرے اٹھی ہوتی ہے۔ سانس کا اخراج نرمی سے ہوتا ہے۔ صوتے پردے مرتعش نہیں ہوتے اسی لیے اس کو غیر مسموع کہا جاتا ہے۔

مخرج کا نقشہ

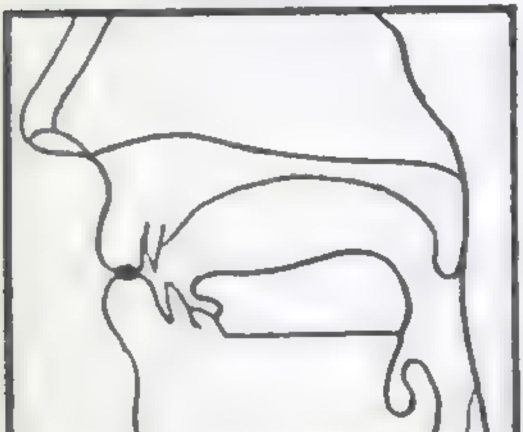

اردو کلمات میں استعمال:

ابتداء: پانی /pani/ پکار /pu'kar/

پیسہ /pɛsa/ پیش /pes/

وسط: اپنا /əp'na/ لپک /lə'pək/

کپاس /kəpas/ ناپا /na:pa/

انجام: چُپ /cʊp/ باپ /ba:p/

گپ /gəp/ مِلاپ /mɪla:p/

یہ مصمتہ پشتو، سندھی، پنجابی اور بلوچی زبان میں بھی ملتا ہے لیکن سندھی میں آخری محل پر قدرے مشدد ہو جاتا ہے۔ انگریزی میں ابتداء میں قدرے ہائیہ ہوتا ہے لیکن درمیان اور آخری محل پر قدرے غیر ہائیہ لیکن ابتداء میں بھی اردو پھ [ph] کی طرح واضح طور پر ہائیہ نہیں ہوتا۔ عربی میں یہ آواز نہیں پائی جاتی۔

پھ [ph]

یہ ایک دولبی، غیر مسموع، ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کو ادا کرنے سے پہلے لبوں کے درمیانی حصہ کو چپٹا کر کے سختی سے بند کر لیا جاتا ہے۔ سانس روک کر ہوا کا دباؤ بڑھایا جاتا ہے اور پھر لبوں کو ایک جھٹکے سے کھولا جاتا ہے۔ ہوا ایک پھوار کی طرح لبوں سے پھوٹتی ہے۔ زبان پھیلی ہوئی لیکن نوک زباں دبی اور پشت زباں قدرے اٹھی ہوتی ہے۔ سانس کا اخراج جھٹکے سے ہکار کے ساتھ ہوتا ہے اس لیے اسے ہائیہ کہتے ہیں۔ صوتی پردوں میں کھچاؤ نہیں ہوتا لہذا وہ مرتعش نہیں ہوتے اس لیے یہ آواز غیر مسموع ہے۔

مخرج کا نقشہ

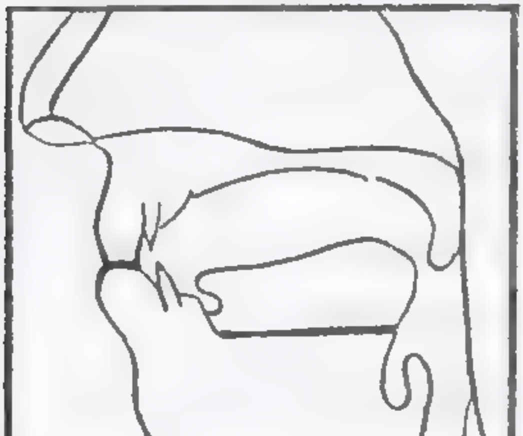

اردو کلمات میں استعمال:

ابتداء: پھانس /phã:s/ پھول /phul/
پھل /phəl/ پھیر /pher/

وسط: اپھارہ /əphara/ سپھل /sə'phəl/
گپھا /gUpha/ گوپھیا /gophɪ'ya/

انجام: اردو کلمات میں پھ [ph] آخری محل
پر استعمال نہیں ہوتا۔

یہ مصمتہ سندھی، بلوچی اور پنجابی زبانوں میں بھی ملتا ہے۔ پشتو میں یہ آواز موجود نہیں۔ پشتو بولنے والے اس مصمتے کے تلفظ میں کافی مشکل محسوس کرتے ہیں کیونکہ پشتو کے صوتی نظام میں ہائیہ آوازیں شامل نہیں ہیں انگریزی میں اس کی قریب ترین آواز ابتدائی محل پر [p] کی آواز ہے لیکن یہ صرف ایک ذیلی صوتیہ ہے۔

ب [b]

یہ ایک دولبی، مسموع، غیر ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کو ادا کرنے سے پہلے لبوں کے بیرونی حصّے کو سکیڑ کر بند کر لیا جاتا ہے، سانس روک کر ہوا کا دباؤ بڑھایا جاتا ہے، لبوں کو آہستہ سے کھولا جاتا ہے۔ بالائی لب زیادہ حرکت کرتا ہے۔ زبان پھیلی ہوئی لیکن نوک زباں دبی ہوئی اور پشت زباں قدرے اٹھی ہوتی ہے۔ صوتی پردوں میں کھچاؤ ہوتا ہے اور سانس کے اخراج کے ساتھ مرتعش ہوتے ہیں۔ اسی لیے اس کو مسموع کہا جاتا ہے۔

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: بات /ba:t/ بین /bin/

بولی /bo'li/ بوڑھا /bu'ṛha/

وسط: چابی /ca:bi/ دباؤ /də'ba'o/

ربط /rəbt/ رہبر /reh'ber/

انجام: تاب /ta:b/ جیب /Jeb/

کتاب /kI'ta:b/ خوب /xub/

مخرج کا نقشہ

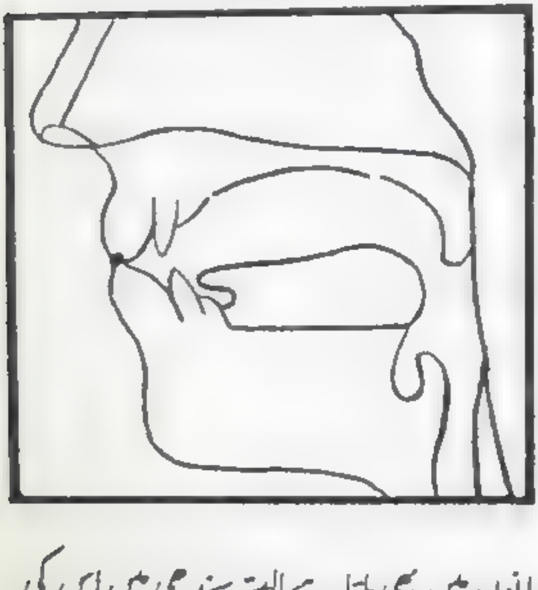

یہ مصمتہ پنجابی، پشتو، بلوچی اور سندھی زبانوں میں بھی ملتا ہے البتہ سندھی میں اس کی ایک صورت دروں کش سانس کے ساتھ بھی ملتی ہے۔ انگریزی میں یہ مصمتہ تقریباً اسی مخرج کے ساتھ ملتا ہے البتہ ابتدائی محل پر قدرے ہائیہ ہوتا ہے لیکن اردو بھ [bh] کی طرح واضح نہیں ہوتا۔

بھ [bh]

یہ ایک دولبی، مسموع، ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کو ادا کرنے سے پہلے لبوں کو اندر کی جانب سیکیڑ کر بند کر لیا جاتا ہے اور سانس روک کر ہوا کا دباؤ بڑھایا جاتا ہے۔ لبوں کو ایک جھٹکے سے کھولا جاتا ہے۔ ہوا ایک پھوار کی طرح لبوں سے پھوٹتی ہے۔ زبان پھیلی ہوئی لیکن نوک زباں دبی اور پشت زباں قدرے اٹھی ہوتی ہے۔ سانس کا اخراج جھٹکے سے ہکار کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لیے اسے ہائیہ کہتے ہیں۔ صوتی پردوں میں کھچاؤ ہوتا ہے اور سانس کے ساتھ مرتعش ہوتے ہیں۔ لہذا یہ آواز مسموع کہلاتی ہے۔

مخرج کا نقشہ

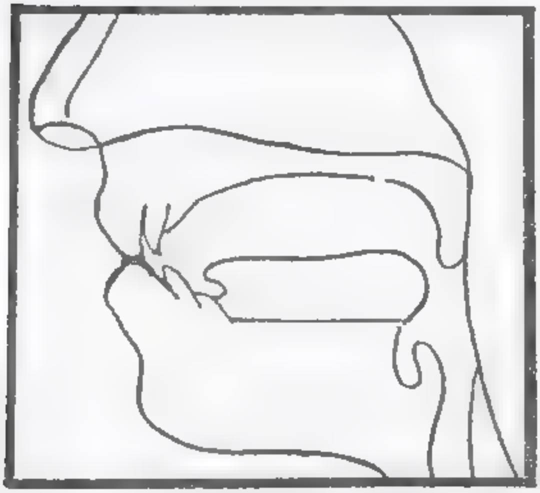

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: بھالا /bha:la/ بھینس /bhɛ̃s/

بُھول /bhu:l/ بِھیک /bhik/

وسط: اُبھار /ʊbha:r/ گوبھی /go'bhi/

ابھی /əbhi/ سُبھاوٴ /sʊ'bhao/

انجام: لابھ /la:bh/ لوبھ /lobh/

جیبھ /Ji:bh/ نِبھ /nɪbh/

یہ مصمتہ سندھی، بلوچی اور پنجابی زبانوں میں بھی ملتا ہے لیکن پنجابی میں اس کی ایک اور صورت بھی مشرقی پنجاب میں خصوصاً پائی جاتی ہے۔ جس کی آواز دروں کش "بہ" کے ذریعہ ادا کی جاتی ہے جو ابتدائی محل پر ایک متبادل صوتیہ ہے۔ پشتو زبان میں ہائیہ آوازیں نہیں ہوتیں اور وہ اسے "ب" سے ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انگریزی میں ابتدائی محل پر ملتا ہے لیکن واضح نہیں ہوتا۔

ت/ط [t]

یہ ایک دندانی، غیر مسموع، غیر ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی ور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں زبان پھیل جاتی ہے اور نوک زباں اوپر کے دانتوں کی جڑ تک متصل ہو جاتی ہے۔ نرم تالو قدرے اوپر اٹھ جاتا ہے۔ سانس کا دباؤ بڑھا کر زبان دانتوں سے پیچھے کھینچی جاتی ہے اور ہوا کی بندش کھل جاتی ہے۔ صوتی پردے نرم رہتے ہیں اور مرتعش نہیں ہوتے۔ لہذا اسے غیر مسموع کہا جاتا ہے۔

مخرج کا نقشہ

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: تارا /ta:ra/ تُم /tUm/

طریقہ /tə'ri'qa/ تیز /tez/

وسط: کِتاب /kI'ta:b/ اَوتار /ɔ'tar/

اِتنا /It'na/ مَطلَب /mət'ləb/

انجام: بات /ba:t/ غَلَط /ɣə'lət/

ریت /re:t/ وَسط /vəst/

یہ مصمتہ پشتو، سندھی، بلوچی اور پنجابی زبان میں بھی ملتا ہے۔ سندھی میں آخری محل پر قدرے مشدّد ہو جاتا ہے۔ انگریزی میں یہ مصمتہ نہیں ہوتا۔

تھ [th]

یہ ایک دندانی، غیر مسموع، ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اس مصمتے کے ادا کرنے میں زبان غیر ہائیہ ت [t] کی نسبت زیادہ پھیل جاتی ہے۔ نوک زباں کے اوپر کے چاروں دانتوں سے متصل ہو جاتی ہے۔ نرم تالو اوپر اٹھ جاتا ہے۔ سانس کا دباؤ بڑھا کر زبان جھٹکے سے دانتوں سے علیحدہ ہوتی ہے اور ہوا ایک پھوار کی طرح نکلتی ہے۔ سانس کا اخراج ایک ہکار کے ساتھ ہوتا ہے لہذا اسے ہائیہ کہتے ہیں۔ صوتی پردے مرتعش نہیں ہوتے چنانچہ یہ غیر مسموع آواز کہلاتی ہے۔

مخرج کا نقشہ

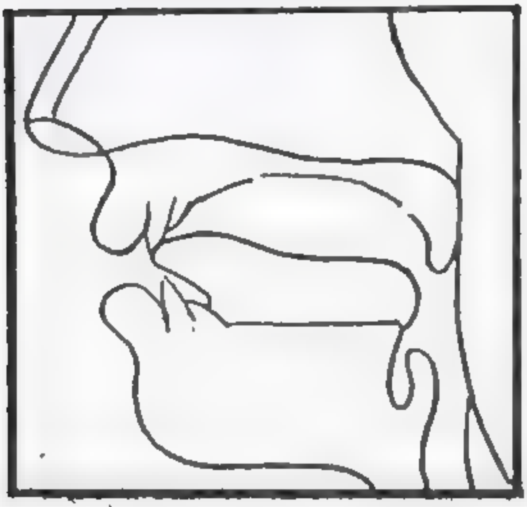

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: تھان /tha:n/ تُھوک /thu:k/

تھوڑا /tho'ra/ تھیلا /thɛ'la/

وسط: ہاتھی /ha:'thi/ ماتھا /ma:'tha/

ہتھیار /heth'ya:r/ چَوتھی /cɔ'thi/

انجام: ساتھ /sa:th/ گتھ /gʊth/

ہاتھ /ha:th/ رَتھ /rəth/

یہ مصمتہ سندھی، بلوچی اور پنجابی میں بھی ملتا ہے لیکن پشتو زبان میں نہیں ملتا۔ پشتو میں ہائیہ نظام نہ ہونے کی وجہ سے اس کا تلفظ "ت" [t] کی طرح کیا جاتا ہے۔ انگریزی میں یہ [θ] مصمتہ نوک زباں کے نچلے دانتوں کو چھونے سے ادا ہوتا ہے اور طریق تلفظ کے اعتبار سے صفیری ہوتا ہے۔ اسی لیے اردو داں طبقے کو اس کی صحیح آواز ادا کرنے میں دقت ہوتی ہے۔

د [d]

یہ ایک دندانی، مسموع، غیر ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کو ادا کرنے میں زبان کو پھیلا کر نوک زباں کو اوپر کے دانتوں میں جوڑ دیا جاتا ہے نرم تالو قدرے اوپر اٹھ جاتا ہے۔ سانس کا دباؤ بڑھا کر بیک جنبش زبان دانتوں سے ہٹالی جاتی ہے اور ہوا کی بندش کھل جاتی ہے۔ سانس کا دباؤ کم ہوتا ہے لیکن صوتی پردے مرتعش ہوتے ہیں۔ لہذا اسے مسموع آواز کہا جاتا ہے۔

مخرج کا نقشہ

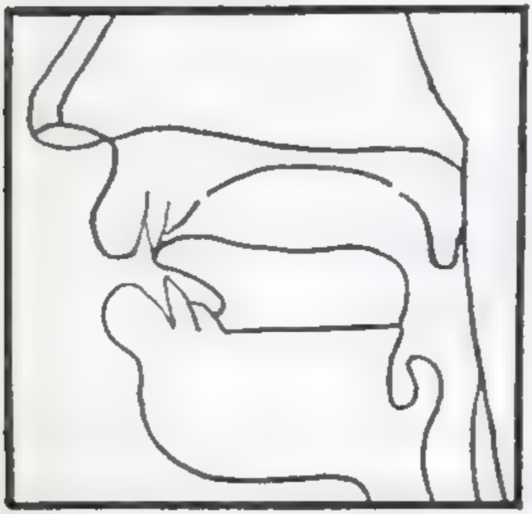

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: دار /da:r/ دم /dəm/

دِید /di:d/ دُور /du:r/

وسط: اُردو /ʊrdu/ مَدار /me'dar/

اَدوار /ədva:r/ جَدید /Jə'di:d/

انجام: عِید /i:d/ فرد /fərd/

مُرید /mʊ'ri:d/ زُود /zu:d/

یہ مصمتہ پشتو، سندھی، بلوچی اور پنجابی زبانوں میں بھی ہوتا ہے۔ انگریزی میں یہ مصمتہ اسی مخرج تلفظ سے ملتا ہے البتہ طریق تلفظ مختلف ہوتا ہے یعنی بندشی کی بجائے صفیری ہوتا ہے اور اسے بین الاقوامی صوتیاتی رسم الخط میں [ð] کی علامت سے ظاہر کیا جاتا ہے البتہ لثوی بندشی [d] کے لیے یہی علامت استعمال ہوتی ہے جو ہم نے "د" کے لیے استعمال کی ہے۔

دھ [dh]

یہ ایک دندانی، مسموع، ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں زبان غیر ہائیہ [d] کی نسبت زیادہ پھیلتی ہے۔ نوک زباں اوپر کے چاروں دانتوں کو چھوتی ہے۔ نرم تالو اوپر اٹھ جاتا ہے۔ سانس کا دباؤ بڑھا کر زبان جھٹکے سے دانتوں سے علیحدہ کی جاتی اور سانس پھوار کی طرح پھوٹتی ہے۔ سانس کا اخراج ہکار کے ساتھ ہوتا ہے لہذا اسے ہائیہ کہتے ہیں۔ صوتی پردے مرتعش ہوتے ہیں چنانچہ یہ آواز مسموع کہلاتی ہے۔

اردو کلمات میں استعمال

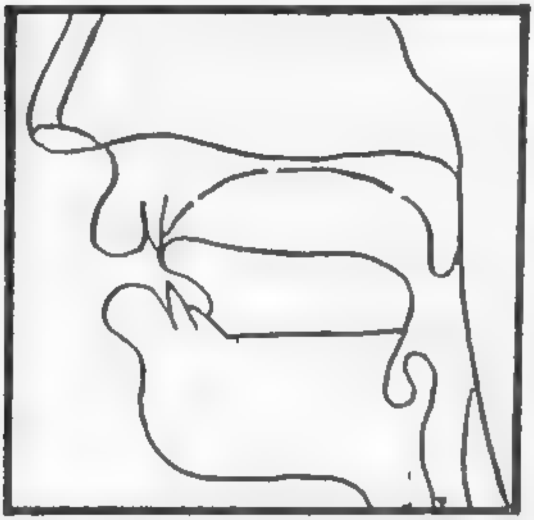

ابتداء: دُھوم /dhu:m/ دَھار /dha:r/

دھونس /dhɔ̃s/ دَھَرم /dhərem/

وسط: اُدھار /ʊ'dha:r/ سادھُو /sa'dhu/

آدھا /a:'dha/ سیدھا /si:'dha/

انجام: دُودھ /du:dh/ سُدھ /sʊdh/

سیدھ /si:dh/ گِدھ /gɪdh/

یہ مصمتہ سندھی، بلوچی اور پنجابی زبان میں بھی ملتا ہے البتہ پشتو میں ہائیہ نظام نہ ہونے کی بنا پر موجود نہیں۔ وہ لوگ اسے د [d] سے ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انگریزی میں بھی یہ مصمتہ موجود نہیں البتہ بعض لسانی ماحول میں [ð] کی ادائیگی میں ہائیہ پن شامل ہو جاتا ہے جو اس قدر واضح نہیں ہوتا۔

ٹ [ṭ]

یہ ایک حنکی، معکوسی، غیر مسموع، غیر ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کو ادا کرنے میں زبان کو لمبا کر کے نوک زبان کو قدرے الٹا موڑ کر سخت تالو کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے۔ اسی لیے اسے معکوسی (Retroflex) کہتے ہیں۔ سانس کا دباؤ بڑھا کر زبان ایک جھٹکے سے تالو سے ہٹالی جاتی ہے اور چٹخارے دار آواز نکلتی ہے۔ صوتی پردے زیادہ مرتعش نہیں ہوتے اس لیے یہ آواز غیر مسموع کہلاتی ہے۔

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: ٹال /ṭa:l/ ٹیس /ṭi:s/

ٹوک /ṭok/ ٹیک /ṭek/

وسط: اَٹک /ə'ṭək/ بیٹا /beṭa/

مٹر /mə'ṭər/ بوٹا /bu:'ṭa/

انجام: رٹ /rəṭ/ جاٹ /Ja:ṭ/

پیٹ /pe:ṭ/ کوٹ /koṭ/

مخرج کا نقشہ

یہ مصمتہ سندھی، پنجابی، بلوچی اور پشتو زبانوں میں بھی ملتا ہے۔ انگریزی زبان میں اس کا مخرج حنکی کی بجائے لثوی ہوتا ہے اور ابتدائی صورت میں قدرے ہائیہ لیکن اردو میں [ṭh] کی طرح واضح ہائیہ نہیں ہوتا اور بنیادی مصمتے کا ذیلی صوتیہ ہوتا ہے۔

ٹھ [ṭh]

یہ ایک حنکی، معکوسی، غیر مسموع، ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں زبان کو لمبا کر کے نوک زباں کو چپٹا کر کے الٹا موڑ کر سخت تالو کے ساتھ جوڑا جاتا ہے، اس لیے اسے معکوس کہا جاتا ہے۔ سانس کا دباؤ بڑھا کر ایک جھٹکے کے ساتھ زباں ہٹائی جاتی ہے۔ جس سے ایک دھماکے دار ہکار کے ساتھ آواز نکلتی ہے اور ہائیہ آواز کہلاتی ہے۔ صوتی پردے زیادہ مرتعش نہیں ہوتے لہذا یہ آواز غیر مسموع کہلاتی ہے۔

مخرج کا نقشہ

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: ٹھیک /ṭhik/ ٹھوک /ṭhok/

ٹھاٹھ /ṭha:ṭh/ ٹھونس /ṭhos/

وسط: ریٹھا /ri'ṭha/ بیٹھا /bɛ'ṭha/

اُٹھان /Uṭha:n/ پٹھان /pɘṭhan/

انجام: ساٹھ /sa:ṭh/ بَیٹھ /bɛṭh/

اُٹھ /Uṭh/ جیٹھ /ɟe:ṭh/

یہ مصمتہ سندھی، پنجابی، بلوچی زبانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ البتہ پشتو میں ہائیہ نظام صوت نہ ہونے کی وجہ سے موجود نہیں اور پشتو بولنے والوں کو اس کے ادا کرنے میں دقت ہوتی ہے۔ وہ اسے عموماً [ṭ] سے ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انگریزی میں ابتدائی صورت میں لثوی [ṭ] کسی قدر ہائیہ ہوجاتا ہے لیکن یہ ایک ذیلی صوتیہ ہے۔

ڈ [ḍ]

یہ ایک حنکی، معکوسی، مسموع، غیر ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں زبان کو لمبا اور چپٹا کر کے نوکِ زبان کو الٹا کر سخت تالو (حنک) کے درمیانی حصّے سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ اس لیے اسے معکوس کہتے ہیں۔ سانس کا دباؤ بڑھا کر ایک جھٹکے کے ساتھ زبان علیحدہ کی جاتی ہے جس سے ایک چٹخارے دار آواز پیدا ہوتی ہے۔ صوتی پردے مرتعش ہوتے ہیں لہذا یہ آواز مسموع کہلاتی ہے۔

مخرج کا نقشہ

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: ڈول /ḍol/ ڈاکو /ḍa'ku/

ڈبہ /ḍɪb'ba/ ڈنڈا /ḍən'ḍa/

وسط: نڈر /nɪ'ḍer/ کھنڈر /khə̃ḍər/

گڈریا /gəḍərya/ پینڈو /pẽḍu/

انجام: اُجڈ /ʊJeḍ/ لاڈ /la:ḍ/

سونڈ /sũḍ/ کھڈ /khəḍ/

یہ مصمتہ پشتو، بلوچی، پنجابی اور سندھی زبانوں میں بھی ملتا ہے۔ البتہ سندھی اور سرائیکی زبانوں میں اس کو دروں کش طریقِ تلفظ سے بھی بولا جاتا ہے لیکن یہ دروں آمد ڈ [ḍ] سے علیحدہ اور ممیز مصمتہ ہے یعنی دروں کش [ḍ] علیحدہ مصمتہ ہے۔ انگریزی زبان میں [ḍ] لثوی مخرج سے نکلتا ہے اور معکوسی نہیں ہوتا۔

ڈھ [ḍh]

یہ ایک جبھکی، معکوسی، مسموع، ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں زبان کو لمبا اور چپٹا کر کے نوک زبان کو الٹا کر سخت تالو کے پچھلے حصے سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ اسی لیے اسے معکوسی کہتے ہیں۔ سانس کا دباؤ بڑھا کر ایک جھٹکے کے ساتھ زبان ہٹائی جاتی ہے جس سے ایک دھماکے دار ہکاری آواز پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے یہ آواز ہائیہ کہلاتی ہے۔ صوتی پردے مرتعش ہوتے ہیں لہذا یہ آواز مسموع ہے۔

مخرج کا نقشہ

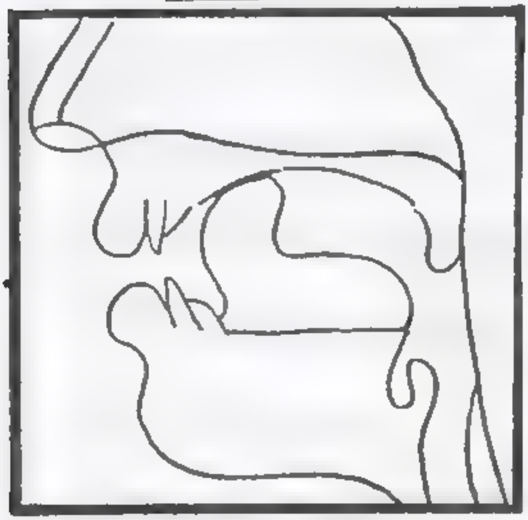

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: ڈھول /ḍhol/ ڈھب /ḍhəb/

ڈھاک /ḍha:k/ ڈھیر /ḍher/

وسط: مینڈھا /mẽ'ḍha/ کڈھب /kəḍhəb/

نڈھال /nɪ'ḍhal/ چڈّھی /cəḍ'ḍhi/

انجام: مَنڈھ /mə̃ḍh/ مِینڈھ /mĩḍh/

(صرف دو کلمات ملتے ہیں)۔

یہ مصمتہ سندھی، بلوچی اور پنجابی زبان میں بھی پایا جاتا ہے۔ پشتو میں یہ مصمتہ موجود نہیں۔ پنجابی میں اس کی ایک صورت خصوصاً مشرقی پنجاب میں پائی جاتی ہے جو دروں کش "ڑھ" کے ذریعہ ادا کی جاتی ہے۔ یہ اس علاقے میں "ڈھ" کا متبادل صوتیہ ہے جو صرف ابتدائی محل پر استعمال ہوتا ہے۔ انگریزی زبان میں لثوی [d] بھی قدرے ہائیہ ہوتا ہے لیکن اتنا واضح نہیں ہوتا۔

چ [C]

یہ ایک حنکی، غیر معکوسی، غیر مسموع، غیر ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں زبان کو چپٹا کر کے اور نوک زبان کو اٹھا کر بنا موڑے سخت تالو کے اگلے حصے سے سختی سے چپکا دیا جاتا ہے۔ سانس کا دباؤ بڑھا کر زبان ہٹائی جاتی ہے تو ایک چپکدار سرسراتی آواز نکلتی ہے۔ صوتی پردے مرتعش نہیں ہوتے، لہٰذا یہ آواز غیر مسموع کہلاتی ہے۔

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: چور /cor/ چاپ /ca:p/

چیز /ci:z/ چوم /cum/

وسط: اچار /əca:r/ کچرا /kəc'ra/

کوچہ /ku'ca/ بَچو /bə'co/

انجام: لوچ /loc/ سَچ /səc/

بیچ /bi:c/ کانچ /ka:c/

مخرج کا نقشہ

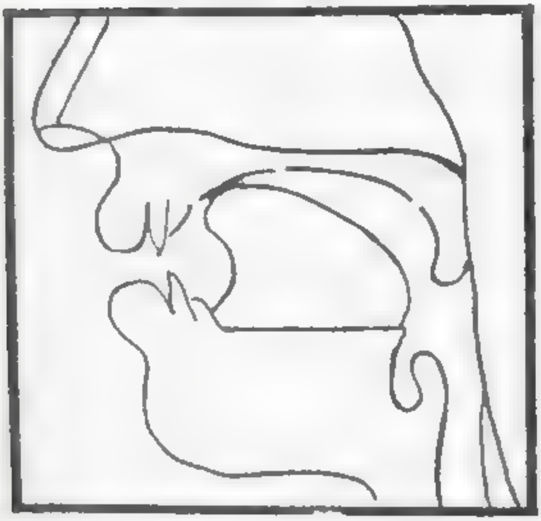

یہ مصمتہ سندھی، بلوچی، پنجابی اور پشتو زبان میں بھی پایا جاتا ہے۔ درمیانی محل پر عموماً تشدید کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ انگریزی میں اس کی نزدیک ترین آواز [tʃ] ہے۔ جس میں یہ لثوی اور حنکی جوڑ کے درمیان سے ادا ہوتا ہے اور بیک وقت t اور ʃ کی آواز خارج کرتا ہے۔ لہٰذا اسے [tʃ] کی علامت سے ظاہر کرتے ہیں۔ یہ انگریزی میں نیم بندشیہ ہوتا ہے۔

چھ [ch]

یہ ایک حنکی، غیر معکوسی، غیر مسموع، ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں زبان کو چپٹا کر کے اور زبان کے اگلے حصے کو پھیلا کر سخت تالو کے درمیانی حصے کے ساتھ چپکا دیا جاتا ہے۔ سانس کا دباؤ بڑھا کر زبان ہٹائی جاتی ہے تو ایک چپکدار آواز ہکار کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔ اس لیے اسے ہائیہ کہتے ہیں۔ صوتی پردے مرتعش نہیں ہوتے لہذا یہ آواز غیر مسموع کہلاتی ہے۔

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: چھوت /chu:t/ چھانا /cha'na/

چھوڑ /chor/ چُھپ /chʊp/

وسط: مچھلی /məch'li/ اُچھل /ʊ'chəl/

کچھار /kʊ'char/ پُوچھا /pʊ'cha/

انجام: چھاچھ /cha:ch/ کُچھ /kʊch/

رِیچھ /ri:ch/ مونچھ /mũch/

مخرج کا نقشہ

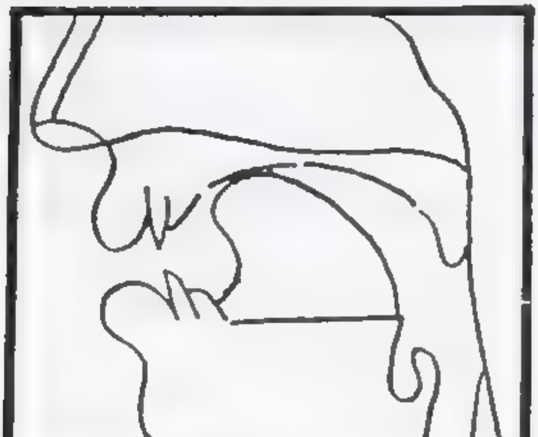

یہ مصمتہ سندھی، پنجابی، اور بلوچی زبانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ پشتو زبان میں ہائیہ نظام نہ ہونے کی وجہ سے یہ مصمتہ موجود نہیں۔ پشتو بولنے والوں کو اس کی ادائیگی میں کافی مشکل ہوتی ہے اور وہ اسے عموماً [C] سے ادا کرتے ہیں۔ انگریزی میں اس کی قریب ترین آواز [tʃ] کو قدرے ہائیہ انداز میں ادا کرنے سے پیدا ہوتی ہے جو [tʃ] کا ایک ذیلی صوتیہ ہے۔

ج [J]

یہ ایک حنکی، غیر معکوسی، مسموع، غیر ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں زبان کو اٹھا کر اس کا درمیانی حصہ سخت تالو سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ سانس کا دباؤ بڑھا کر زبان ہٹالی جاتی ہے۔ جس سے ایک جھٹکے دار آواز نکلتی ہے۔ صوتی پردے مرتعش ہوتے ہیں۔ لہذا اس آواز کو مسموع کہا جاتا ہے۔

مخرج کا نقشہ

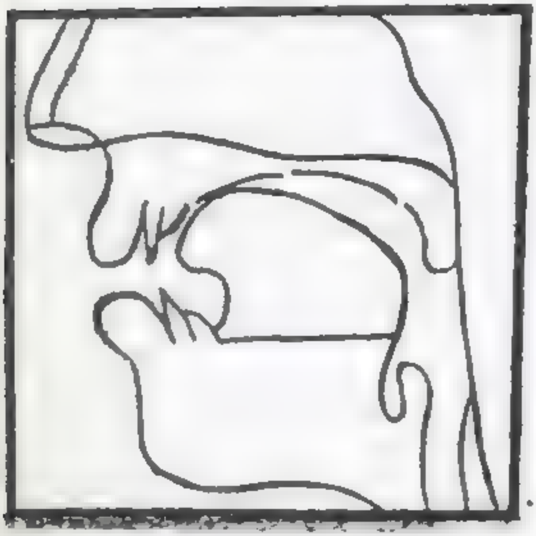

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: جال /ɟa:l/ جونک /ɟõk/

جیب /ɟeb/ جِس /ɟɪs/

وسط: عجیب /ə'ɟib/ راجہ /ra'ja/

کاجل /ka'ɟel/ بجلی /bɪɟ'li/

انجام: راج /ra:ɟ/ بھیج /bheɟ/

سج /səɟ/ پُوج /puɟ/

یہ مصمتہ سندھی، پشتو، بلوچی اور پنجابی زبانوں میں پایا جاتا ہے۔ سندھی میں اس کی ایک صورت دروں کش بھی ملتی ہے۔ انگریزی میں اس کی قریب ترین آواز [dz] جو [ʧ] کی طرح لثوی اور حنکی جوڑے سے ادا ہوتی ہے اور اس کا طریق تلفظ نیم بندشی ہوتا ہے۔

جھ [Jh]

یہ ایک حنکی، غیر معکوسی، مسموع ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اس مصمتے کے ادا کرنے میں زبان کو اٹھا کر اس کا درمیانی حصہ پھیلا کر سخت تالو سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ سانس کا دباؤ بڑھا کر جھٹکے سے زبان علیحدہ کی جاتی ہے اور ہکار کے ساتھ ایک جھنجھناتی آواز نکلتی ہے۔ اس لیے اسے ہائیہ کہتے ہیں اور چونکہ صوتی پردے مرتعش ہوتے ہیں لہذا اس کی آواز کو مسموع کہا جاتا ہے۔

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: جُھوم /Jhum/ جِھیل /Jhi:l/

جھالر /Jha'ler/ جھکڑ /Jhək'kəɽ/

وسط: مُجھے /mU'Jhe/ بُجھتا /bUJh'ta/

سُوجھی /su'Jhi/ مانجھی /mã'Jhi/

انجام: سُوجھ /su:Jh/ سانجھ /sãJh/

رِیجھ /ri:Jh/ سَمجھ /sə'məJh/

مخرج کا نقشہ

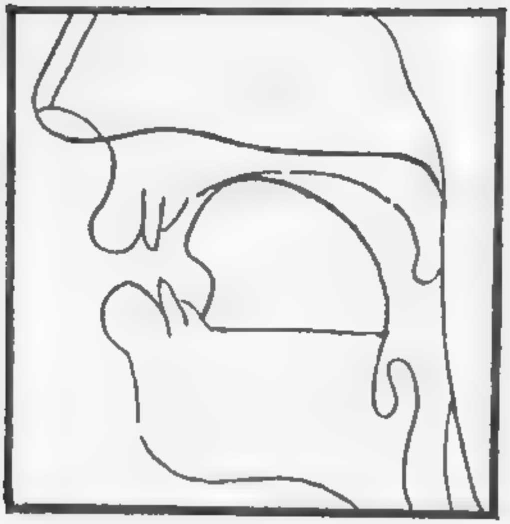

یہ مصمتہ سندھی، بلوچی اور پنجابی میں بھی ملتا ہے لیکن پنجابی میں اس کا ایک متبادل صوتیہ درون کش "چھ" زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ پشتو میں یہ صوتیہ نہیں ملتا۔ انگریزی میں اس کے قریب ترین آواز $[dz^h]$ اور [dz] کی ذیلی صوت ہے اور نیم بندشیہ ہوتا ہے۔

ک [k]

یہ ایک غشائی، غیر مسموع، غیر ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں زبان کا پچھلا حصہ اٹھا کر غشائی محراب یعنی نرم تالو کے ساتھ پیوست کر دیا جاتا ہے۔ نوک زبان دبی رہتی ہے۔ سانس کا دباؤ بڑھا کر زبان تالو سے ہٹا لی جاتی ہے۔ سانس کا اخراج نرمی سے ہوتا ہے۔ صوتی پردے مرتعش نہیں ہوتے۔ اس لیے اسے غیر ہائیہ اور غیر مسموع کہا جاتا ہے۔

مخرج کا نقشہ

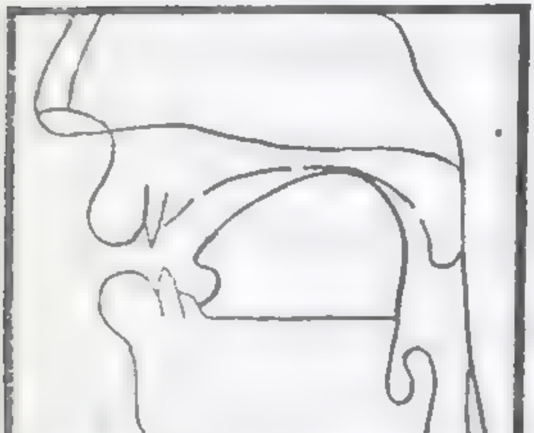

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: کام /ka:m/ کیل /ki:l/

کوچ /ku:c/ کل /kəl/

وسط: بکرا /bək'ra/ نوکر /nɔ'kər/

چکنا /cIk'na/ سکون /sU'kun/

انجام: روک /rok/ ناک /nak/

بھیک /bhi:k/ ایک /e:k/

یہ مصمتہ سندھی، بلوچی، پنجابی اور پشتو زبان میں بھی ملتا ہے۔ پنجابی میں عام لوگوں کی زبان میں یہ اردو کے لہاتی بندشی صوتیہ ق [q] کی متبادل صوت (Diaphone) کے طور پر استعمال ہوتا ہے البتہ تعلیم یافتہ طبقہ ان میں تفریق کرتا ہے۔ انگریزی میں یہ قدرے ہائیہ ہوتا ہے لیکن اردو کھ [kh] کی طرح واضح نہیں۔

کھ [kh]

یہ ایک غشائی، غیر مسموع، ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کو ادا کرنے میں پشت زبان کو اٹھا کر اور چپٹا کر کے غشائی محراب سے پیوست کر دیا جاتا ہے۔ سانس کا دباؤ بڑھا کر ایک جھٹکے سے زبان علیحدہ کی جاتی ہے۔ جس سے ایک ہکار کے ساتھ آواز کا اخراج ہوتا ہے۔ اس لیے اسے ہائیہ کہتے ہیں۔ صوتی پردے مرتعش نہیں ہوتے اور یہ آواز غیر مسموع کہلاتی ہے۔

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: کھانا /khana/ کھول /khol/

کھرا /khəra/ کھیر /khi:r/

وسط: بکھیر /bəkher/ اکھیڑ /Ukhər/

روکھا /ru:kha/ رکھاؤ /rəkhao/

انجام: راکھ /ra:kh/ سکھ /sUkh/

سیکھ /si:kh/ رکھ /rəkh/

مخرج کا نقشہ

یہ مصمتہ پنجابی، سندھی اور بلوچی میں بھی پایا جاتا ہے۔ البتہ پشتو میں ہائیہ نظام نہ ہونے کی وجہ سے موجود نہیں اور انہیں اسے ادا کرنے میں دقت ہوتی ہے۔ انگریزی میں [k] کی کئی ذیلی اصوات ملتی ہیں۔ جن میں ایک کی آواز کسی حد تک اس مصمتے کے قریب ہے مثلاً cook /kʰUk/ میں ابتدائی [k] کافی ہائیہ انداز کا ہوتا ہے۔

گ [g]

یہ ایک غشائی، مسموع، غیر ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں پشت زبان کو اٹھا کر غشائی محراب کے پچھلے حصے سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ زبان کا اگلا حصہ دبا رہتا ہے۔ سانس کا دباؤ بڑھا کر زبان ہٹالی جاتی ہے اور ایک گونج کے ساتھ آواز برآمد ہوتی ہے۔ صوتی پردے مرتعش ہوتے ہیں لہذا یہ آواز مسموع کہلاتی ہے۔

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: گال /ga:l/ گیت /gi:t/

گپ /gəp/ گول /gol/

وسط: مگر /məgər/ لگاؤ /ləgao/

بگاڑ /bɪgaɽ/ جگہ /Jəga/

انجام: لگ /ləg/ جاگ /Ja:g/

بھیگ /bhi:g/ سوگ /sog/

مخرج کا نقشہ

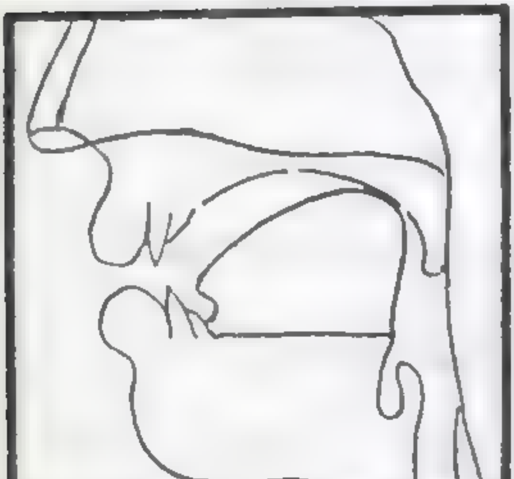

یہ مصمتہ سندھی، پنجابی، بلوچی اور پشتو زبان میں بھی پایا جاتا ہے۔ سندھی میں اس کی ایک دروں کش صورت بھی ملتی ہے جو علیحدہ صوتیہ شمار ہوتا ہے۔ یہ مصمتہ انگریزی میں بھی پایا جاتا ہے جو ابتدائی محل پر قدرے ہائیہ ہوتا ہے اور اصل مصمتے کی ذیلی صوت کہلاتا ہے۔ وسط اور آخیر میں تقریباً اسی مخرج سے ادا ہوتا ہے جو اردو میں ہے۔

گھ [gh]

یہ ایک غشائی، مسموع، ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں پشت زبان کو اٹھا کر اور پھیلا کر غشائی محراب کے پچھلے حصّے سے سختی سے پیوست کر دیا جاتا ہے۔ نوک زبان دبی ہوئی ہوتی ہے۔ سانس کا دباؤ بڑھا کر جھٹکے سے زبان ہٹائی جاتی ہے اور آواز ایک ہکار کے ساتھ گونجتی ہوئی نکلتی ہے۔ اس لیے اسے ہائیہ کہتے ہیں۔ صوتی پردے مرتعش ہوتے ہیں لہذا اسے مسموع کہا جاتا ہے۔

مخرج کا نقشہ

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: گھاس /ghas/ گھوم /ghum/

گھیر /gher/ گھر /ghər/

وسط: بگھار /bəghar/ سنگھار /sĩghar/

مرگھٹ /mərghəṭ/ اَوگھٹ /ɔ'ghəṭ/

انجام: ماگھ /magh/ سنگھ /sĩgh/

سُونگھ /sũgh/ میگھ /megh/

یہ مصمتہ سندھی، بلوچی اور پنجابی زبان میں بھی پایا جاتا ہے۔ پنجابی کے کچھ علاقوں میں اس کی متبادل صورت دروں کش کھ کے ساتھ بھی ملتی ہے خصوصاً مشرقی پنجاب میں بولی جاتی ہے۔ پشتو میں یہ آواز موجود نہیں۔ انگریزی میں ابتدائی [g] قدرے ہائیہ ہو کر اس آواز کے قریب تر ہو جاتا ہے لیکن اتنا واضح ہائیہ نہیں ہوتا۔

ق [q]

یہ ایک لہاتی، غیر مسموع، غیر ہائیہ، بندشی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی ور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں پشت زباں کو قدرے پیچھے کھینچ کر اور اوپر اٹھا کر لہات سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ سانس کا دباؤ بڑھا کر زبان ہٹا لی جاتی ہے اور قلقلے کے ساتھ یہ آواز پیدا ہوتی ہے۔ صوتی پردے مرتعش نہیں ہوتے لہذا یہ آواز غیر مسموع کہلاتی ہے۔

مخرج کا نقشہ

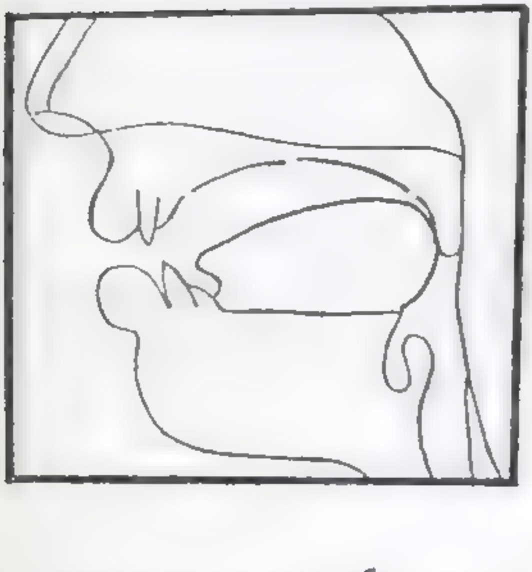

اردو کلمات میں استعمال۔

ابتداء: قاری /qa'ri/ قُل /qUl/

قانع /qa'ne/ قلب /qəlb/

وسط: بقاء /bəqa/ بَرقی /berqi/

اقراء /Iq'ra/ معقول /ma'qul/

انجام: مَشق /məšq/ شوق /šɔq/

شق /šəq/ بیباق /be'baq/

یہ مصمتہ سندھی میں بھی پایا جاتا ہے۔ پنجاب میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور عربی داں طبقے کو چھوڑ کر اسے عموماً ک [k] سے بدل دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اوپر کی مثالوں میں التزاماً ایسے کلمات دیئے گئے ہیں کہ جن میں ق [q] کی بجائے [k] کے استعمال سے واضح معنوی فرق پیدا ہو جاتا ہے لیکن پنجاب میں عوام اسے ق [q] کے ہم صوت (Homophone) کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ کراچی میں عموماً درست مخراج سے ادا ہوتا ہے۔ اس کا عربی مخرج حلقی ہے جو صرف قاری حضرات استعمال کرتے ہیں۔

اردو کے تکریری مصمتے

طریق تلفظ کے اعتبار سے ان مصمتوں کے ادا کرنے میں زبان کو مخرج تلفظ کے قریب لے جا کر بیک وقت سانس خارج کی جاتی ہے اور ساتھ ہی نوک زبان سے مخرج تلفظ پر تھپکی لگائی جاتی ہے۔ جس سے ایک تھپک دار آواز پیدا ہوتی ہے۔ اسی لیے اسے تھپک دار (Flapped) کہا جاتا ہے۔ فرہنگ اصطلاحات لسانیات (ترقی اردو بورڈ نئی دہلی) نے اس کے لیے "تکریری" کی اصطلاح تجویز کی ہے۔

اردو میں چار تکریری آوازیں ملتی ہیں۔ ان میں سے مخرج تلفظ کے اعتبار سے دو دندانی اور دو حنکی معکوسی ہیں۔ ہر غیر ہائیہ کے ساتھ ہائیہ جوڑا موجود ہے لیکن اردو میں ہائیہ [rh] ایک غیر اہم صوتیہ ہے۔ حنکی معکوسی [ṛ] اور حنکی معکوسی ہائیہ [ṛh] سے کوئی کلمہ شروع نہیں ہوتا۔ یہ صرف درمیانی اور انجامی محل پر ملتے ہیں۔ انجامی محل پر بھی [ṛh] کا ہائیہ پن غیر اہم ہوتا جا رہا ہے۔ غرض یہ کہ ان چار تکریری صوتوں میں سے دندانی [r] ایک اہم صوتیہ ہے۔ اس کے ہائیہ جوڑے [rh] کا استعمال اردو میں تقریباً ختم ہوتا جا رہا ہے۔

آئندہ صفحات میں ان صوتیوں کی صوتی اور عضویاتی خصوصیات کا ایک عمومی تعارف علیحدہ علیحدہ پیش کیا جاتا ہے۔ نیز اردو کلمات میں ان کے استعمال اور علاقائی بولیوں اور انگریزی کے ساتھ ایک مختصر تقابل بھی بیان کر دیا گیا ہے۔

ر [r]

یہ ایک دندانی، غیر ہائیہ، تکریری مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں نوک زباں کو اوپر کے دانتوں کے پچھلے حصے کے بالکل قریب لایا جاتا ہے۔ سانس کے اخراج کے ساتھ بیک وقت نوک زبان سے دانتوں کو تھپتھپایا جاتا ہے۔ جس سے ایک تھر تھراتی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اسی لیے اس تھپکدار آواز کو تکریری کہا جاتا ہے۔

مخرج کا نقشہ

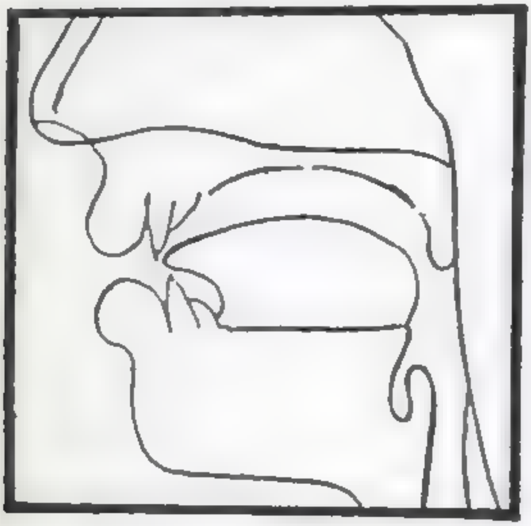

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: راج /ra:ɪ/ ریت /ret/

روگ /rog/ رَس /rəs/

وسط: برگ /bərg/ باری /bari/

بُورا /bura/ ہَری /həri/

انجام: بار /bar/ میر /mi:r/

مور /mor/ زَر /zər/

یہ مصمتہ سندھی، پنجابی، پشتو اور بلوچی زبانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ لاہور کی مقامی پنجابی میں یہ آواز معکوسی ڑ [ɽ] سے بھی بدل جاتی ہے اور متبادل صوتیے کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ قدیم اردو میں یہ آواز لثوی پہلوی [l] کے ساتھ بدلنے کی صلاحیت بھی رکھتی تھی جو دراصل برج بھاشا اور پوربی بولیوں کے فرق کی نشاندہی کرتی ہے۔ انگریزی میں بھی یہ مصمتہ ملتا ہے جہاں اس کی چار ذیلی اصوات بھی موجود ہیں۔

رھ [rh]

یہ ایک دندانی، ہائیہ، تکریری مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں زبان کی نوک کو پھیلا کر اگلے دانتوں کے پیچھے لے جایا جاتا ہے۔ سانس کے اخراج کے ساتھ بیک وقت زبان سے دانتوں کو تھپتھپایا جاتا ہے۔ سانس کا اخراج جھٹکے سے ہکار کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس لیے اس آواز کو ہائیہ کہتے ہیں۔

مخرج کا نقشہ

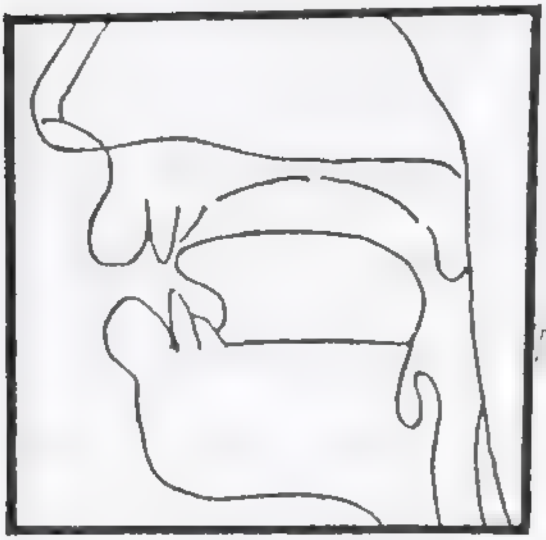

اردو کلمات میں استعمال:

ابتداء: اردو میں کوئی کلمہ اس آواز سے شروع نہیں ہوتا۔

وسط: سرھانے /sərha'ne/ بارھواں /barh'vã/ گیارھویں /gəyarh'vĩ/ برھمچاری /bərhəm'ca'ri/

انجام: اردو میں کوئی کلمہ اس آواز پر ختم نہیں ہوتا۔

یہ مصمتہ پشتو، سندھی، بلوچی زبانوں میں نہیں ملتا۔ پنجابی میں دروں کش سانس کے ساتھ ادا ہوتا ہے۔ اردو میں اب اس کا چلن ختم ہو رہا ہے اور یہ اب غیر اہم مصوتوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ خان انشاء نے دریائے لطافت میں اسے اردو کی ہائیہ آوازوں میں شمار کیا تھا۔

ڑ [ɽ]

یہ ایک حنکی، معکوسی، غیر ہائیہ، تکریری مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اس مصمتے کے ادا کرنے میں نوک زباں کو اٹھا کر اور الٹا موڑ کر سخت تالو کے قریب لے جایا جاتا ہے۔ سانس کے اخراج کے ساتھ بیک وقت الٹی نوک زباں سے حنک کو تھپتھپایا جاتا ہے جس سے ایک تھپکدار آواز پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو تکریری کہا جاتا ہے۔ نوک زباں الٹی موڑی جاتی ہے اس لیے اسے معکوسی کہا جاتا ہے۔

مخرج کا نقشہ

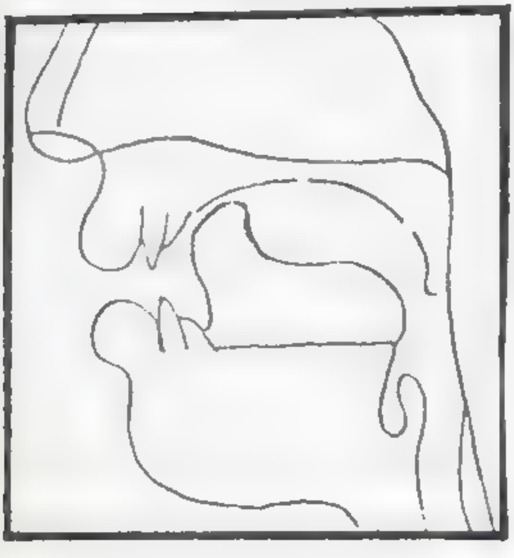

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: اردو میں کوئی کلمہ اس آواز سے شروع نہیں ہوتا۔

وسط: بڑا /bə'ɽa/ جوڑا /Jo 'ɽa/

گوڑا /ku'ɽa/ کیڑا /ki'ɽa/

انجام: جڑ /Jəɽ/ اُجاڑ /U'Jaɽ/

توڑ /toɽ/ بھیڑ /bhi:ɽ/

یہ مصمتہ بلوچی، سندھی، پشتو، اور پنجابی زبانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ لاہور کی مخصوص پنجابی میں یہ [r] کی متبادل کے طور پر بھی بولا جاتا ہے۔ امریکن انگریزی میں اس آواز سے ملتی جلتی معکوسی تکریری [r] کی آواز ملتی ہے جو بنیادی [r] کی ذیلی صوت ہے۔

ڑھ [ṛh]

یہ ایک حنکی، معکوسی، ہائیہ، تکریری مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں زبان کو پھیلا کر نوک زباں کو اٹھا کر اور الٹا موڑ کر حنک یعنی سخت تالو کے قریب لے جاتے ہیں۔ سانس کے اخراج کے ساتھ بیک وقت زبان سے تالو کو تھپکی لگائی جاتی ہے۔ سانس جھٹکے سے ہکار کے ساتھ خارج ہوتی ہے جس سے ایک تھپکدار آواز نکلتی ہے۔

مخرج کا نقشہ

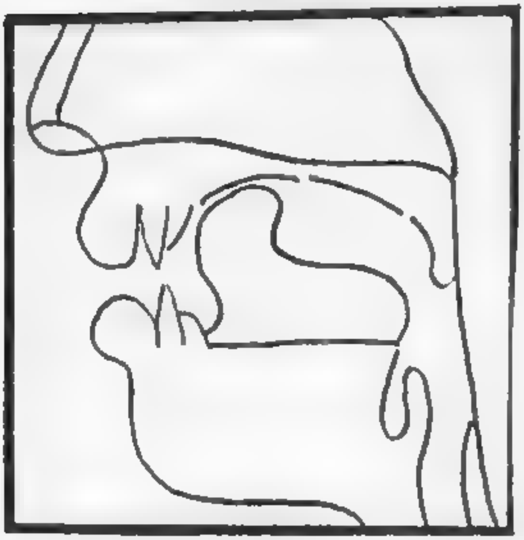

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: اردو میں کوئی کلمہ اس آواز سے شروع نہیں ہوتا۔

وسط: ساڑھی /saṛhi/ بڑھا /bəṛha/

بوڑھا /bu:ṛha/ سیڑھی /siṛhi/

انجام: گڑھ /gəṛh/ باڑھ /ba:ṛh/

ڈاڑھ /ḍa:ṛh/ کوڑھ /koṛh/

یہ مصمتہ بلوچی سندھی اور پشتو میں نہیں ملتا۔ پنجابی میں قدرے دروں کش سانس کے ساتھ ادا ہوتا ہے، انگریزی میں یہ آواز موجود نہیں ہے۔

اردو کے انفی مصمتے

طریق تلفظ کے اعتبار سے ان مصمتوں کے ادا کرنے میں بندشی مصمتوں کی طرح منہ میں کسی مقام پر سانس کو مکمل طور پر بند کر لیا جاتا ہے۔ پردۂ شکم کے ذریعے ہوا کا دباؤ بڑھا کر جب بندش دور کی جاتی ہے تو بیک وقت لہات کو گرا کر انفی کوزے کا راستہ کھول دیا جاتا ہے اور آواز کوزۂ دہن کے ساتھ انفی کوزے میں گونجتی ہوئی نکلتی ہے، اس لیے ان مصمتوں کو انفی کہا جاتا ہے۔

اردو میں چار انفی صوتیے ملتے ہیں۔ مخرج کے اعتبار سے ان میں سے دو صوتیے دولبی اور دو دندانی ہیں۔ ہر غیر ہائیہ کے ساتھ اس کا ہائیہ جوڑا موجود ہے۔ البتہ دونوں ہائیہ صوتیے غیر اہم شمار کیے جاتے ہیں۔ مھ [mh] سے اردو میں کوئی کلمہ شروع نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ صوتیہ انجامی محل پر ملتا ہے۔ وسطی محل پر اس کا تلفظ اردو بولنے والے میں یکساں نہیں ملتا مثلاً کمھار /kʊmhar/ کو کمہار /kʊm'har/ اور تمھارا /tʊmhara/ کو تمہارا /tʊm'hara/ بولنے کا رجحان یکساں طور پر قابل قبول تلفظ ہے۔ اس طرح نھ [nh] ابتداء میں نھاؤ /nhao/ کی بجائے نہاؤ /n'ha'o/ کے طور پر بولنا بھی درست سمجھا جاتا ہے۔ البتہ ننھا /nənnha/ جیسے الفاظ میں تبدیلی نہیں ہوئی گو انھوں /ʊnhõ/ کی بجائے انہوں /ʊn'hõ/ کا تلفظ مل جاتا ہے۔ نھ [nh] آخری محل پر بھی نہیں ملتا۔ غرض یہ دونوں ہائیہ صوتیے غیر اہم ہیں۔ البتہ م [m] اور ن [n] بہت اہم صوتیے ہیں جو نہ صرف خود پورے تلفظ سے ادا ہوتے ہیں بلکہ ان کی انفیت کا عروضی اثر ان کے آگے پیچھے آنے والے مصوتوں کو بھی انفیا دیتا ہے۔ یہ مصمتے مسموع ہیں۔

آئندہ صفحات میں ان صوتیوں کی عضویاتی اور صوتی خصوصیات کا ایک عمومی تعارف علیحدہ علیحدہ پیش کیا جاتا ہے۔ نیز اردو کلمات میں ان کے استعمال اور علاقائی بولیوں اور انگریزی کے ساتھ ایک مختصر تقابل بھی بیان کر دیا گیا ہے۔

م [m]

یہ ایک دولبی، غیر ہائیہ، انفی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کو ادا کرنے میں دونوں لبوں کو ملا کر رکاوٹ پیدا کی جاتی ہے۔ پردۂ شکم کے ذریعے ہوا کا دباؤ بڑھا کر بیک وقت لب کھول دیے جاتے ہیں اور لہات کو گرا کر انفی کوزے کا راستہ بھی کھول دیا جاتا ہے جس سے آواز کوزۂ دہن کے علاوہ انفی کوزے میں گونج پیدا کرتی ہوئی نکلتی ہے۔ اسی لیے اسے انفی کہا جاتا ہے۔

مخرج کا نقشہ

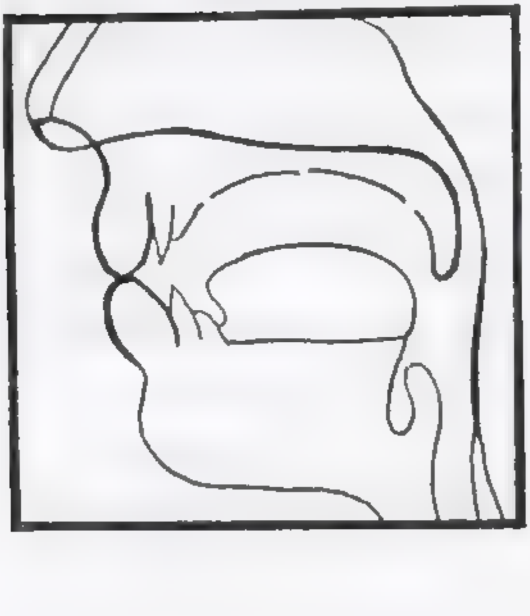

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: میر /mir/ مور /mor/

مار /mar/ مَر /mər/

وسط: کَمر /kə'mər/ اِمیر /ə'mir/

جَمال /J'əmal/ اُمور /Umur/

انجام: جام /Ja:m/ خَم /xəm/

گُم /gUm/ نیم /nim/

یہ مصمتہ پنجابی، سندھی، بلوچی اور پشتو میں بھی پایا جاتا ہے۔ انگریزی میں بھی یہ مصمتہ موجود ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ دنیا کی تمام زبانوں میں یہ مصمتہ پایا جاتا ہے۔ یہ ان آوازوں میں سے ایک ہے جو انسانی بچہ غیر شعوری طور پر سب سے پہلے ادا کرتا ہے اور غالباً اسی وجہ سے ماں کے قریبی تعلق کو اس آواز کے سہارے ظاہر کیا جاتا ہے۔

مھ [mh]

یہ ایک دولبی، ہائیہ، انفی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کو ادا کرنے میں دونوں لبوں کو سختی سے جوڑ کر رکاوٹ پیدا کی جاتی ہے۔ پردۂ شکم کے ذریعے ہوا کا دباؤ بڑھا کر جھٹکے سے رکاوٹ دور کی جاتی ہے اور بیک وقت لہات کو گرا کر انفی کوزے کا راستہ کھول دیا جاتا ہے۔ آواز ایک ہکار کے ساتھ کوزۂ دہن اور انفی کوزے میں گونجتی ہوئی نکلتی ہے۔ اس لیے اسے انفی کہتے ہیں۔

مخرج کا نقشہ

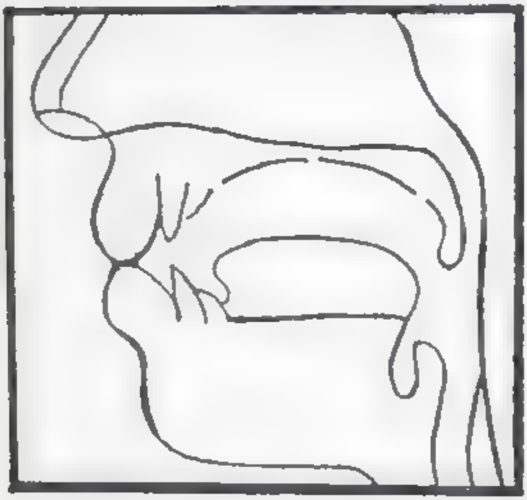

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: اردو میں کسی کلمے کی ابتداء اس آواز سے نہیں ہوتی۔

وسط: کُمہار /kU'mhar/ جَمہور /Jəmhur/
تُمہارے /tU'mha're/ کُمہلانا /kUmh'lana/

انجام: اردو میں کوئی کلمہ اس آواز پر ختم نہیں ہوتا۔

یہ مصمتہ سندھی، بلوچی اور پشتو میں نہیں ملتا۔ پنجابی میں اس سے ملتی جلتی دروں کش سانس کے ساتھ ایک آواز ملتی ہے لیکن یہ آواز اردو "بھ" کی متبادل صوت کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ مثلاً بھینس کو پنجابی میں مھیس کہا جاتا ہے۔ انگریزی میں بھی یہ صوتیہ موجود نہیں۔ اردو میں یہ صوتیہ غیر اہم ہوتا جا رہا ہے چنانچہ اوپر کی مثالوں کے مندرجہ ذیل تلفظ بھی معیاری اردو میں قابل قبول ہیں۔ کمہار /kUm'har/ جمہور /Jem'hur/ تمہارے /tum'hare/ کمہلانا /kUm'la'na/۔

ن [n]

یہ ایک دندانی، غیر ہائیہ، انفی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں نوک زباں کے اوپر کے دانتوں کو پچھلے حصے سے جوڑ کر رکاوٹ پیدا کی جاتی ہے۔ پردۂ شکم کے ذریعے ہوا کا دباؤ بڑھا کر زبان ہٹائی جاتی ہے اور بیک وقت لہات کو گرا کر انفی کوزے کا راستہ کھول دیا جاتا ہے۔ آوازہ کوزۂ دہن کے علاوہ انفی کوزے میں گونجتی ہوئی نکلتی ہے۔ اس لیے اس کو انفی کہا جاتا ہے۔

مخرج کا نقش

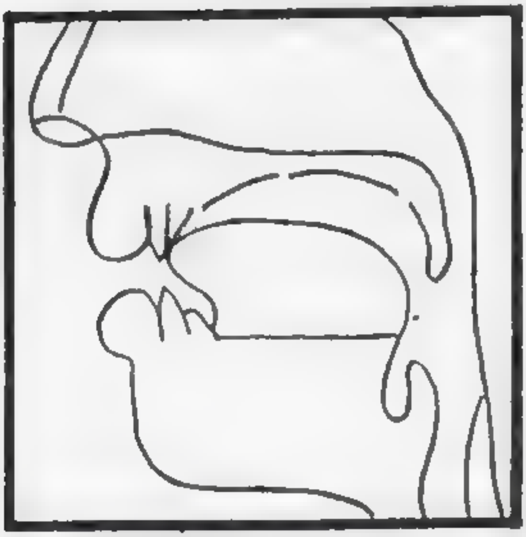

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: نار /na:r/ نُور /nu:r/

نیک /nek/ نیل /ni:l/

وسط: اَنا /əna/ بَنی /bəni/

مَنع /məna/ گناہ /gUnaʰ/

انجام: کان /ka:n/ سُن /sUn/

بِین /bi:n/ گِن /gIn/

یہ مصمتہ سندھی، پنجابی، بلوچی اور پشتو میں بھی ملتا ہے۔ انگریزی میں بھی یہ مصمتہ پایا جاتا ہے انگریزی میں ایک مصمتہ غشائی [n] بھی پایا جاتا ہے۔ اردو میں نون غنہ علیحدہ مصمتہ نہیں بلکہ مصوتوں کے انفیانے کی خصوصیت ہے چنانچہ ایسے الفاظ جیسے رنگ، بھنگ، جانچ، آنچ، بھونک، جونک وغیرہ کو ظاہر کرنے کا درست طریقہ /rə̃g/ /bhə̃g/ /bhɔ̃k/ /Jə̃c/ /ã:c/ اور /Jhɔ̃k/ ہے۔

نھ [nh]

یہ ایک دندانی، ہائیہ، انفی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کو ادا کرنے میں نوک زباں کو اوپر کے دانتوں کے پچھلے حصے سے سختی سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ پردۂ شکم کے ذریعے ہوا کا دباؤ بڑھا کر ایک جھٹکے سے زبان ہٹالی جاتی ہے اور بیک وقت لہات کو گرا کر انفی کوزے کا راستہ کھول دیا جاتا ہے۔ پردۂ شکم کے جھٹکے کی بنا پر ایک ہکار کے ساتھ آواز انفی کوزے میں گونجتی ہوئی نکلتی ہے اس لیے اس کو ہائیہ انفی کہا جاتا ہے۔

مخرج کا نقشہ

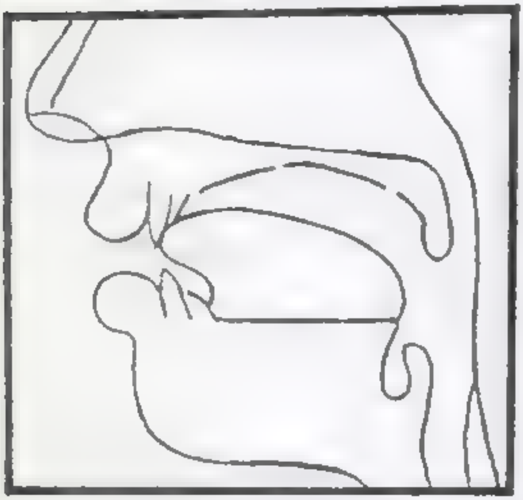

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: نھاؤ /nhao/ نھانا /nha'na/

نھا /nha/ نھلا /nɪla/

وسط: انھیں /ɪnhe/ اُنھیں /ʊnhe/

کنھیا /kə'nhəi'ya/ ننھا /nən'nha/

انجام: منھ /munh/ مینھ /menh/

(صرف دو کلمات ملتے ہیں)

یہ مصمتہ سندھی، بلوچی اور پشتو میں نہیں ملتا۔ پنجابی میں دروں کش سانس کے ساتھ "نھ" کی آواز ملتی ہے۔ انگریزی میں یہ مصمتہ موجود نہیں۔ اردو میں ابتدائی محل پر اب اس کا تلفظ کمزور پڑتا جا رہا ہے چنانچہ نھانا /nhana/ کو نہانا /nəhana/ بولا جاتا ہے اور تحریر میں بھی اس کے مطابق لکھا جاتا ہے۔ وسط میں گو واضح ہے لیکن کم مثالیں ملتی ہیں۔ انجامی محل پر بھی یہی صورت ہے کہ انھیں /mũh/ اور /mẽh/ بولنا بھی درست ہے۔

اردو کے پہلوی مصمتے

طریق تلفظ کے اعتبار سے ان مصمتوں کو ادا کرنے میں زبان کو سکیڑ کر نوک زباں اوپر کے دانتوں کے مسوڑھوں سے جوڑ دی جاتی ہے۔ وسط زباں قدرے دبی ہوئی اور پشت زباں اٹھ کر غشائی محراب کا راستہ تنگ کر دیتی ہے۔ زبان سکیڑنے کی وجہ سے ہوا کا گذر زبان کے دونوں پہلوؤں سے ہوتا ہے۔ اسی لیے انہیں پہلوی مصمتے کہا جاتا ہے۔ صوتی پردے مرتعش ہوتے ہیں اور یہ مصمتے مسموع ہوتے ہیں۔ مصمتے کی آواز ادا ہوتے ہی زبان مسوڑھوں (لثہ) سے جدا کر لی جاتی ہے۔

اردو میں دو پہلوی مصمتے ملتے ہیں جو مخرج کے اعتبار سے لثوی ہیں۔ مصمتہ لؔ [l] اور اس کا ہائیہ جوڑا لھ [lh]۔ غیر ہائیہ ل [l] اردو کا ایک اہم مصمتہ ہے۔ یہ ابتداء، وسط اور آخری محل ہر جگہ ملتا ہے۔ ابتدائی محل پر بہت واضح اور مسموع ہوتا ہے۔ وسطی محل پر یک رکنی کلمات میں اس کا تلفظ نرمی سے ہوتا ہے جیسے ملا /mɪla/ جلا /Jəla/ وغیرہ میں البتہ اگر اس پر رکن ختم ہوتا ہو تو پورا تلفظ سنائی دیتا ہے۔ جیسے ملنا /mɪl'na/ جلنا /Jəl'na/ میں۔ آخری محل پر بھی اس کا تلفظ نرمی سے ہوتا ہے جو اردو مصمتوں کی ایک عمومی خصوصیت ہے۔

ہائیہ لھ [lh] سے کوئی کلمہ شروع نہیں ہوتا اور نہ ہی انجامی محلؔ پر ملتا ہے۔ وسطی محل پر بھی اس کا استعمال ختم ہوتا جا رہا ہے مثلاً دُلھن /dUlhən/ دولھا /dulha/ ملھار /məlhar/ کو دلہن /dUl'hən/ دولہا /dUl'ha/ یا صرف دولا /du:'la/ بھی بولا جاتا ہے۔ ملھار /məlhar/ کو ملہار /məl'har/ عام طور پر درست تسلیم کیا جاتا ہے۔ البتہ چند الفاظ جیسے کولھو /kolhu/ وغیرہ میں اس کا تلفظ قائم ہے لہذا یہ ایک غیر اہم صوتیہ ہے۔

آئندہ صفحات میں ان دونوں صوتیوں کی صوتی اور عضویاتی خصوصیات کا ایک عمومی تعارف پیش کیا گیا ہے نیز اردو کلمات میں ان کا استعمال اور علاقائی بولیوں اور انگریزی زبان کے ساتھ ایک مختصر تقابل بھی بیان کیا گیا ہے۔

ل [l]

یہ ایک لثوی، غیر ہائیہ، پہلوی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں زبان کو سکیڑ کر زبان اوپر کے دانتوں کے مسوڑھوں یعنی لثہ سے جوڑ دی جاتی ہے۔ وسط زبان قدرے دبی ہوئی اور پشت زبان اٹھ کر غشائی محراب کو تقریباً بند کر دیتی ہے۔ سانس زبان کے دونوں پہلوؤں سے نکلتی ہے۔ اسی لیے اسے پہلوی کہا جاتا ہے۔ صوتی پردے مرتعش ہوتے ہیں لہذا یہ آواز مسموع ہے۔

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: لوگ /log/ لوٹ /lɔt/

لاش /la's̥/ لیپ /lep/

وسط: مِلو /mɪlo/ بَلا /bəla/

بِلّی /bɪl'li/ سلوک /sʊ'luk/

انجام: بَل /bəl/ مَیل /mɛl/

کیل /ki:l/ جال /Ja:l/

مخرج کا نقشہ

یہ مصمتہ سندھی، پنجابی، بلوچی اور پشتو زبانوں میں بھی ملتا ہے۔ انگریزی بلکہ دنیا کی بیشتر زبانوں میں یہ مصمتہ ملتا ہے۔ اردو میں ابتداء میں اس کا تلفظ بہت واضح ہوتا ہے البتہ وسط اور آخیر میں نرمی سے ادا ہوتا ہے۔ وسط میں اگر کسی کلمے کے رکن کے آخیر میں ہو تو زیادہ واضح طور پر ادا ہوتا ہے۔ جیسے کھلنا /khʊl'na/ مِلنا /mɪl'na/ وغیرہ۔

لھ [lh]

یہ ایک لثوی، ہائیہ، پہلوی مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں زبان کو سکیڑ کر نوک زباں اوپر کے مسوڑھوں کے ساتھ سختی سے جوڑ دی جاتی ہے۔ وسط زباں قدرے دبی ہوئی اور پشت زباں اٹھ کر حنکی محراب کو تقریباً بند کر دیتی ہے۔ ہوا کا راستہ زبان کے دونوں پہلوؤں سے ہوتا ہے اسی لیے اسے پہلوی کہتے ہیں۔ پردۂ شکم کے جھٹکے کے ساتھ آواز ایک ہکار کے ساتھ نکلتی ہے جس کی وجہ سے اسے ہائیہ کہتے ہیں۔ صوتی پردے مرتعش ہوتے ہیں لہذا یہ آواز مسموع ہے۔

مخرج کا نقشہ

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: اردو میں کوئی کلمہ اس مصمتے سے شروع نہیں ہوتا۔

وسط: کولھو /kolhu/ کلھاڑی /kUlhaṛi/ دُلھن /dUlhən/ چُولھا /cu:lha/

انجام: اردو میں کوئی کلمہ اس مصمتے پر ختم نہیں ہوتا۔

یہ مصمتہ سندھی، بلوچی اور پشتو میں نہیں ملتا۔ پنجابی میں دروں کش سانس کے ساتھ معکوسی "لھ" کی آواز ملتی ہے۔ انگریزی میں بھی یہ مصمتہ موجود نہیں۔ اردو میں بھی یہ ایک غیر اہم مصمتہ ہے۔ ابتداء اور انجام محل پر موجود نہیں اور وسطی محل پر بھی اس کا استعمال ختم ہوتا جا رہا ہے چنانچہ دلھن /dUlhən/ کی جگہ دلہن /dUl'hən/ کولھا کی جگہ کولا /ku:l^{h}a/ بولا جاتا ہے۔ البتہ کولھو، چولھا جیسے الفاظ میں اب بھی یہ آواز سنائی دیتی ہے گو اتنی واضح طور پر ادا نہیں ہوتی۔

اردو کے صفیری مصمتے

طریق تلفظ سے صفیری مصمتوں کے ادا کرنے میں ہوا کی گزرگاہ کو منہ میں کسی مقام پر اتنا تنگ کر دیا جاتا ہے کہ سانس رگڑ کھاتی ہوئی ایک واضح سرسراہٹ کے ساتھ نکلتی ہے۔ اس بناہ پر اسے رگڑدار یا صفیری کہا جاتا ہے۔

اردو میں دس صفیری مصمتے ملتے ہیں، ان میں سے پانچ غیر مسموع ہیں اور ہر غیر مسموع کے ساتھ اس کا مسموع جوڑا بھی موجود ہے۔ البتہ ان میں ہائیہ نظام ختم ہو چکا ہے۔ چنانچہ وھ vh سھ sh اور یھ yh کا ذکر جو پرانی اردو میں ملتا ہے اب موجود نہیں۔

ف [f] ز [z] خ [x] غ [ɣ] اور ژ [ż] کی آوازیں (چند مستثنیات کو چھوڑ کر) عربی فارسی کے دخیل اور مستعار کلمات میں ہی استعمال ہوتی ہیں۔ فارسی عربی سے نابلد لوگ عموماً اور ہندی داں طبقہ خصوصاً ان کے لیے بالترتیب پھ [ph] ج [J] کھ [kh] گ [g] کی آوازیں متبادل صوتیوں کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ژ [ż] خالص فارسی آواز ہے۔ اس کے لیے پاکستانی اردو خصوصاً پنجاب میں ی [y] کی آواز متبادل کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ یہ آواز بہت کم اردو کلمات میں استعمال ہوتی ہے لہذا اسے ایک غیر اہم صوتیہ سمجھنا چاہیے۔ ی [y] کو بعض اردو محققین نے نیم مصوتہ قرار دیا ہے جو درست نہیں۔ البتہ دو مصوتوں کے درمیانی محل پر رفتار گفتار، تان و ترتیل کی مناسبت سے یہ ایک جاریہ (Continuant) کے طور پر ادا ہوتا ہے لیکن اپنی مصمتی خصوصیت قائم رکھتا ہے۔

ز [z] کی آواز کے لیے اردو رسم الخط میں چار علامتیں ہیں یعنی ز ذ ض اور ظ۔ لیکن طریق تلفظ اور مخرج تلفظ کے اعتبار سے اردو کلمات میں یکساں طور پر ادا ہوتا ہے گو عربی میں واضح فرق ہے۔ عربی داں طبقہ بھی اردو میں ان کا فرق ملحوظ نہیں رکھتا جس طرح کچھ لوگ ق (Q) ع (A) اور ح (H) میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آئندہ صفحات میں ان صوتیوں کی صوتی اور عضویاتی خصوصیت کا ایک عمومی تعارف پیش کیا گیا ہے۔ نیز اردو کلمات میں ان کا استعمال اور علاقائی بولیوں میں اور انگریزی زبان کے ساتھ ایک مختصر تقابل بھی بیان کر دیا گیا ہے۔

ف [f]

یہ ایک لب دندانی، غیر مسموع، صفیری مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کو ادا کرنے میں اوپر کے دانتوں کو نچلے ہونٹ کے پچھلے حصے کے قریب لا کر سانس کا راستہ تنگ کر دیا جاتا ہے۔ پردۂ شکم کے ذریعے جب دباؤ بڑھا کر سانس خارج کی جاتی ہے تو آواز دانتوں اور لب کے درمیان رگڑ پیدا کرتی ہوئی سرسراہٹ سے نکلتی ہے۔ اس لیے اسے صفیری کہتے ہیں۔ صوتی پردے مرتعش نہیں ہوتے لہذا یہ آواز غیر مسموع ہے۔

مخرج کا نقشہ

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: فوج /fɔJ/ فاش /fa:ṡ/

فِیل /fi:l/ فن /fən/

اوسط: وفا /vəfa/ ہفتہ /həfta/

رفیق /rəfi:q/ سفوف /səfu:f/

انجام: کف /kəf/ صاف /sa:f/

نصف /nɪsf/ لُطف /lʊtf/

یہ مصمتہ سندھی، بلوچی، پنجابی اور پشتو زبانوں میں بھی ملتا ہے۔ غیر تعلیم یافتہ طبقہ بعض اوقات اس مصمتے کو "پھ" کی آواز سے بھی ادا کرتا ہے۔ خاص طور پر بھارت میں ہندی زبان کے زیر اثر اس کا یہ تلفظ اکثر سنائی دیتا ہے۔ انگریزی میں بھی یہ آواز موجود ہے اور تقریباً اسی مخرج سے ادا ہوتی ہے۔

و [v]

یہ ایک لب دندانی، مسموع، صفیری مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی، تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کو ادا کرنے میں اوپر کے دانتوں کو نچلے ہونٹ کے اگلے حصے کے قریب لایا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے لب کو اندر کی جانب سکیڑ لیا جاتا ہے۔ پردہ شکم کے ذریعہ دباؤ بڑھا کر سانس خارج کی جاری ہے تو سانس دانتوں اور لب سے رگڑ کھا کر نکلتی ہے۔ صوتی پردے مرتعش ہوتے ہیں لہذا یہ آواز مسموع کہلاتی ہے۔

مخرج کا نقشہ

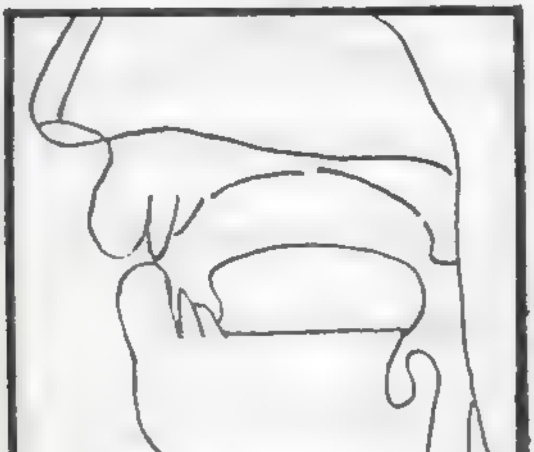

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: وہ /voʰ/ وعدہ /vada/

وِصال /vɪsal/ وسیلہ /və'si'la/

وسط: ہوس /hə'vəs/ دیوی /de'vi/

جَوان /Jə'va:n/ حیوان /hɛ'va:n/

انجام: محو /mehv/ عُضو /ʊzv/

جُزو /Jʊzv/ سہو /Sehv/

یہ مصمتہ سندھی، پنجابی، پشتو اور بلوچی زبانوں میں بھی ملتا ہے۔ انگریزی میں بھی یہ مصمتہ پایا جاتا ہے۔ اردو میں "و" کی علامت مصوتے [o] کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ [ɔ] اور [u] لکھنے کے لیے بھی "وَ" اور "وُ" کی علامات استعمال ہوتی ہیں۔ لہذا یہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ اردو میں ایک نیم مصوتہ انگریزی [w] کی طرح موجود ہے جو درست نہیں۔ انجامی محلّ پر اس مصمتے کی آواز نرمی سے ادا ہوتی ہے اور [o] میں تبدیل کرنے کا رجحان بھی ہے۔

س/ص/ث [s]

یہ ایک لثوی، غیر مسموع، صفیری مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کو ادا کرنے میں نوک زباں کو اوپر کے دانتوں کے مسوڑھوں کے قریب لا کر ہوا کا راستہ تنگ کر دیا جاتا ہے۔ پشت زباں دبی رہتی ہے۔ پردۂ شکم کے ذریعے دباؤ بڑھا کر ہوا نکالی جاتی ہے تو زباں کی نوک اور مسوڑھوں سے رگڑ کھا کر ایک سیٹی کی سی آواز پیدا ہوتی ہے۔ صوتی پردے مرتعش نہیں ہوتے لہذا یہ آواز غیر مسموع ہے۔

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: سال /sa:l/ ثَمر /səmər/

سُوت /su:t/ صَبا /səba/

وسط: مِثال /mIsal/ وصل /vəsl/

حسین /həsi:n/ قِسم /qIsm/

انجام: کس /kIs/ باعِث /ba'Is/

رَقص /rə̆qs/ بیس /bi:s/

مخرج کا نقشہ

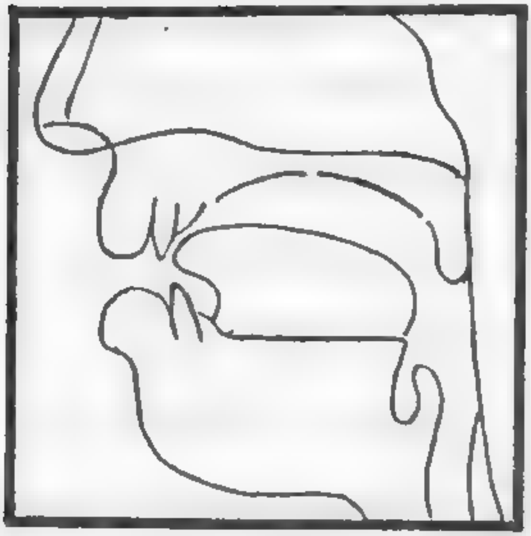

یہ مصمتہ سندھی، بلوچی، پشتو اور پنجابی زبانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ انگریزی میں بھی یہ آواز ملتی ہے لیکن ابتدائی محل پر زیادہ طویل اور سیٹی کی کیفیت نمایاں ہوتی ہے۔ لہذا ایسے انگریزی کے مستعار الفاظ جو [S] سے شروع ہوتے ہیں اردو بولنے والے اس کی ابتداء میں مصوتہ [I] کی آواز شامل کر دیتے ہیں، جیسے اسکول /Isku:l/ اسٹیشن /Isteṡən/ وغیرہ البتہ پنجاب میں اس کے برعکس انہیں اردو [S] سے ادا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ز/ذ/ض/ظ [z]

یہ ایک لثوی، مسموع، صفیری مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں نوک زباں کو قدرے پھیلا کر اوپر کے مسوڑھوں کے بہت نزدیک لا کر ہوا کا راستہ تنگ کر دیا جاتا ہے۔ اوپر نیچے کے دانت بھی ایک دوسرے کے قریب آجاتے ہیں۔ پردہ شکم کے ذریعے جب ہوا کا دباؤ بڑھا کر سانس خارج کی جاتی ہے تو آواز تنگ راستے میں رگڑ کھا کر سرسراہٹ سے گزرتی ہے۔ صوتی پردے مرتعش ہوتے ہیں لہذا یہ آواز مسموع کہلاتی ہے۔

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: ضِد /zɪd/ زار /za:r/

ظن /zən/ ذوق /zɔq/

وسط: فضل /fəzəl/ غذا /ɤɪza/

سزا /səza/ نظر /nəzər/

انجام: ساز /sa:z/ حافظ /ha'fɪz/

غرض /ɤərəz/ کاغذ /ka'ɤəz/

مخرج کا نقشہ

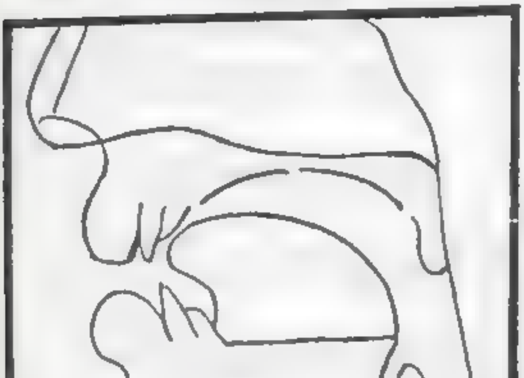

یہ مصمتہ سندھی، بلوچی، پنجابی اور پشتو میں بھی ملتا ہے۔ انگریزی میں بھی یہ آواز موجود ہے۔ غیر تعلیم یافتہ طبقہ بعض اوقات اسے ج [J] کی آواز سے ادا کرتا ہے۔ اردو میں عربی فارسی کے دخیل یا مستعار الفاظ کی مناسبت سے اس کے لیے مختلف علامات استعمال کی جاتی ہیں لیکن اردو میں ان سب کا تلفظ یکساں ہے اور یہ ایک ہی صوتیہ ہے۔

ش [ṡ]

یہ ایک حنکی، غیر معکوس، غیر مسموع، صفیری مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کو ادا کرنے میں زبان کی نوک کو پھیلا کر سخت تالو کے قریب لے جاتے ہیں اور ہوا کے راستے کو تنگ کر دیا جاتا ہے۔ پردہ شکم کے ذریعے دباؤ بڑھا کر جب سانس خارج ہوتی ہے تو حنک اور زبان سے رگڑتی ہوئی ایک سیٹی کی سی آواز پیدا کرتی ہوئی نکلتی ہے۔ صوتی پردے مرتعش نہیں ہوتے لہذا یہ آواز غیر مسموع کہلاتی ہے۔

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: شوق /ṡcq/ شام /ṡa:m/

شرق /ṡərq/ شیر /ṡi:r/

وسط: کشید /kəṡi:d/ مشعل /məṡəl/

پشت /puṡt/ جشن /Jəṡn/

انجام: ماش /ma:ṡ/ ریش /ri:ṡ/

خوش /xUṡ/ رش /rəṡ/

مخرج کا نقشہ

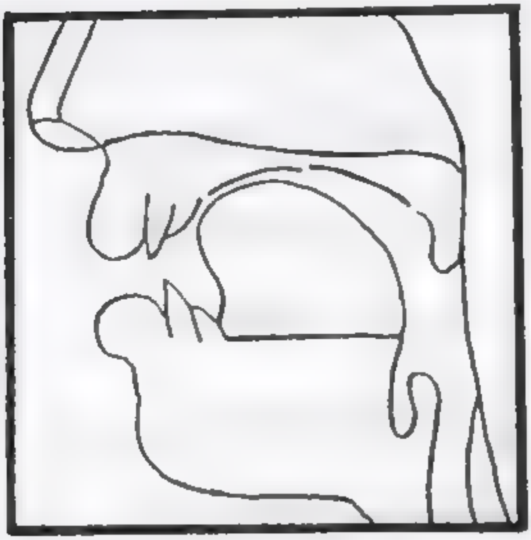

یہ مصمتہ سندھی، بلوچی، پشتو اور پنجابی زبانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ انگریزی میں بھی یہ آواز موجود ہے۔ انگریزی صوتیات میں اس کے لیے [ʃ] کی علامت استعمال کی جاتی ہے جو بین الاقوامی رسم الخط کے مطابق ہے لیکن اردو میں ہم نے [ṡ] کی علامت بوجوہ استعمال کی ہے۔

ژ [ž]

یہ ایک حنکی، غیر معکوسی، مسموع، صفیری مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں زبان کے درمیانی حصے کو پھیلا کر سخت تالو کے قریب لایا جاتا ہے اور ہوا کے راستے کو تنگ کر دیا جاتا ہے۔ پردۂ شکم کے ذریعے دباؤ بڑھا کر جب سانس خارج ہوتی ہے تو حنک اور زبان کے درمیان تنگ راستے میں رگڑ کھا کر تھر تھراتی آواز نکلتی ہے۔ صوتی پردے مرتعش ہوتے ہیں اور یہ آواز مسموع کہلاتی ہے۔

مخرج کا نقشہ

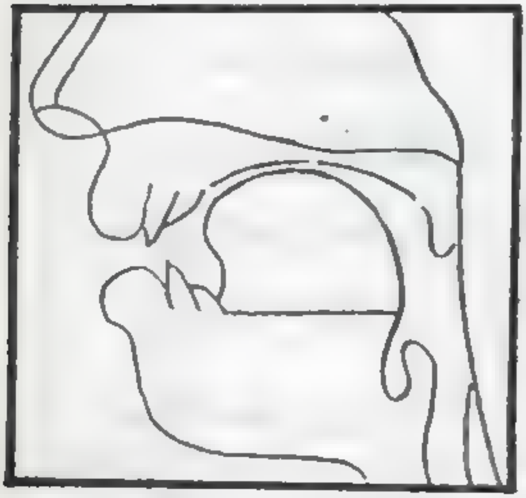

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: ژالہ /žala/ ژند /žə̃d/

ژولیدہ /žolida/ ژرف /žərf/

وسط: مژہ /mIža/ مژدہ /mUžda/

کژدم /kəždəm/ پژمردہ /pəžmUrda/

انجام: ژاژ /žaž/

(صرف ایک کلمہ ملتا ہے)

یہ مصمتہ سندھی، سندھی، بلوچی اور پنجابی میں نہیں ملتا البتہ پشتو زبان میں پایا جاتا ہے۔ انگریزی میں بھی موجود ہے اور اس کے لیے بین الاقوامی رسم الخط کی علامت [z] استعمال کی جاتی ہے۔ پنجابی میں اسے سیے [y] کی آواز سے ادا کرنے کا رجحان ہے۔ اردو میں یہ آواز فارسی سے آئی ہے چنانچہ چند فارسی سے مستعار کلمات کے علاوہ اس کا استعمال نہیں ہوتا۔ اردو بولنے والے بھی اکثر اس کا صحیح تلفظ ادا نہیں کرتے۔ اسے اردو کے غیر اہم مصمتوں میں شمار کرنا چاہیے۔

خ [X]

یہ ایک غشائی، غیر مسموع، صفیری مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں پشت زبان کو اٹھا کر تالو کے بہت قریب لایا جاتا ہے جس سے ہوا کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے۔ پردہ شکم کے ذریعے جب ہوا کا دباؤ بڑھایا جاتا ہے تو غشائی محراب سے رگڑ کھا کر آواز ایک خرخراہٹ کے ساتھ نکلتی ہے۔ صوتی پردوں کو مرتعش نہیں کیا جاتا اس لیے یہ آواز غیر مسموع ہے۔

اردو کلمات میں استعمال

مخرج کا نقشہ

ابتداء: خال /xa:l/ خوش /xUs̊/

خیر /xɛr/ خلق /xəlq/

وسط: مخِل /mUxɪl/ بخش /bəxs̊/

سخی /sə'xi/ بُخار /bUxar/

انجام: سیخ /si:x/ رُخ /rUx/

شاخ /s̊a:x/ شیخ /s̊ex/

یہ مصمتہ سندھی، بلوچی، پشتو اور پنجابی زبانوں میں بھی ملتا ہے۔ انگریزی میں یہ آواز موجود نہیں البتہ یورپ کی رومانی زبانوں جیسے فرانسیسی، پرتگالی، ہسپانوی اور اطالوی وغیرہ میں یہ آواز موجود ہے چنانچہ وہ انگریزی کی آواز [h] کو اکثر [x] سے بدل دیتے ہیں۔ بھارت کے ہندی بولنے والے علاقوں میں عوام اسے کھ [kh] سے بدلنے کا رجحان رکھتے ہیں لیکن عام پڑھا لکھا مسلمان اسے واضح طور پر ادا کرتا ہے۔

غ [ɣ]

یہ ایک غشائی، مسموع، صفیری مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کو ادا کرنے میں پشت زبان کو اٹھا کر نرم تالو کے آخری حصے کے قریب لے جا کر ہوا کا راستہ بہت تنگ کر دیا جاتا ہے۔ پردۂ شکم کے ذریعہ جب ہوا کا دباؤ بڑھا کر سانس خارج کی جاتی ہے تو اس تنگ راستے میں رگڑ کھا کر ایک غرغراہٹ کی آواز پیدا کرتی ہے۔ صوتی پردے مرتعش ہوتے ہیں۔ لہذا یہ آواز مسموع ہے۔

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: غیر /ɣɛr/ غور /ɣɔr/

غم /ɣəm/ غار /ɣa:r/

وسط: مغرب /məɣrɪb/ بلغم /bəlɣəm/

لاغر /laɣər/ دغا /dəɣa/

انجام: باغ /ba :ɣ/ بلیغ /bəli :ɣ/

بالغ /ba:lɪɣ/ مُرغ /mʊr ɣ/

مخرج کا نقشہ

یہ مصمتہ سندھی، بلوچی اور پشتو زبانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ پنجابی میں گ [g] اس کا متبادل صوتیہ ہے۔ انگریزی میں بھی یہ آواز موجود نہیں البتہ رومانی زبانوں مثلاً فرانسیسی وغیرہ میں یہ آواز موجود ہے۔

ی اے [y]

یہ ایک لہاتی، غیر مسموع، صفیری مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں جبڑوں کا درمیانی فاصلہ تنگ کر لیا جاتا ہے جس طرح ابتدائی غیر مدوّر بالائی مصوتے [i] کے لیے کیا جاتا ہے۔ پشت زباں کو قدرے اٹھا کر لہات کے قریب راستہ تنگ کیا جاتا ہے۔ جب ہوا خارج ہوتی ہے تو صوتی پردوں میں ارتعاش نہیں ہوتا البتہ نقلی صوتی پردے آہستہ سے مرتعش ہوتے ہیں جس سے لہات کے قریب تنگ راستے میں سرسراتی سرگوشی نما آواز پیدا ہوتی ہے۔

مخرج کا نقشہ

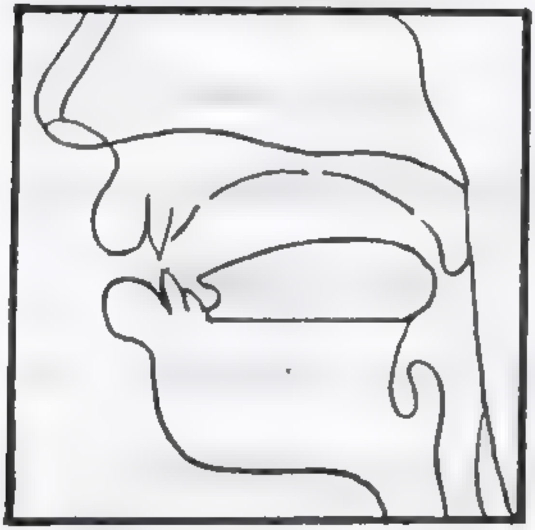

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: یار /ya:r/ یَوم /yɔm/

یَخ /yəx/ یوش /yu:'rɪš/

وسط: معیار /me'ya:r/ دیار /də'ya:r/

گیا /gə'ya/ معیُوب /mə'yu:b/

انجام: سعی /sə'ɪy/ شئے /ṡə'ey/

حیَ /hə'ɪy/ مے /mə'ey/

یہ مصمتہ پنجابی، پشتو، بلوچی اور سندھی میں بھی ملتا ہے۔ انگریزی میں اس کے قریب ترین آواز [J] ہے جو ایک حنکی مسموع نیم مصوتہ ہے جبکہ اردو [y] کسی قدر جرمن [J] سے ملتا ہے جو ایک صفیری مصمتہ ہے۔ یہ نیم مصوتہ نہیں البتہ دو مصوتوں کے درمیانی محل پر یہ کسی قدر بے رگڑ جاریہ (Frictionless continuant) کے انداز پر ادا ہوتا ہے۔ آخری محل پر اس کا تلفظ اردو کے بعض دیگر مصمتوں کی طرح نرمی سے ادا ہوتا ہے۔

ہ/ح [h]

یہ ایک لہاتی، مسموع، صفیری مصمتہ ہے۔ اس کی صوتی اور عضویاتی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس مصمتے کے ادا کرنے میں نچلے جبڑے کو کھول دیا جاتا ہے۔ جس طرح آخری غیر مدور زیریں مصوتے [a] کے لیے کیا جاتا ہے۔ پشت زباں کو سکیڑ کر لہات کا راستہ قدرے تنگ کر دیا جاتا ہے۔ پردۂ شکم کے جھٹکے سے ہوا شدت سے خارج کی جاتی ہے۔ جس سے نقلی صوتی پردوں میں شدید ارتعاش ہوتا ہے اور ایک سرگوشی نما آواز لہات سے رگڑ کر ایک واضح ہکار کے ساتھ ادا ہوتی ہے۔

اردو کلمات میں استعمال

ابتداء: ہار /ha:r/ حُسن /hʊsn/

ہینگ /hi:g/ ہوک /hu:k/

وسط: مُہم /mʊhɪm/ محو /mehv/

مُہر /mohr/ لہک /lɛhek/

انجام: ماہ /ma:h/ ملیح /mə'lih/

وہ /voh/ سہہ /seh/

مخرج کا نقشہ

یہ مصمتہ سندھی، پنجابی، پشتو اور بلوچی زبانوں میں بھی ملتا ہے۔ انگریزی میں بھی یہ آواز موجود ہے لیکن اس کا مخرج حلقی ہے اور اردو (H) کے زیادہ قریب ہے جو عربی تلفظ میں [h] کی آواز ہے۔ آخری محل پر اردو کے بعض دوسرے مصمتوں کی طرح اس کا تلفظ بھی نرمی سے ہوتا ہے چنانچہ ماہ اور وہ جیسے الفاظ /ma^h/ یا /ma/ اور /vo^h/ یا /vo/ سنائی دیتے ہیں۔

اردو مصمتوں کا نظام۔

اردو میں مصمتوں کے کل اکتالیس صوتیے ملتے ہیں۔ ان میں پندرہ ہائیہ صوتیے بھی شامل ہیں۔ سائنسی صوتیاتی تجزیے کے اعتبار سے یہ ہائیہ آوازیں علیحدہ صوتیے ہیں۔ اردو لسانیات کے محققین کی اکثریت ان آوازوں کو الگ مصمتہ تسلیم کرتی ہے۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے اس موضوع پر مدلل بحث کی ہے اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ہائیہ آوازیں اپنی صوتی اور صوتیاتی خصوصیات کی بنا پر منفرد صوتیے ہیں۔ دیوناگری رسم الخط میں بھی ان کے لیے الگ علامتیں ہیں۔

ان اکتالیس مصمتوں میں سے طریق تلفظ کے اعتبار سے اکیس مصمتے بندشی ہیں۔ چار تکریری، چار انفی، دو پہلوی اور دس صفیری ہیں۔

اردو میں بندشی مصمتوں کا نظام بہت مرتب اور منظم ہے۔ پائیک (Pike) کے دوسرے مفروضے "ہر زبان کا نظام صوت ایک نظم و ترتیب رکھتا ہے۔" کے عین مطابق بندشی مصمتوں میں ہر غیر مسموع آواز کا مسموع جوڑا اور ہر غیر ہائیہ کے مقابل ہائیہ آواز موجود ہے۔ البتہ عربی آواز ق [q] کا متقابل جوڑا بوجوہ موجود نہیں کہ عربی میں ہائیہ نظام نہیں ہے۔ باقی بیس صوتیے اردو کلمات میں اقلی تقابل و تضاد کے اعتبار سے واضح طور پر اپنا وجود رکھتے ہیں اور ابتدائی، درمیانی اور انجامی محل پر بخوبی دستیاب ہیں البتہ مصمتہ پھ [ph] انجامی محل پر نہیں ملتا۔ ڈھ [dh] بھی انجامی محل پر کم ملتا ہے۔ منڈھ /mədh/ اور مینڈھ /midh/ جیسے کلمات عام بول چال میں /$məd^h$/ اور /mid^h/ یا پھر صرف منڈ /məd/ اور مینڈ /mid/ میں بدل جاتے ہیں البتہ یہ دونوں صوتیے ابتدائی اور درمیانی محل پر پورے تلفظ سے ادا ہوتے ہیں جیسے پھل /phəl/ ڈھول /dhol/ وغیرہ۔

بندشی مصمتوں کا نظام اردو کے صوتیاتی نظام میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اردو کے اکتالیس مصمتوں میں سے اکیس مصمتے اسی نظام کے دائرے میں آتے ہیں۔ خاص طور پر ہائیہ نظام میں پندرہ ہائیہ آوازوں میں سے دس اہم ہائیہ آوازیں اسی نظام کا حصہ ہیں۔

اردو میں تکریری مصمتوں کے نظام میں چار مصمتے ہیں ان میں سے صرف ر [r] ابتدائی

محل پر ملتا ہے۔ ڑ [ɽ] اور اس کا ہائیہ جوڑا [ɽh] ابتدائی محل پر نہیں ملتا۔ یہ صرف درمیانی اور آخری محل پر ملتے ہیں۔ آخری محل پر [ɽh] کا ہائیہ پن اتنا واضح نہیں ہوتا۔ کاڑھ /kaɽh/ اور باڑھ /baɽh/ جیسے کلمات /kaɽʰ/ اور /baɽh/ بلکہ بعض حالات میں تو /kaɽ/ اور /baɽ/ میں سنائی دیتے ہیں۔ درمیانی محل پر بھی بوڑھا /buɽha/ کی جگہ /bʊḍḍha/ اور گڑھا /gəɽha/ کی جگہ /gəḍḍha/ بولنے کا رجحان ملتا ہے۔ ہائیہ رھ [rh] کسی محل پر بھی واضح نہیں۔ سرہانا /sərhana/ کو عام بول چال میں /sər'hana/ اور اردو گنتی میں بارہ /barha/ تیرہ /terha/ جیسے کلمات کو /bara/ اور /tera/ سے بدل دیا جاتا ہے۔ گو درمیانی محل پر بارہواں /barhvā̃/ اور تیرھواں /terhvā̃/ میں قدرے واضح ہوتا ہے۔

دراصل اردو میں بندشی مصمتوں کو چھوڑ کر باقی ہائیہ آوازوں کا نظام ٹوٹ رہا ہے۔ اس سے پہلے صفیری و [v] س [s] یے [y] کے ہائیہ جوڑے وھ [vh] سھ [sh] اور یھ [yh] کا استعمال ختم ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ خان انشاء نے "دریائے لطافت" میں سترہ ہائیہ آوازوں کا ذکر کیا ہے۔ جن میں وھ [vh] اور [yh] بھی شامل ہیں۔ اردو کی درسی کتابوں میں عموماً گیارہ ہائیہ آوازوں کا ذکر کیا جاتا ہے یعنی بھ پھ تھ ٹھ جھ چھ دھ ڈھ ڑھ کھ اور گھ۔ یہ غالباً دیوناگری رسم الخط کے زیر اثر لکھا جاتا ہے۔ مولوی عبدالحق نے چودہ آوازوں کا ذکر کیا ہے ٹھ کا ذکر معلوم ہوتا ہے کہ سہواً رہ گیا ہے ورنہ اس کی مثالیں خود ان کی کتاب میں موجود ہیں۔ غرض یہ کہ تکریری، انفی اور پہلوی مصمتوں میں ہائیہ آوازوں کا نظام آہستہ آہستہ ختم ہو رہا ہے۔

اردو کے انفی مصمتوں کے نظام میں بھی چار مصمتے شامل ہیں۔ ان میں ہائیہ جوڑے مھ [mh] اور نھ [nh] کی مثالیں گو اردو کلمات میں فی الوقت دستیاب ہیں لیکن یہ نظام بھی کمزور پڑتا جا رہا ہے چنانچہ کمہار /kʊmhar/ کی جگہ /kʊm'har/ نھانا /nhana/ کی بجائے نہانا /nəhana/ اور ننھا کی جگہ /nənna/ سنائی دیتا ہے۔ البتہ غیر ہائیہ م [m] اور [n] نہ صرف واضح طور پر ادا ہوتے ہیں بلکہ ان کی انفیت کا عروضی اثر آس پاس آنے والے مصوتوں پر بھی نمایاں ہوتا ہے۔

اردو کے پہلوی مصمتے صرف دو ہیں۔ ل [l] واضح طور پر ہر محل پر دستیاب ہے۔ البتہ لھ [lh] کی مثالیں صرف درمیانی محل پر ملتی ہیں۔ اس ہائیہ آواز کا تلفظ بھی کمزور پڑتا جا رہا

ہے کولھو /kolhu/ کی جگہ /kolʰu/ اور چولھا /culha/ کی جگہ /culʰa/ سنائی دیتا ہے تو دوسری طرف دولھا /dulha/ اور دلھن /dulhən/ کی جگہ دلھا /dul'ha/ اور دُلھن /dul'hən/ کا تلفظ ملتا ہے۔

اردو کے صفیری مصمتوں میں دس آواز شامل ہیں۔ ان میں غیر مسموع کے متقابل مسموع کا جوڑا تو ملتا ہے لیکن ہائیہ نظام ختم ہو چکا ہے۔ ف [f] ز [z] ش [ṡ] ژ [ż] خ [x] غ [ɣ] تو عربی فارسی آوازیں جن میں یہ نظام سرے سے موجود نہیں ہ [h] بذات خود ہائیہ ہے البتہ وھ [vh] سھ [sh] اور یھ [yh] کی آوازوں کا ذکر گوانشاء نے کیا ہے لیکن یہ موجودہ اردو میں نہیں ملتیں۔ وہاں /vəhã/ سہارا /səhara/ یہاں /yəhã/ جیسے کلمات گوان قدیم آثار کی نشان دہی کرتے ہیں کہ جب یہ کلمات وھاں /vhã/ سھارا /shara/ اور یھاں /yhã/ کے طور پر ادا کیے جاتے ہوں گے کیونکہ ان کی دوسری صوتیں یاں /yã/ اور واں /vã/ بھی اردو میں موجود ہیں۔

اس تفصیلی جائزے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اردو مصمتوں کے نظام میں مرکزی حیثیت بندشی مصمتوں کو حاصل ہے جس میں اکیس مصمتے شامل ہیں۔ ان میں اگر خ [x] غ [ɣ] اور ہ [h] کو بھی شامل کر لیا جائے جن کو بعض محققین نے نیم بندشی قرار دیا ہے تو کل تعداد چوبیس ہو جاتی ہے۔ رھ [rh] ڑھ [ṛh] مھ [mh] نھ [nh] لھ [lh] اور ژ [ż] کو اگر بوجوہ غیر اہم مصمتے سمجھا جائے تو بقیہ پینتیس اہم مصمتوں میں سے دو تہائی سے زائد مصمتے یعنی چوبیس مصمتے اس نظام کے تحت آجاتے ہیں۔ انفی م [m] اور ن [n] بھی بندش کے خصوصیت رکھتے ہیں۔ ان کی ادائیگی سے پیشتر لبوں کو بند کیا جاتا ہے یا زبان کو دانتوں سے جوڑا جاتا ہے لیکن چونکہ لہات کو اٹھا کر انفی کوزے میں گونج پیدا کی جاتی ہے اس لیے انہیں انفی کہا جاتا ہے تو صرف نو ۹ آوازیں رہ جاتی ہیں جو پہلو سے تھپک اور رگڑ کھا کر نکلتی ہیں۔ یعنی ر [r] ڑ [ṛ] ل [l] ف [f] و [v] س [s] ز [z] ش [ṡ] اور یے [y] جبکہ ف [f] اور ژ [ż] صرف اردو میں فارسی عربی کے دخیل یا مستعار کلمات میں ہی استعمال ہوتے ہیں۔ گویا صرف سات اہم آوازیں اس نظام سے باہر ہیں۔

ادھر اردو مصوتوں کے نظام میں بیس میں سے دس مصوتے انفی ہیں لہذا یہ کہنا غیر میوزوں نہ ہوگا کہ اردو کے صوتیاتی نظام میں ہائیہ اور انفی آوازوں کی بڑی اہمیت ہے اور اردو

صوتیات پر عبور حاصل کرنے کے لیے غیر ملکی طلبہ کو پردۂ شکم (Diaphragn) اور لہات (Uvula) کے عضلات کے عمل کی خصوصی مشق کرنے کی ضرورت ہے کہ پردۂ شکم کے متناسب دباؤ پر ہائیہ اور لہات کے بروقت عمل پر انفی آوازوں کا دارومدار ہے۔

فصل چہارم

اُردو عروضیات

تعارف

زبان دو انسانی دماغوں کے درمیان ایک ایسا صوتی پل تعمیر کر دیتی ہے جس کے ذریعے ترسیل خیال کا عمل جاری ہو جاتا ہے۔ ایک دماغ میں پیدا ہونے والی تحریک آوازوں کا روپ دھار کر منہ سے نکلتی ہے اور ہوا کے دوش پر سوار ہو کر دوسرے دماغ میں کانوں کے راستے داخل ہوتی ہے اور معنیاتی تجرید کے ذریعے رد عمل پیدا کرتی ہے۔ ہم ایک صوتی تسلسل کی رواں اور متحرک لہر کو کلام یا گفتگو کی صورت میں سنتے ہیں۔ ماہرین و محققین صوتیات تقابل، تضاد اور تبادل نیز سائنسی آلات کی مدد سے اس صوتی تسلسل کی لہر کو اس کے ممیز صوتی اجزا اور اکائیوں میں تقسیم کرلیتے ہیں جن کو صوتیاتی اہمیت کی بنیاد پر ہم قطعاتی صوتیے (Segmental Phonemes) کہتے ہیں۔ ان کے دو بڑے گروہ مصوتے (Vowels) اور مصمتے (Consonants) ہیں جن کا ذکر گذشتہ ابواب میں کیا جاچکا ہے۔

ان صوتی اکائیوں کے علاوہ چند ایسی صوتی خصوصیات بھی ہوتی ہیں جن کو اکائیوں میں ترتیب نہیں دیا جاسکتا۔ یہ صوتی خصوصیات زبان کے معنیاتی نظام پر بھی گہرے اثرات مرتب کرتی ہیں اور چونکہ زبان بنیادی طور پر ترسیل ابلاغ کا ذریعہ ہے، لہذا ان خصوصیات کو پرکھے اور سمجھے بغیر صوتیاتی نظام کا علم نابحتہ اور تشنہ رہ جاتا ہے۔ امریکی ماہرین لسانیات نے ان خصوصیات کو فوق قطعاتی خصوصیات (Supra- Segmental Features) کا نام دیا ہے جبکہ پراگ اسکول سے متعلق ماہرین لسانیات اس کو مزید وسعت دے کر عروضی خصوصیات (Prosodic Features) کہتے ہیں۔ ان خصوصیات کا دائرہ صوتی اکائیوں سے بڑھ کر صوتی قطعات (ارکان و کلمات) سے گزرتا ہوا نحوی قطعات (جملوں) سے ہوتا ہوا پورے کلام اور زبان پر پھیل جاتا ہے۔

اس مقالے کا موضوع چونکہ بنیادی طور پر صوتیات اور علم صوتیہ سے متعلق ہے لہذا اولاً فوق قطعاتی صوتیوں (Supra- Segmental Phonemes) کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔ اور ثانیاً اجمالی طور پر دیگر عروضی خصوصیات (Prosodic features) کا ذکر کیا جائے گا۔

فوق قطعاتی صوتیے

زبان میں موجود آوازوں کی اقلی اکائیوں (Minimal Units) کو قطعاتی صوتیے (Segmental Phonemes) کہا جاتا ہے۔ ان اکائیوں کی صوتی اور عضویاتی خصوصیات کی بنا پر ایک افقی نظم و ترتیب قائم کی جا سکتی ہے لیکن فوق قطعاتی صوتیے (Supra-Segmental Phonemes) اکائی (Unit) کی شکل میں موجود نہیں ہوتے بلکہ وہ قطعاتی صوتیوں کے استعمال کی کیفیت کو ظاہر کرتے ہیں اور ان کا اثر بعض اوقات دو یا دو سے زائد صوتیوں پر ایک قوس کی شکل میں پھیلا ہوتا ہے۔

ہر زبان میں قطعاتی صوتیوں کے استعمال کی خصوصیات منفرد ہوتی ہیں مثلاً چینی زبان میں تان (Tone) کو نہ صرف معنوی بلکہ صوتیاتی اہمیت حاصل ہے۔ اسی طرح انگریزی زبان میں زور (Stress) اور عربی زبان میں طوالت (Length) نمایاں طور پر زبان کے صوتی نظام میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

امریکن ماہرین لسانیات فوق قطعاتی صوتیوں کو مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت بیان کرتے ہیں:

۱۔ طوالت (Length)

اسے کمیت (Quantity) سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ کسی صوتیے کے ادا کرنے میں عضویات صوت دیر تک وہی صوت اختیار کیے رکھیں اور ان میں بغیر کسی تبدیلی کے آواز جاری رہے تو اسے طوالت کہتے ہیں۔ مصوتوں کو آسانی سے طول دیا جا سکتا ہے کیونکہ ان میں آواز دیر تک کسی رکاوٹ کے بغیر قائم رکھی جا سکتی ہے۔ مصمتوں میں بندشی مصمتے طویل نہیں ہو سکتے کہ ان کا تعلق بندش سے ہے اور بندش کھلتے ہی عضویات صوت میں تبدیلی رونما ہو جاتی ہے البتہ تکریری، پہلوی اور خاص طور پر صفیری مصمتوں کو طول دیا جا سکتا ہے۔

۲۔ زور (Stress)

اسے آواز کی بلندی (Loudness) سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ عضویاتی طور پر زور

کا تعلق پردہ شکم (Diphragm) کے دباؤ اور نتیجتاً صوتی پردوں میں قوی ارتعاش پیدا ہونے پر ہوتا ہے۔ یوں تو تمام مصوتے مصمتوں کی نسبت زیادہ مسموع (Sonorant) ہوتے ہیں لیکن مسموعیت (Sonority) کا تعلق زیادہ ارتعاش پر ہے قوی ارتعاش پر نہیں لہذا مصمتے زور (Stress) کی بنا پر مصوتوں سے زیادہ بلند آواز (Loud) بھی ادا ہو سکتے ہیں۔ زبان میں رکن کی ابتداء میں زور (Stress) کا استعمال پردہ شکم کے جھٹکے اور زخرے کے عضلات کے کھچاؤ سے کیا جاتا ہے جو بولتے وقت گردن کے خفیف جھٹکے کی صورت میں دیکھا جاسکتا ہے۔

۳۔ تان (Tone)

اسے سُر (Pitch) سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ عضویاتی لحاظ سے اس کا تعلق زخرے کے عضلات کی مدد سے صوتی پردوں کے کھچاؤ پر ہوتا ہے۔ پردوں کے تھوڑے سے کھچاؤ سے آواز کومل سُر سے تیور سُر میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ پردے زیادہ کھنچنے سے آواز کھرج سے مدھم سپتک میں تبدیل ہو جاتی ہے اور چیخ کر بولنے کی صورت میں پنچم سپتک تک جا سکتی ہے جیسا کہ گانا گانے کی صورت میں سننے میں آتا ہے۔

نحوی سطح پر سُر لہر یا لہجے (Intonation) کا تعلق مندرجہ بالا تین خصوصیات پر ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ ایک فوق قطعاتی خصوصیت اور ہے جس کو اتصال یا فصلی وقفہ (Juncture) کہتے ہیں۔

اتصال (Juncture)

یہ جملے میں آوازکے تسلسل کے درمیان خاموشی کا خفیف سا وقفہ ہوتا ہے جس کی بنا پر صوتی قطعات ارکان اور کلمات کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ کلام میں آوازیں چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں ایک دوسرے کے ساتھ پیوست ہوتی ہیں۔ اتصال اسی نظام کو سمجھنے کا نام ہے۔ بعض زبانوں میں ان ٹکڑوں کا ملاپ معنوی طور پر بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے جیسا کہ اردو میں آپا جی اور آپ آجی میں معنی یکسر تبدیل ہو جاتے ہیں حالانکہ آوازوں کی ترتیب یکساں ہے۔

عضویاتی طور پر آوازوں کے تسلسل کے دوران عضویات صوت کی شکل میں کسی تبدیلی کے بغیر ایک لمحے کے لیے پردۂ شکم کی حرکت رک جاتی ہے۔ گویا مبتدی (Initiator) کے طور پر پردۂ شکم ایک ثانیے کا توقف کرتا ہے اور تلفظ کار (Articulators) اپنی شکل قائم رکھتے ہیں جس سے ایک خفیف سا وقفہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ وقفہ ایک فوق قطعاتی صوتیہ (Supra segmental Phoneme) ہے۔

اب اردو میں مندرجہ بالا فوق قطعاتی خصوصیات کا تفصیل سے جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

اردو میں طوالت (Length)

اردو میں طوالت بطور ایک فوق قطعاتی صوتیہ موجود نہیں البتہ زور (Stress) اور تان (Tone) کے ساتھ مل کر لہجے (Intonation) پر اس کا اثر مرتب ہوتا ہے۔ اردو کے صوتیوں میں گو طوالت کی اہمیت صوتیاتی سطح پر نہیں لیکن کلمات کی بندش اور جملے کے تسلسل میں یہ اردو زبان کے مجموعی آہنگ (Rythm) میں عروضی اہمیت کی حامل ہے۔

اردو میں طوالت کی عروضی خصوصیات پرکھنے کے لیے مناسب ہوگا کہ مصوتوں اور مصمتوں میں علیحدہ علیحدہ اس خصوصیت کا جائزہ لیا جائے۔

اردو مصوتوں میں طوالت

اردو میں مصوتوں کی طوالت کوئی اہم خصوصیت نہیں۔ البتہ صوتیاتی تحریر میں کمیت ظاہر کرنے کے لیے ہم (.) اور (:) کی علامات استعمال کر سکتے ہیں۔ گو اردو میں مصوتوں کی طوالت کے کئی درجے ہیں جن کی کوئی مطلق کمیت مقرر نہیں کی جا سکتی۔

اردو میں دس سادہ مصوتے واضح طور پر ممیز ہیں۔ جن میں سے تین مصوتوں کو ہم قلیل مصوتے (Short Vowels) کہتے ہیں۔ یعنی [ə] [I] اور [U] ان کے لیے اردو رسم الخط میں علیحدہ حروف کی بجائے علامات یعنی زیر ـِ زبر ـَ اور پیش ـُ ہیں۔ جو اکثر تحریر میں استعمال نہیں ہوتیں لیکن اس کے باوصف یہ تینوں مصوتے علیحدہ صوتیہ شمار کیے جانے کے حقدار ہیں۔ باقی سات مصوتے یعنی [ε] [a] [u] [o] [i] [e] اور [ɔ] کو طویل مصوتے (Long Vowels) کہا جاتا ہے۔

اردو میں مصوتی طوالت کی چند خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ طویل مصوتے وسطی محل پر عموماً طوالت اختیار کر لیتے ہیں۔ یہ کیفیت یک رکنی کلمات میں خصوصاً موجود ہوتی ہے۔ مثلاً م و م (CVC) ساخت میں مندرجہ ذیل کلمات:

مار /ma:r/ گول /go:l/ میل /mi:l/

نور /nu:r/ کون /kɔ:n/ سیر /sɛ:r/

۲۔ یک رکنی کلمات خصوصاً م و (CV) ساخت میں طویل مصمتے آخری محل پر مزید طویل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً:

کھا /kha:/ بُو /bu:/ گھی /ghi:/

سَو /sɔ:/ مَے /mɛ/ لے /le:/

۳۔ ابتدائی محل پر مسموع مصمتوں سے پہلے آنے والے طویل مصوتے غیر مسموع مصمتوں کے مقابلے میں زیادہ طوالت اختیار کر لیتے ہیں۔ مثلاً

آگ /a:g/ بمقابل آک /ak/

عید /i:d/ بمقابل ایکھ /ikh/

آن /a:n/ بمقابل آٹھ /aṭh/

ایڑ /e:ṛ/ بمقابل ایک /ek/

اُون /u:n/ بمقابل اُوت /ut/

اوڑھ /o:ṛh/ بمقابل اوک /ok/

۴۔ انفی مصمتوں میں م [m] اور ن [n] سے پہلے آنے والے مصوتے قدرے مختصر ہو جاتے ہیں۔ مثلاً

بِین /bin/ بمقابل بیج /bi:J/

بام /bam/ بمقابل باک /ba:k/

بان /ban/ بمقابل بات /ba:t/

چُوم /cum/ بمقابل چوک /cu:k/

۵۔ مشدد مصمتوں (دوہرے مصمتوں) سے پہلے ہمیشہ قلیل مصوتے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً:

ہڈی /həddi/ مُلّا /mUlla/ امّی /əmmi/

مٹی /mItti/ کچا /kəcca/ جھگّی /ɟhUggi/

۶۔ عربی/ فارسی کے یک زمانی ادائیگی رکھنے والے مصمتی خوشوں (Consonontal clusters) سے پہلے ہمیشہ قلیل مصوتے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً:

ظلم /zUlm/ بزم /bəzm/ شرک /šIrk/

قسم /qIsm/ وقت /vəqt/ سخت /səxt/

البتہ انگریزی کے مستعار الفاظ میں یہ صورت نہیں۔ مثلاً:

کارڈ /ka:rḍ/ بورڈ /bo:rḍ/ ایئرپورٹ /e:rporṭ/

۷۔ اردو میں مصمتی خوشے توڑنے کا رجحان ہے چنانچہ سنسکرت اور عربی/فارسی کے الفاظ کے مصمتی خوشے توڑنے میں ہمیشہ قلیل مصوتی مداخل سے کام لیا جاتا ہے۔ مثلاً:

قُفل /qUfl/ سے قُفَل /qUfəl/

صبر /səbr/ سے صَبَر /səbər/

بدر /bədr/ سے بَدَر /bədər/

پریت /pri:t/ سے پِریت /pIri:t/

براہمن /brahmən/ سے بِراہِمن /bIrahmIn/

۸۔ قلیل مصوتے آخری محل پر استعمال نہیں ہوتے کیونکہ یہ اردو کے صوتی مزاج کا حصہ ہے جس میں آخری صوتیہ بہت نرمی سے ادا ہوتا ہے اور اس میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت آخری مصمتوں میں بھی ظاہر ہوتی ہے، خاص طور پر کثیر رکنی کلمات میں یہ بہت واضح ہے جبکہ سندھی زبان میں آخری مصمتہ پوری طاقت سے ادا ہوتا ہے جس کی بناء پر آخیر میں ایک ہلکی [ə] کی آواز بھی شامل ہو جاتی ہے۔ مثلاً:

اردو میں رام /ra:m/سندھی میں رام /ra:mə/

یہ سنسکرت کی خصوصیت ہے۔ غالباً اسی لیے اردو میں آخری محل پر قلیل مصوتے نہیں پائے جاتے کہ قلیل مصوتے میں مزید تخفیف کی گنجائش نہیں ہوتی۔

۹۔ اردو میں طویل اور قلیل مصوتوں میں تبادل کی چند مثالیں بھی ملتی ہیں جو عموماً مرکب الفاظ میں یا نظم اور ادبی نثر میں ملتی ہیں۔ مثلاً:

شاہ /sa:h/ سے شہ /səh/ اور شہزادہ /səhzada/

نگاہ /nɪga:h/ سے نگہ /nɪgəh/ اور نگہداشت /nɪgəhda:st/

ہاتھ /ha:th/ سے ہتھ /həth/ اور ہتھکڑی /həthkəri/

بانسری /bãsri/ سے بنسری /bənsri/ اور بنسی /bənsi/

گاہ /ga:h/ سے گہ /gəh/

ایک /e:k/ سے اک /ɪk/ وغیرہ۔

اس کے علاوہ اردو تشکیلات (Morphology) میں بھی مصوتوں کا تبادل قابل توجہ ہے۔

اردو مصمتوں میں طوالت:

اردو میں مصمتوں کی طوالت کی اہمیت اور بھی کم ہے۔ جیسا کہ گذشتہ باب میں بیان ہو چکا ہے، اردو مصمتوں کا غالب حصہ بندشی مصمتوں پر مشتمل ہے اور بندشی مصمتے اپنے

طریق تلفظ کے اعتبار سے طویل نہیں ہو سکتے کیونکہ طوالت کے لیے ضروری ہے کہ تلفظ کاروں (Articulators) میں کوئی تبدیلی نہ ہو جبکہ بندش کھلتے ہی تبدیلی رونما ہو جاتی ہے۔ البتہ مشدّد بندشی مصمتوں میں طوالت کی ایک شکل سامنے آتی ہے۔ مثلاً:

ابّا /əbba/ کُپّا /kʊppa/ کُتّا /kʊtta/ گدّا /gədda/ مٹّی /mɪṭṭi/ گڈّا /gəḍḍa/

کچّا /kəcca/ بجّو /bɪɟɟu/ اکّہ /ɪkka/ جھگّی /ɟhʊggi/ حقّہ /hʊqqa/

وغیرہ۔

مشدد مصمتے (Geminated Consonants) اردو میں درمیانی محل پر ہی ملتے ہیں۔ ابتداء اور انجامی محل پر موجود نہیں۔ تکریری، انفی، پہلوی اور صفیری مصمتوں میں بھی یہی صورت ہے۔ ان میں سے طوالت اہمیت نہیں رکھتی اور صرف درمیانی محل پر مشدّد (Geminated) مصمتوں میں ملتی ہے اور ہمیشہ رُکنی نشان گر کا کام بھی دیتی ہے۔ مثلاً:

خرّاٹا /xərraṭa/ چمّچ /cəmməc/ بنّو /bənno/ گلّہ /gəlla/

خفّت /xɪffət/ لسّی /ləssi/ لذّت /ləzzət/

مشاطہ /məššata/ مسخّر /mʊsəxxər/ وغیرہ۔

ہائیہ مصمتوں میں ایک اور صورت حال سامنے آتی ہے۔ اس میں غیر ہائیہ مصمتے کو اس کی تکمیلی جوڑے ہائیہ مصمتے سے ملایا جاتا ہے۔ مثلاً:

پتّھر /pətthər/ کتّھا /kəttha/ بدّھو /bʊddhu/

لٹّھا /ləṭṭha/ بڈّھا /bʊḍḍha/ گچّھا /gʊccha/

مکّھی /məkkhi/ بگّھی /bəgghi/ وغیرہ۔

گو اردو لغت نویس پتّھر کے ارکان پتھ تھر لکھتے ہیں اور اسی طرح تمام مشدّد ہائیہ مصمتوں کے ارکان بیان کرتے ہیں لیکن اردو صوتیات کے محققین جیسے جے آر فرتھ (J.R.Firth) گراہم بیلی (Grahame Bailey) ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، اے آر

بار کرو ڈاکٹر مسعود حسین خان وغیر ہم نے صوتیاتی تحریریں ہمیشہ غیر ہائیہ اور ہائیہ مصمتے کو خوشہ دار تسلیم کیا ہے جو صوتیاتی اعتبار سے درست ہے۔ چنانچہ پتّھر کے ارکان مندرجہ ذیل درست ہیں:

پت۔ تھر /pət'thər/

مشدّد مصمتوں یا مصمتی خوشوں کی یہ خصوصیت بھی ہے کہ یہ رکن کے نشان گر بھی ہوتے ہیں۔

غرض ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اردو میں مصمتی طوالت نہیں بلکہ مصمتی طوالت کی بجائے مصمتے کو دہرانے کا رجحان ہے اور یہ صورت صرف وسطی محل پر ہوتی ہے اور عربی الفاظ حدّ اور ردّ بھی جب تک مرکب الفاظ میں نہ آئیں آخری محلّ پر غیر مشدّد ہی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

حد /həd/حدّ نظر /hədde nəzər/

رد /rəd/ردّ عمل /rədde əməl/

اردو میں زور (Stress)

اردو میں آواز کی بلندی (Loudness) یا زور (Stress) ایک فوق قطعاتی صوتیے کی حیثیت نہیں رکھتا۔ انگریزی میں رکنی زور نہ صرف ممیز بلکہ بامعنی ہے۔ رکنی زور کے بدلنے سے معنی میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے جیسے Increase اور Insult کے الفاظ میں اگر زور پہلے رکن پر ہو یعنی /inkri:s/ اور /ins^lt/ تو یہ اسم ہیں اگر زور دوسرے رکن پر ہو یعنی /in'kris/ اور /in's^lt/ تو یہ فعل کے معنی دیتے ہیں۔ اردو کے منفرد الفاظ میں زور کو یہ خصوصیت حاصل نہیں۔ اردو میں اس قسم کی تبدیلی سے کوئی معنوی فرق پیدا نہیں ہوتا۔ دراصل اردو میں زور، تان (Tone) اور نتیجتاً لہجے (Intonation) کے تابع ہے اور پورے جملے کی بحیثیت کل معنویت میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔

اردو کلمات میں رکنی سطح پر جو آواز کی خفیف بلندی ظاہر ہوتی ہے۔ اسی کے لیے ڈاکٹر مسعود حسین خان نے صوتی امتیاز (Prominence) کی اصطلاح کو زیادہ مناسب خیال کیا ہے۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل مشاہدات سامنے آتے ہیں۔

(الف) دو رکنی کلمات میں مندرجہ ذیل صورتوں میں پہلا رکن صوتی امتیاز کا حامل ہوتا ہے۔

نوٹ: (طویل مصوتہ = و (V) قلیل مصوتہ = و (v) مصمتہ = م (c))

۱۔ جب دونوں رکن یک صوتی مصوتی ہوں۔ وو (VV)

مثلاً: آو /a:'o/" /اُوئی /u:'i/"

۲۔ جب پہلا رکن یک صوتی طویل مصوتی ہو اور دوسرا دو صوتی طویل مصوتی ۔۔۔ و م و (VcV)

مثلاً: آلہ /a:'la/" /اُونچا /ũ:'ca/"

۳۔ جب دونوں رکن دو صوتی طویل مصوتی ہوں ۔۔۔ م و م و (cVcV)

مثلاً: راجا /ra:'Ja/" /گالا /ga:'la/"

۴۔ جب پہلا رکن دو صوتی مصوتی ہو اور دوسرا سہ صوتی قلیل مصوتی ۔۔۔ م و م و م (cVCvC)

مثلاً: بارش /ba:'rIš"/ سُورج /su:"rəJ"/

۵۔ جب پہلا رکن سہ صوتی طویل مصوتی ہو اور دوسرا دو صوتی طویل مصوتی ۔۔۔ م و م و م (cVc cV)

مثلاً: ناشتہ /naš'ta"/ کھولنا /khol'na"/

۶۔ جب دونوں رکن سہ صوتی طویل مصوتی ہوں ۔۔۔ م و م م و م (cVc cVc)

مثلاً: خاندان /xa:n'dan"/ جاندار /Ja:n'dar"/

۷۔ جب دونوں رکن سہ صوتی قلیل مصوتی ہوں ۔۔۔ م و م م و م (CvC CvC)

مثلاً بانکپن /bã:k'pən"/ جانور /Ja:n'vər"/

(ب) دو رکنی کلمات میں مندرجہ ذیل صورتوں میں دوسرا رکن صوتی امتیاز کا حامل ہوتا ہے۔

۱۔ جب پہلا رکن یک صوتی قلیل مصوتی ہو اور دوسرا سہ صوتی طویل مصوتی ۔۔۔ و م و م (v cVc)

مثلاً آچار /ə"ca:r/ آنار /ə"na:r/

۲۔ جب پہلا رکن دو صوتی قلیل مصوتی ہو اور دوسرا دو صوتی طویل مصوتی ۔۔۔ م و م و (Cv CV)

مثلاً: بنا /bə"na'/ گرا /gI"ra'/

۳۔ جب پہلا رکن دو صوتی قلیل مصوتی ہو اور دوسرا سہ صوتی قلیل مصوتی ۔۔۔ م و م و م (Cv CvC)

مثلاً: نفس /ne"fəs/ خبر /xə"bər'/

۴۔ جب پہلا رکن دو صوتی قلیل مصوتی ہو اور دوسرا سہ صوتی طویل مصوتی ۔۔۔ م و م و م (Cv cVc)

مثلاً نفیس /nə"fi:s/ خَبیث /xə"bi:s/

مندرجہ بالا مشاہدات کی روشنی میں ہم درج ذیل نتائج پر پہنچتے ہیں:

۱۔ طویل مصمتی رکن قلیل مصوتی رکن کے مقابلے میں ممیز ہوتا ہے۔

۲۔ یکساں صوتی ارکان یکساں مصوتی بھی ہوں تو ابتدائی رکن ممیز ہوتا ہے۔

۳۔ سہ صوتی ارکان دو صوتی ارکان کے مقابلے میں ممیز ہوتے ہیں۔

(ج) سہ رکنی کلمات میں جو امتیاز کی جو صورتیں سامنے آتی ہیں وہ بڑی حد تک درج بالا نتائج کے مطابق ہیں۔

مثلاً: پاکستان /pa'kɪs"ta:n/ (آخری رکن سہ صوتی ہے)

اشتراک /ɪs̥'tɪ"ra:k/ (آخری رکن سہ صوتی ہے)

جسامت /ɟɪ"sa:'mət/ (دوسرا رکن طویل مصوتی ہے)

حقیقت /hə"qi:'qət/ (دوسرا رکن طویل مصوتی ہے)

مسالہ /mə"sa:'la/ (یکساں طویل مصوتی ارکان میں پہلا رکن)

رسالہ /rɪ"sa:'la/ (یکساں طویل مصوتی ارکان میں پہلا رکن)

مشترک /"mʊs̥'tə"rək/ (پہلا اور آخری رکن سہ صوتی ہے)

منحرف /"mʊn'hə"rəf/ (پہلا اور آخری رکن سہ صوتی ہے)

(د) کثیر رکنی کلمات میں بھی یہی صورت بڑی حد تک سامنے آتی ہے۔

مثلاً: مطالبہ /mʊ"ta:'lɪ"ba/ (دوسرا اور چوتھا رکن طویل مصوتی ہیں)

انفرادی /In'fi"ra'di/"/(دو یکساں مصوتی ارکان میں پہلا رکن)

صوتی امتیاز کے ان تمام مشاہدات کے باوجود یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیے کہ اردو میں یہ نمایاں خصوصیت نہیں رکھتا۔ زور اردو میں دراصل تان اور نتیجتاً لہجے کے تابع ہوتا ہے۔ یہ تان اور لہجے کی مناسبت سے تبدیل ہو جاتا ہے۔ اوپر بیان کیے گئے اصول صرف انفرادی طور پر کلمے کے ادا کرنے کی حد تک درست ہیں۔ جملے میں صورتِ حال بدل جاتی ہے۔

(نوٹ: رکنی زور ظاہر کرنے کے لیے دوہرا رکنی نشان" استعمال کیا گیا ہے)۔

اردو میں تان (Tone)

اردو میں سُر (Pitch) یا تان (Tone) ایک فوق قطعاتی صوتیہ ہے۔ فوق قطعاتی صوتیہ کسی زبان میں اصوات کے استعمال کی اُس خصوصیت یا طریقے کا نام ہے جس کے استعمال سے کلمات معنوی طور پر متاثر اور ممیز ہوں لیکن یہ صوتیہ قطعاتی صوتیوں کی طرح منفرد اکائی نہیں ہوتا بلکہ اس کا اثر صوتی اجزاء، ارکان اور کلمات پر ایک قوس کی طرح پھیلا ہوتا ہے۔ جملے میں تانیں مل کر لہجے کا روپ (Intonation Countour) ابھارتی ہیں۔

تان کی بنیاد صوتی پردوں کے کھچاؤ پر ہے۔ صوتی پردوں میں جتنا زیادہ تناؤ ہوگا، سُر اتنا ہی اونچا ہو جائے گا۔ یوں تو تمام مصوتے مصمتوں کی نسبت زیادہ مسموع ہوتے ہیں کیونکہ مسموعیت کا تعلق صوتی پردوں کے زیادہ ارتعاش پر ہے (جبکہ زور (Stress) کا تعلق ہوا کے دباؤ کے درجے پر ہے جس سے آواز میں بلندی (Loudness) پیدا ہوتی ہے۔ لیکن مصمتے بھی ایک دوسرے کی نسبت سے زیادہ مسموع ہوتے ہیں۔ چنانچہ تمام مسموع آوازوں کا سُر تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ یعنی صوتی پردوں میں تناؤ کا اضافہ کر کے ارتعاش کا تواتر (Frequency) بڑھایا جا سکتا ہے۔ اردو کے اکسٹھ قطعاتی صوتیوں میں پینتالیس صوتیے مسموع ہیں جن کی بنا پر تان کے استعمال کا عمل باسانی ہوتا ہے۔ غالباً اردو میں تان کے فوق قطعاتی صوتیہ ہونے کی ایک ممکن توجیہہ یہ بھی ہے کہ اردو کی آوازوں میں غالب حصہ مسموع آوازوں کا ہے۔

دنیا کی اکثر زبانوں میں سُر کا اُتار چڑھاؤ معنوی تنوع کا باعث ہوتا ہے جبکہ چینی زبان کے صوتی نظام میں اسے بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ سرکاری (قومی) سطح پر چار اور علاقائی سطح پر پانچ سے لے کر بارہ تک، تان کی اقسام ہیں جو چینی زبان میں استعمال ہوتی ہیں۔ جن کی بناء پر تقریباً ساٹھ بنیادی صوتی اجزاء پر مشتمل چار سو کے لگ بھگ صوتی قطعات تان کی تبدیلی سے ہزاروں معانی کی ترسیل کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اردو میں تان کو ایسی بنیادی حیثیت تو حاصل نہیں البتہ ترسیل میں تان صوتی قطعات کی سطح پر معنوی تنوع ضرور پیدا کر دیتی ہے۔ اس کے علاوہ تان زور کے ساتھ مل کر لہجے کی معنویت میں تبدیلی پیدا کرتی ہے۔ زور کے علاوہ طوالت بھی اردو لہجے میں تان کے تابع ہوتی ہے۔ اردو میں پانچ قسم کی تانیں پائی جاتی ہیں:

نمبر۱: چڑھتی تان (Rising Tone) مثلاً ہاں /'ha/ (یقیناً)

نمبر۲: اُترتی تان (Falling Tone) مثلاً ہاں /ha/ (درست)

نمبر۳: ہموار تان (Even Tone) مثلاً ہاں /ha/ (آگے کہو)

نمبر۴: ناہموار تان (Uneven Tone) مثلاً ہاں؟ /ha:/ (کیا واقعی؟)

نمبر۵: مخصوص تان (Special Tone) مثلاً ہاں! /"ha:/ (میں نے سچ بولا ہے۔)

تحریری شکل میں تان کو ظاہر کرنے کے لیے اردو رسم الخط میں انگریزی سے مستعار علامات استعجابیہ، ندائیہ، فجائیہ اور استفہامیہ وغیرہ کے لیے ! ۔ !! اور ؟ علامتیں استعمال ہوتی ہیں یہ بالکل ناکافی ہیں۔ بین الاقوامی صوتیاتی رسم الخط میں بھی چند علامات مثلاً ˊ ˋ ˇ ˆ ہیں چینی زبان کے ماہرین صوتیات سُر کی اونچائی ظاہر کرنے کے لیے ہندسوں (1, 2, 3, 4,) کا استعمال بھی کرتے ہیں۔ ایف پی ڈینین (F. P. Dinneen) نے لہجے کا روپ (Countour) ظاہر کرنے کے لیے علامات ↘ ↗ → جملے کے اختتام پر استعمال کی ہیں۔ لیکن موسیقی کی تحریر کے انداز میں اس کی تصویری شکل کا طریقہ سب سے زیادہ مناسب ہے کہ یہ جملے کے پورے اتار چڑھاؤ کو مؤثر طریقے پر ظاہر کرتا ہے۔ ہر رکن کے لیے ایک نقطہ تین لائنوں کی پٹی کے درمیان سُر کی بلندی کی مناسبت سے لگایا جاتا ہے۔ اوپر کی لائن، اونچا سُر، درمیانی لائن، درمیانہ سر اور آخری لائن نیچے سُر کو ظاہر کرتی ہے۔ ناہموار سُر کی شکل میں ایک چھوٹی لائن سُر کے نقطے کی سمت کا تعین کر دیتی ہے اور زور دار رکن قدرے بڑے نقطے سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثلاً

"منصور میرا بیٹا ہے۔" (خبریہ انداز میں)

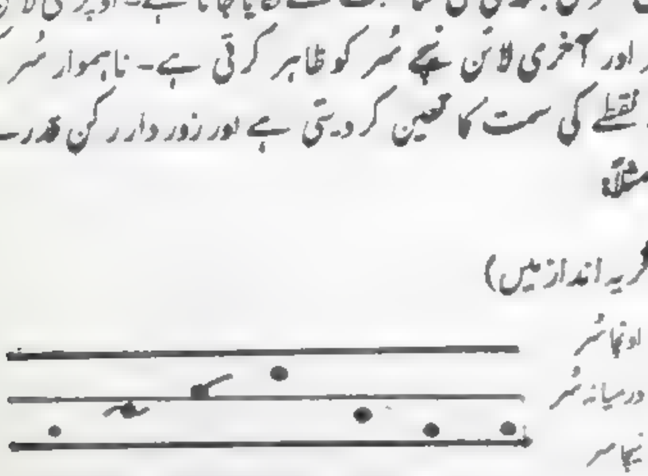

mən sur me: ra: be ta he

اب یہی جملہ اگر اطلاعاً بولا جائے تو

لہجے کا روپ یہ ہوگا: "منصور میرا بیٹا ہے"۔

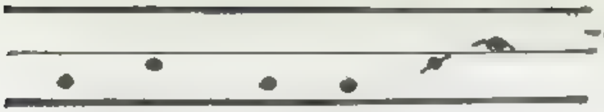

mən su:r me: ra: be ta hɛ

یک رکنی کلمات میں تان کا اثر نمایاں ہوتا ہے۔ کثیر رکنی کلمات میں بھی سُر کی تبدیلی سے معنوی فرق پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً:

یک رکنی: بَس (بمعنی، قابو، زور، اختیار)	/bəs/		اترتی تان
بَس (بمعنی کافی، بہت، خاموش رہو)	/"bəs/		چڑھتی تان
بَس (بمعنی گاڑی BUS)	/'bəs/		ہموار تان
بَس (بمعنی فوراً رک جاؤ۔ تاکید)	/bə:s/	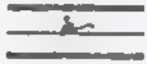	ناہموار تان
بَس (اتنی ہی ہمت تھی۔ طنزیہ)	/ba:s/		مخصوص تان
دو رکنی: پوری (بمعنی مکمل)	/"pu:ri/		اترتی تان
پوری (بمعنی ایک قسم کا پراٹھا)	/pu'ri/		ہموار تان
سختی (صفت۔ سخت ہونا)	/səx'ti/	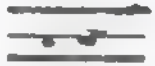	ہموار تان
سختی (زیادتی۔ ظلم)	/"səxti/		اترتی تان
سہ رکنی: بیداری (بمعنی جاگنا)	/be"dari/	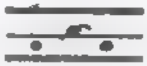	ناہموار تان
بیداری (بمعنی درست احساس ہونا)	/"be:'dari/		اترتی تان
حقیقت (بمعنی سچائی)	/hə'qi"qət/		چڑھتی تان
حقیقت (بمعنی حیثیت)	/'hə"qi'qət/		ناہموار تان

جیسا کہ مندرجہ بالا مثالوں سے واضح ہے تان کے زیر اثر زور اور طوالت بھی اردو

عروضیات میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

مخصوص تان کے زیر اثر بس (طنزیہ) میں قلیل مصوتہ طویل مصوتے میں بدل جاتا ہے۔ اسی طرح پوری (مکمل) میں مصوتہ [u] پوری (پراٹھا) کے مقابلے میں نہ صرف زیادہ طوالت رکھتا ہے بلکہ رکنی زور بھی پہلے رکن کی بجائے دوسرے رکن پر منتقل ہو گیا ہے۔ سہ رکنی کلمات میں بھی اسی طرح رکنی زور تان کی تبدیلی سے بدل جاتا ہے۔

اردو لہجہ (Intonation)

اردو میں لہجے کی معنویت تان، رفتار گفتار اور بولنے والے کے احساسات پر منحصر ہے۔ زبان میں معنی صرف الفاظ کے لغوی معنی تک محدود نہیں ہوتے بلکہ ان کا انحصار فوق قطعاتی خصوصیات یا دوسرے لفظوں میں عروضی خصوصیات پر ہوتا ہے۔ جملے میں تانیں مل کر لہجے کا روپ (Contour) ابھارتی ہیں۔ اردو میں طوالت اور زور خصوصی اہمیت نہیں رکھتے بلکہ ان کے ذریعے تان رفتار گفتار کے مطابق بولنے والے کے احساسات کی صحیح ترجمانی کرتی ہے۔

ایک چھوٹا سا جملہ "آج گھر میں کھانا پکا ہے" سُر لہر یا لہجے کی تبدیلی سے مختلف معانی کا اظہار کر سکتا ہے۔

"a:J ghər mẽ khana pəka he"

(یعنی عرصے کے بعد آج گھر میں دوبارہ کھانا پکنے کی نوبت آئی ہے)

نوٹ: "آج" میں سُر کی تبدیلی کی وجہ سے رکنی زور اور مصوتہ [a] میں طوالت بھی آئی ہے۔

aJ "ghər mẽ khana pəka hɛ

(یعنی اس سے پہلے کہیں اور سے کھاتے تھے آج پہلی مرتبہ گھر میں انتظام کیا گیا ہے)

نوٹ: اس جملے میں رکنی زور "گھر" پر ہے جبکہ مندرجہ ذیل جملے میں رکنی زور کھانا کے پہلے رکن کھا پر ہے اور مصوتہ [a] میں طوالت بھی ہے۔

a:J ghər mẽ kha:na pəka hɛ

(یعنی آج گھر میں خاص کھانا پکا ہے یا دعوت کا اہتمام کیا گیا ہے۔)

aJ ghər mẽ khana pəka hɛ

(یعنی کیا آج گھر میں کھانا پکا ہے؟ عام سوالیہ جملہ)

aJ ghər mẽ kha:na pəkka hɛ

(یعنی یقین نہیں آتا کہ آج گھر میں ہی کھانا پکانے کا انتظام ہو گیا ہے)۔

نوٹ: "گھر میں کھانا" اونچے سُر میں ہیں اور پکّا میں [k] پر زور ہونے سے تشدید آ گئی ہے۔

اب ایک مکالمے میں لہجے کا روپ ملاحظہ ہو:

السلام علیکم!

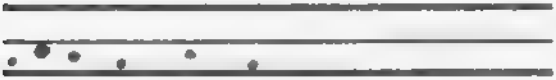

əssəlama lekʊm

وعلیکم السلام!

valekʊm əssəla:m

آپ کا نام پوچھ سکتا ہوں؟

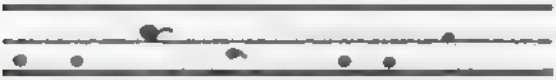

ap ka na:m pu:ch səkta hũ?

جی مجھے منصور کہتے ہیں۔

Ji mʊɟhe mənsu:r kehte hɛ̃

آپ کی شکل میرے ایک دوست سے ملتی ہے۔

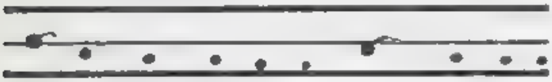

a:p ki ṡəkl mere ek do:st se mɪlti hɛ.

کیا نام ہے ان کا؟

"kəya nam hɛ 'ʊnka?

ان کا نام مستنصر ہے۔

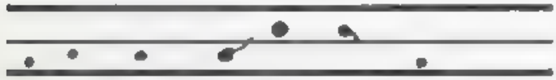

Unka nam mʊs"tənsər hɛ

وہ تو میرے بڑے بھائی ہیں۔

"vo:h to mere bəre "bhai hɛ̃.

اچھا تو آپ دونوں بھائی ہیں۔

ac"cha to ap dono "bhai hɛ

جی ہاں! ہم شکل بھائی!

Ji hɑ̃ həm"ṡəkl bhai

عجیب اتفاق ہے۔

ə"ɟi:b Ittifaq hɛ

جی ہاں! بس کا انتظار کر رہے ہیں؟

Ji 'hɑ̃:! bəs ka Inteza:r kər rəhe hɛ̃?

صدر جا رہا ہوں۔

Sədər Jarəha hʊ̃

لو! وہ صدر کی بس آ گئی

Lo vo:h sədər ki bes a:gəi

چلیے!

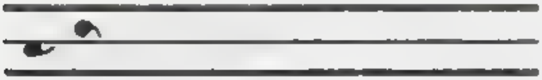

cəlye

چلیے۔

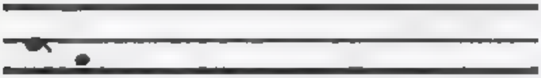

cəlye

اردو میں اتصال (Juncture)

جب ہم بولتے ہیں تو آواز کی لہر بالکل مسلسل نہیں ہوتی بلکہ آوازوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ایک دوسرے کے ساتھ پیوست ہوتے ہیں اور جا بجا بڑے وقفے آتے ہیں۔ اردو تحریر میں ہم انہیں الفاظ ملا کر لکھنے یا ان کے درمیان خالی جگہ چھوڑ کر سکتہ (،) وقفہ (؛) تکملیہ (-) کا نشان لگا کر ظاہر کرتے ہیں لیکن سائنسی صوتیاتی تحقیق میں تحریر کی بجائے تحقیق کا محور تقریر یعنی بولی ہوتا ہے چنانچہ ان چھوٹے بڑے بڑے وقفوں کو سائنسی بنیاد پر زبان کے بولنے کے انداز سے اخذ کیا جاتا ہے۔

اردو میں چار قسم کے اتصال ملتے ہیں:

۱۔ فطری ضرورت کے تحت بولنے کے درمیان سانس لینے کے لیے رکنا پڑتا ہے۔ ایسی صورت میں ایک مختصر وقفہ پیدا ہوتا ہے۔ ان وقفوں کے درمیان آواز کی لہر کو تنفسی مجموعہ (Breath Group) کہتے ہیں۔ صوتیاتی تحریر میں اس کے لیے دو لمبی کھڑی لکیروں کا نشان /// استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ سانس کا وقفہ بعض اوقات کئی چھوٹے جملوں کے بعد اور کبھی طویل جملوں کے دوران بھی لیا جاتا ہے۔ خیالات کی روانی اور تسلسل میں رکاوٹ کے باعث بھی رک کر سانس لیا جاتا ہے۔ ان وقفوں کا انحصار رفتار گفتار اور بولنے والے کے احساسات پر بھی ہوتا ہے لہذا معنی کی ترسیل پر بھی یہ وقفے اثر انداز ہوتے ہیں۔

۲۔ معنوی طور پر ایک دوسرے سے منسلک کلمات کے بعد بھی ایک چھوٹا سا وقفہ دیا جاتا ہے تاکہ سننے والے کے ذہن کی گرفت خیال پر مضبوط ہو جائے جیسا کہ کسی کو املا بولتے ہوئے چھوٹے بامعنی ٹکڑے بولے جاتے ہیں تاکہ لکھنے والا سمجھ کر لکھے۔ کلمات کے اس گروہ کو معنوی مجموعہ (Sense Group) کہتے ہیں۔ صوتیاتی تحریر میں اس کے لیے ایک لمبی کھڑی لکیر کا نشان // استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً اس صفحے کا پہلا جملہ مندرجہ ذیل ٹکڑوں میں ادا ہو گا تو معنوی گرفت مضبوط رہے گی:

/Jəb həm bolte hɛ / to ava:z ki lehər / bɪlkʊl mʊsəlsəl

nəhi hoti // bəlke ava:z ke / chote chote tʊkre/

ek dusre ke sa:th / pɛvəst hote hɛ // ɔr Ja bəɹa / chote bəre / vəqfe ate hɛ̃

ان اتصالی وقفوں کا انحصار کسی حد تک بولنے والے کی رفتار گفتار اور ذہنی کیفیت پر بھی ہوتا ہے لیکن بعض اوقات ان وقفوں کی تبدیلی سے معنوی تبدیلی بھی پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً روکومت جانے دو" جملے کو دو طرح سے ادا کیا جاسکتا ہے:

روکو، مت جانے دو /roko/ mət Jane do/

روکومت، جانے دو /roko mət/ Jane do/

یہ دونوں جملے اتصال کی تبدیلی سے ایک دوسرے کے متضاد معنی رکھتے ہیں اور یہ اتصال ایک فوق قطعاتی صوتیہ کہلانے کا حقدار ہے۔

۳۔ اصوات اور چھوٹے صوتی قطعات کے درمیان بھی خفیف اتصالی وقفے ہوتے ہیں جو معنی کے تعین میں اہم کردار ادا کرتے ہیں کیونکہ ان اتصالی وقفوں کی تبدیلی سے دوسرے کلمات بن جاتے ہیں۔ مثلاً آپا جی اس تبدیلی سے آپاجی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اردو شاعری میں صنعت تجنیس مرکب سے خوب کام لیا گیا ہے۔

جی نے جینے نہ دیا لاکھ لگائی مرہم
پی نے پینے نہ دیا زہر ولیکن گئے مر ہم

جی نے اور جینے، پی نے اور پینے، مرہم اور مر ہم میں جو اتصال ہے اس کی فوق قطعاتی صوتیہ ہونے کی حیثیت واضح ہے۔ ورنہ جہاں تک قطعاتی صوتیوں کی ترتیب کا سوال ہے وہ ان تینوں جوڑوں میں بالکل یکساں ہے۔ اس طرح "وہ نہ چاہو" جملہ "وہ ناچاہو" سے اسی فوق قطعاتی صوتیے کی بنا پر ممیز ہوتا ہے۔ انگریزی زبان میں بھی ایسے جملے "See the meat" اور "See them eat" کا فرق اسی فوق قطعاتی صوتیے سے واضح ہوتا ہے۔ صوتیاتی تحریر میں اس اتصال کے لیے کسی خاص نشان کی ضرورت نہیں ہوتی صرف خالی جگہ اس کی نشاندہی کر دیتی ہے۔

اس فوق قطعاتی صوتیے کی عضویاتی وضاحت یہ ہے کہ پردۂ شکم کا دباؤ جو آواز کی

پیدائش میں مبتدی (Initiator) کا کام کرتا ہے۔ ایک ثانیے کے لیے رک جاتا ہے۔ جبکہ گلے اور منہ کے عضویات صوت بطور تلفظ کار (Aritculator) اپنی حالت قائم رکھتے ہیں۔ اس بناء پر ایک بہت خفیف وقفہ پیدا ہوتا ہے۔

یہ فوق قطعاتی صوتیہ اردو میں واضح امتیاز کا حامل ہے اور اردو کے معنیاتی نظام میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

۴۔ ایک غیر اہم اتصالی وقفہ اصوات کے مابین عضویات صوت کی حرکت کی روانی میں رکاوٹ کی بنا پر بھی پیدا ہوتا ہے۔ خصوصاً جب کسی کلمے میں دولبی یا لب دندانی مصمتوں کے متصل دندانی حنکی، یا غشائی مصمتے آتے ہیں تو لبوں کے بند ہو کر کھلنے اور زبان کے مخرج تلفظ پر پہنچ کر دوسرے مصمتے کے ادا کرنے میں ایک بے حد خفیف وقفہ آ جاتا ہے لیکن اس دوران میں پردہ شکم کا دباؤ نہیں رکتا لہذا آواز کی لہر قائم رہتی ہے۔ یہ وقفہ معنیاتی طور پر امتیاز کا حامل نہیں ہے۔ بعض محققین اردو نے اس کو بین مصوتی تداخل سے تعبیر کیا ہے جو اپنی جگہ درست ہے کہ پردہ شکم کا دباؤ نہ رکنے کی بنا پر ایک مصوتی تسلسل محسوس ہوتا ہے لیکن یہ صورت ایسے کلمات میں بھی ہے جن میں دولبی یا لب دندانی بندش نہیں ہوتی لہذا اتصال کے تحت اس کی تشریح و توجیہہ زیادہ مناسب ہے۔ خصوصاً اس لیے کہ یہ رکنی نشان گر کا کام بھی کرتا ہے مثلاً بالکل /bɪl'kʊl/ پگلا /pəg'la/ الجھن /ʊl'Jhən/ میں بھی وہی صورت ہے جو ابجد /əb'ɹəd/ جھپکی /Jhep'ki/ رفتار /rəf'tar/ کپتان /kəp'tan/ میں سامنے آتی ہے۔

غرض اردو میں اتصال ایک فوق قطعاتی صوتیہ ہے گو اس کی تمام صورتیں فوق قطعاتی صوتیہ نہیں کہلا سکتیں۔ جیسا کہ مندرجہ بالا تشریحات سے واضح ہو گا کہ اتصال کی دوسری اور تیسری شکل فوق قطعاتی صوتیے ہیں جبکہ پہلی اور آخری کو صرف ایک عروضی خصوصیت کہنا درست ہو گا۔

اردو کی چند اہم عروضی خصوصیات(Prosodic Feature)

قطعاتی اور فوق قطعاتی صوتیوں کے علاوہ اردو کی چند عروضی خصوصیات بھی ہیں جن کا مختصر بیان مندرجہ ذیل ہے:

تالویانا (Palatalization)

یہ اردو کی ایک عروضی خصوصیت ہے کہ جب کثیر رکنی کلمات میں کوئی رکن ابتدائی بالائی مصوتے [i] پر یا ابتدائی زیر بالائی مصوتے [I] پر ختم ہو اور دوسرا رکن زیر وسطی یا زیریں مصوتوں [o] [a] [e] وغیرہ سے شروع ہو تو تالو پانے کے عمل کے نتیجے میں ایک ہلکی [y] کی آواز سنائی دیتی ہے۔ دراصل جب زبان بالائی مصوتوں سے زیر وسطی یا زیریں مصوتوں کی جانب منتقل ہوتی ہے تو [y] کے مخرج سے ہو کر گزرتی ہے۔ مثلاً:

کیا /kiʸa/ جیا	/Jiʸa/	i...a
لئے /liʸe/ دیئے	/diʸe/	i...e
جیئو /nɪʸo/ سیئو	/Sɪʸo/	ɪ...o
نیارا /nɪʸara/ پیارا	/pɪʸara/	ɪ...a

یہ صورت حال ی [y] کی اس بے رگڑ جاریہ آواز سے بالکل مختلف ہے جو ان کلمات میں سنائی دیتی ہے جن میں دوسرے رکن کی ابتداء مصمتہ [Y] ہوتی ہے۔ مثلاً

گیا /gəya/ نیا /nəya/ میں [y] کی آواز ایک بے رگڑ جاریہ ہے جو واضح طور پر مصمتی خصوصیات کی حامل ہے۔

لبیانا (Labialization)

تالویانے کی طرح لبیانا بھی اردو کی ایک عروضی خصوصیت ہے۔ کثیر رکنی کلمات میں جب پہلا رکن مدور مصوتوں، آخری بالائی [U] یا زیر بالائی [u] پر ختم ہو اور دوسرے رکن کی ابتداء غیر مدور طویل مصوتوں سے ہو تو لبیانے کے عمل کے نتیجے میں ایک [v] کی

آواز کی جھلک محسوس ہوتی ہے۔ جب لب مدّور شکل سے غیر مدّور شکل اختیار کرنے کے لیے سکڑتے ہیں تو یہ کیفیت پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً

کنواں /kuā̃/	روآں /ruā̃/	u...a
سوئی /sui/	رُوئی /rui/	u...i
پھوار /phʊar/	دوار /dʊar/	U..a
ہوا /hʊa/	مُوا /mʊa/	U...a

یہ صورت حال اس کیفیت سے بالکل مختلف ہے جو قدیم اردو میں [v] کی آواز جاوے /Ja^{v}e/ آوے /a^{v}e/ کھووے /kho^{v}e/ سووے /so^{v}e/ وغیرہ ملتی تھی جو جدید اردو میں جائے /JaYe/ آئے /a^{y}e/ کھوئے /kho^{y}e/ سوئے /so^{y}e/ ہو گئی ہے۔

مسموعیت اور غیر مسموعیت (Voicing and Unviocing)

اردو کی ایک عروضی خصوصیت یہ بھی ہے کہ تسلسل کلام اور رفتار و گفتار کی مناسبت سے مسموع بندشی مصمتوں سے پہلے آنے والے غیر مسموع بندشی مصمتے مسموعی خصوصیات کے حامل بن جاتے ہیں۔ مثلاً:

اعتبار /ɛt̬ba:r/ اکبر /ək̬ber/ کتبہ /kət̬ba/

اسی طرح غیر مسموع صفیری مصمتے مسموع بندشی مصمتوں سے پہلے آئیں تو مسموع ہو جاتے ہیں مثلاً

اشجار /əṣ̬Jar/ مخبر /mʊx̬bɪr/ کفگیر /Kəf̬gir/

غیر مسموع صفیری مصمتے مسموع صفیری مصمتوں کے زیر اثر بھی مسموعی خصوصیات کے حامل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً:

اصغر /əs̬xer/ تصویر /təs̬vir/ تصغیر /təs̬xir/

اس کے برعکس غیر مسموع بندشی اور صفیری مصمتوں سے پہلے آنے والے مسموع بندشی اور صفیری مصمتے غیر مسموع ہوجاتے ہیں۔ مثلاً:

خدشہ /xəd̥ša/ ابخرات /eb̥xərat/ مضطر /mʊz̥tər/

تسلسل کلام اور رفتار گفتار کی تیزی سے بعض اوقات مسموع آوازیں نہ صرف غیر مسموع ہوجاتی ہیں بلکہ غیر مسموع آوازوں کا مخرج بھی اختیار کرلیتی ہیں۔ مثلاً:

بات چیت /bat̪-cit/ باچ چیت /bac-cit/

پت جھڑ /pət̪-Jhəɽ/ پج جھڑ /pəɟ- Jhəɽ/

رت جگا /rət̪-Jəga/ رج جگا /rəɟ-Jəga/

غرض یہ کہ عروضی خصوصیات زبان میں ان نازک تبدیلیوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔ جن کا احساس خود اہل زبان کو تو شاید نہ ہو لیکن غیر زبان کے طلبہ کے لیے ان کا ادراک ضروری ہوتا ہے۔

ان خصوصیات کے علاوہ اردو کی اور بھی عروضی خصوصیات ہیں جن میں سے معکوسیت، انفیت اور ہائیت اہم ہیں لیکن ان کا ذکر کسی قدر گذشتہ ابواب میں مصوتوں اور -توں کے بیان میں کردیا گیا ہے۔

ضمیمہ جات

کتابیات

* جامع القواعد: ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، مرکزی اردو بورڈ، لاہور، ۱۹۷۱ء۔

* ادب اور لسانیات: ڈاکٹر ابواللیث صدیقی

* اردو کا صوتی نظام: ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، توسیعی خطبہ پنجاب یونیورسٹی لاہور ۱۹۶۵ء

* تاریخ زبان اردو: ڈاکٹر مسعود حسین خان، سر سید بک ڈپو، علی گڑھ (بار سوم) ۱۹۵۸ء۔

* اردو لفظ کا صوتیاتی اور تجز صوتیاتی مطالعہ: ڈاکٹر مسعود حسین خان

ترجمہ: مرزا خلیل احمد بیگ، شعبہ لسانیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، ۱۹۸۶ء۔

* داستان زبان اردو: ڈاکٹر شوکت سبزواری، اردو مرکز اردو بازار، دہلی۔

* اردو زبان کا ارتقاء: ڈاکٹر شوکت سبزواری، اردو مرکز، اردو بازار، دہلی۔

* اردو لسانیات: ڈاکٹر شوکت سبزواری، مکتبہ تخلیق ادب، کراچی، اشاعت اول ۱۹۶۶ء۔

* لسانی مسائل: ڈاکٹر شوکت سبزواری، مکتبۂ اسلوب، ناظم آباد، کراچی اشاعت اول ۱۹۶۲ء۔

* ہندوستانی لسانیات: محی الدین قادری زور، نسیم بک ڈپو، لکھنو، مارچ ۱۹۶۰ء۔

* اردو کا روپ: ڈاکٹر سہیل بخاری، آزاد بک ڈپو، لاہور، طبع اول مارچ ۱۹۷۱ء۔

* اردو زبان کی قدیم تاریخ: عین الحق فرید کوٹی، ارسلان پبلیکیشنز، لاہور، طبع اول، جولائی ۱۹۷۲ء۔

* زبان کا مطالعہ: خلیل صدیقی، قلات پبلشرز، مستونگ، ۱۹۶۴ء۔

* قواعد اردو: مولوی عبدالحق، تاج پبلشرز، دہلی۔

* اردو صرف و نحو: مولوی عبدالحق، انجمن ترقی اردو ہند، علی گڑھ، اپریل ۱۹۰۰ء۔

* قواعد زبان اردو : گل کرائسٹ مرتبہ: خلیل الرحمن داؤدی، مجلس ترقی ادب، لاہور، طبع اول دسمبر ۱۹۶۲ء۔

* پنجاب میں اردو: حافظ محمود شیرانی، کتاب نما، لاہور، طبع سوم ۱۹۶۳ء۔

* پنجابی لسانیات : ڈاکٹر شہباز ملک، مکتبہ میری لائبریری، لاہور، ۱۹۷۷ء۔

* بنگلہ تعلیم : رفیع احمد قدوائی، عصمت علی عصمت، ڈھاکہ، اگست ۱۹۶۱ء۔

* سہل بنگلہ تعلیم : مولوی عبدالجلیل، پاک کتاب گھر، ڈھاکہ، دوسرا ایڈیشن، مارچ ۱۹۶۸ء۔

* پراچین اردو: شبیر علی کاظمی، مکتبہ اسلوب، کراچی، طبع اول ۱۹۸۲ء۔

* گورمکھی : ڈاکٹر سیتارام باہری، ملک بک ڈپو، لاہور۔

* یورپ میں اردو : آغا افتخار حسین، مرکزی اردو بورڈ، لاہور، بار اول، اپریل ۱۹۶۸ء۔

* یورپ میں تحقیقی مطالعے : آغا افتخار حسین، مطبع عالیہ، لاہور، طبع اول ۱۹۶۷ء۔

* آریائی زبانیں : سدھیشور ورما، مکتبہ معین الادب اردو بازار، لاہور ۱۹۶۰ء۔

* پشتو کی بنیادی آوازیں : سید اے ایس خیال بخاری، اردو نامہ، ترقی اردو بورڈ، اکیسواں شمارہ، ۱۹۶۵ء۔

* اردو سندھی اصوات کا تقابلی نقشہ : ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، تجربہ گاہ لسانیات، جامعہ کراچی۔

* اردو مصوتوں کا نقشہ : ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، تجربہ گاہ لسانیات، جامعہ کراچی۔

* اردو مصمتوں کے مخارج کے نقشہ جات : ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، تجربہ گاہ لسانیات، جامعہ کراچی۔

* علی گڑھ میگزین "، " اردو نامہ "، " اردو زبان " کے مختلف شمارے۔

* فرہنگ لسانیات۔ (ترقی اردو بورڈ نئی دہلی) و دیگر کتب فرہنگ و لغات۔

BIBLIOGRAPHY

*Language ... Leonard Bloomfield— George Allen & Unwin, London— 1957.

* Language— Joshua Whatmough— New American Library (Mentor Books)— 1957.

* Language— Edward Sapir— Harcourt Brace & Co. U.S.A. (Harvest Edition)— 1949.

* The Story of Language— C.L. Barber – Pan Books Ltd. London— 1966.

* Descriptive & Comparative Linguistic – L.R. Palmer— Fober & Faber London— 1978.

* Phonetics— K.L. Pike— University of Michigon Press, Ann Arbor, USA— 1958.

* Phonemics— K.L. Pike— University of Michigon Press, Ann Arbor, USA— 1959.

* Understanding Language— Roger Fowler— Routledge & Keqan Paul, London— 1974.

* An Introduction to Linguistic Science— F.H. Sturtevant, Yale University Press— 1963.

* An Introduction to General Linguistics— F.P. Dinneen— Holt, Rinehart & Winston, N.Y.— 1967.

* A Course in Modern Linguistics— C.F. Hockett— New York— 1958.

* Introduction to Linguistics— Ronald Wardhaugh— Mc Graw— Hill, N.Y.- 1977.

* A Phonetic & Phonological Study ofWord in Urdu— Dr. Masood Hassain Khan— AMU— 1961.

* An Outline of Urdu Sentence Structure— Anwar S. Dil— LRGP, Lahore— 1964.

* An Outline of Linguistic Analysis— Bloch & Trager— LSA Baltimore— 1942.

* An Outline of English Phonetics— D. Jones— W. Heffer & Sons. England— 1960.

* An Introduction of Pronunciation of English— A. C. Gimson— Ed. Arnold. U.K. 1962.

* Working With Aspects of Language— Mansoor & Touber— Harcourt Brace, N.Y.— 1975.

* The Pronunciation of English— D. Jones— Cambridge University Press, U.K. 1975.

* Indo- Aryan & Hindi— S. K. Chatterji — Firma K.L. Mukhopadhyay – Calcutta 1960.

* Language & the Linguistic Problem— S.K. Chatterji— Oxford Univeristy Press London— 1945.

* Linguistic Survey of Pakistan (Abstract) Vol I to V— G.A. Grierson— Accurate Press, Lahore.

* Pakistani Linguistics 1962— Editor Anwer S. Dil— LRGP, Lahore— 1963.

* Pakistani Linguistics 1963— Editor Anwer S. Dil— LRGP— Loahore— 1964.

* Readings in Modern Linguistics— Editor Anwer S. Dil— LRGP, Lahore— 1964.

* Teach Yourself Urdu— Grahame Bailey— English Universities Press Lahore— 1956.

* The Sound Structure of English & Bangali – M. Abdul Hai- Dacca Univeristy— 1961.

* Urdu for Foreigners — Institute of Modern Languages Islamabad— 1972.

* Making a Sound Start in Urdu— P.J. Grainger- Nirali Kitaben, Lahore— 1986.

* Spoken Urdu (Vol I & II) — M.A.R. Barker— Spoken Languages Incorporation— 1975.

* Urdu Course— Missionary Language Board, Murree.

*Teach Yourself Chinese— H.R. Williamson— English Universities Press— 1969.

* A Practical French Course— H.O. Emerson— Continental Publishers, London— 1956.

* Speech— Mulgrave, Gilman & Pronovost- Barnes & Noble— 1954.

* A Short Book of Ear, Nose & Throat – M. Jalisi— Azam Sons, Karachi— 1990.

* You & Your Brain — Judith Groch— Pan Books, London— 1966.

* Language — Bridge or Barrier— A. Sita Devi— Adyar Library, Poona- 1951.

* The Miracle & Language— Charlton Laird— Fowcett Publications. U.S.A. 1960.

* Language for Everybody — Mario Pei— Cordinal Giants. U.S.A. 1958.

* Learning Remembering & Knowing — Patrick Maredith- Eng. Univ. Press, London — 1961.

* Improve Your Diction & Voice Production— Z.R. Cree— Foulsham Co. London.

اصطلاحات (بلحاظ اردو حروف تہجی)

الف

آخری مصوتے	Back Vowels
آہنگ	Rythm
ابتدائی مصوتے	Front Vowels
اتصال (فصلی وقفہ)	Juncture
اقلی اکائی	Minimal Unit
امتزاجی	Agglutinative
امتیازی علامات	Diacritic Marks
اندرونی پردہ	Cochlea
انفی	Nazal
انفیائی	Nazalized
انفیت	Nazalization
انفی جوف	Nazal Passage
انفی کوزہ	Nazal Cavity

ب

بلند	Loud
بلندی	Loudness

Plosive	بندشی
Cardinal Vowels	بنیادی مصوتے
Frictionless	بے رگڑ
Eardrum	بیرونی پردہ

پ

Diaphragm	پردہ شکم
Back of Tongue	پشت زباں
Lateral	پہلوی

ت

Tone	تان
Orthography	تحریر
Synthetic	ترکیبی
Flapped	تکریری
Morphology	تشکیلیات
Complimentary	تکمیلی
Articulation	تلفظ
Articulator	تلفظ کار
Articulatory	تلفظی
Breathing	تنفس

Breath Group	تنفسی مجموعه

ج

Continuant	جاریه

ح

Glottis	حلق
Glottal	حلقی
Epiglottis	حلق پوش
Pharynx	حلقوم
Utrical	حلزونه
Palate	حنک
Palatal	حنکی
Palatogram	حنکی تصویر
Palatal Arch	حنکی محراب

خ

Cluster	خوشه

د

Teeth	دندان
Dental	دندانی

Bi-labial	دولبی
Dipthong	دوہرا مصوتہ

ذ

Allophone	ذیلی صوتیہ

ر

Stirrup	رکاب
Contour	روپ (لہریا)

ز

Language, Tongue	زبان
Stress	زور

س

Pitch	سُر
Intonation	سُر لہر (لہجہ)
Acoustic	سمعیاتی
Anvil	سندانیہ
Contextual Analysis	سیاقی تجزیہ

ص

Fricative	صفیری

Phonetic	صوتی
Phonetics	صوتیات
Vocal Cords	صوتی پردے
Sound wave	صوتی لہر
Phoneme	صوتیہ

ط

Manner of Articulation	طریق تلفظ
Length	طوالت
Long Vowel	طویل مصوتہ

ع

Prosodic	عروضی
Prosody	عروضیت
Prosodic Features	عروضی خصوصیات
Nervous System	عصبی نظام
Muscles	عضلات
Phonemics	علم صوتیہ

غ

Velum	غشا
Velar	غشائی

Velar Arch	غشائی محراب
Un-rounded	غیر مدوّر
Un-voiced	غیر مسموع
Flex	غیر معکوس
Unaspirated	غیر ہائیہ

ف

Supra Segmental Phoneme	فوق قطعاتی صوتیہ

ق

Segmental Phoneme	قطعاتی صوتیہ
Short Vowel	قلیل مصوتہ

ک

Quantity	کمیت

ل

Labio-dental	لب دندانی
Labial	لبی
Alveola	لثہ
Alveolar	لثوی
Uvula	لہات

Uvular	لہاتی
Intonation	لہجہ (سُر لہر)
Intonation Contour	لہجے کا روپ

م

Initiator	مبتدی
Diaphone	متبادل صوت
Point of Articulation	مخرج تلفظ
Rounded	مدوّر
Sonorant, voiced	مسموع
Sonority	مسموعیت
Consonant	مصمتہ
Consonantal Cluster	مصمتی خوشہ
Vowel	مصوتہ
Semantics	معنیات
Semantic System	معنیاتی نظام
Sense Group	معنوی مجموعہ
Hammer	موگری

ن

Syntax	نحو

Syntatic	نحوی
Medula Oblongta	نخاع
False Vocal Chords	نقلی صوتے پردے
Tip of Tongue	نوک زباں
Semi Vowel	نیم مصوتہ

و

Central of Tongue	وسط زباں
Central Medial	وسطی
Central Vowel	وسطی مصوتہ

ہ

Homophone	ہم صوت
Larynx	ہنجرہ

اصطلاحات (بلحاظ انگریزی حروف تہجی)

A

Acoustic	سمعیاتی
Agglutinative	امتزاجی
Allophone	ذیلی صوتیہ
Alveola	لثہ
Alveolar	لثوی
Anvil	سندانیہ
Articulation	تلفظ
Articulator	تلفظ کار
Articulatory	تلفظی

B

Back Vowels	آخری مصوتہ
Bilabial	دولبی
Breath Group	تنفسی مجموعہ
Breathing	تنفس

C

Cardinal Vowels	بنیادی مصوتے
Central Vowels	وسطی مصوتے
Cochlea	اندرونی پردہ

Cluster	خوشہ
Complimentary	تکمیلی
Contextual Analysis	سیاقی تجزیہ
Continuant	جاریہ
Consonant	مصمتہ
Consonantal Cluster	مصمتی خوشہ
Contour	روپ، لہریا

D

Dental	دندانی
Diacritic Marks	امتیازی علامات
Diaphone	متبادل صوت
Diaphragm	پردۂ شکم
Dipthong	دوہرا مصوتہ

E

Eardrum	بیرونی پردہ
Epiglottis	حلق پوش

F

False Vocal Chords	نقلی صوتی پردے
Flapped	تکریری
Flex	غیر معکوسی
Fricative	صفیری

Frictionless	بے رگڑ
Front Vowels	ابتدائی مصوتے

G

Glottal	حلقی
Glottis	حلق

H

Hammer	موگری
Homophone	ہم صوت

I

Intitial Vowels	ابتدائی مصوتے
Initiator	مبتدی
Intonation	لہجہ، سُر لہر
Intonation Contour	لہجے کا روپ

J

Juncture	اتصال، فصلی وقفہ

L

Labial	لبی
Labio-dental	لب دندانی
Larynx	ہنجرہ
Language	زبان، بولی

Length	طوالت
Loudness	بلندی

M

Manner of Articulation	طریق تلفظ
Medial	وسطی
Medulla Oblongta	نخاع
Minimal Unit	اقلی اکائی
Morphology	تشکیلیات
Muscles	عضلات

N

Nasal	انفی
Nasal Cavity	انفی کوزہ
Nasalized	انفیائی
Nervous System	عصبی نظام

O

Orthography	تحریر

P

Palate	حنک
Palatal	حنکی
Palatogram	حنکی تصویر

Palatal Arch	حنکی محراب
Pharynx	حلقوم
Phoneme	صوتیہ
Phonemics	علم صوتیہ
Phonetic	صوتی
Phonetics	صوتیات
Pitch	سُر
Plosive	بندشی
Point of Articulation	مخرج تلفظ
Prosodic	عروضی
Prosodic Features	عروضی خصوصیات
Prosody	عروضیت

Q

Quantity	کمیت

R

Rythm	آہنگ
Rounded	مدوّر

S

Segmental Phoneme	قطعاتی صوتیہ
Semantic System	معنیاتی نظام
Semantics	معنیات

Sense Group	معنوی مجموعہ
Semi Vowel	نیم مصوتہ
Sonorant	مسموع
Sonority	مسموعیت
Sound Wave	صوتی لہر
Stress	زور
Stirrup	رکاب
Supra Segmental Phoneme	فوق قطعاتی صوتیہ
Synthetic	ترکیبی
Syntax	نحو
Syntactic	نحوی

T

Teeth	دندان
Tone	تان
Tongue	زبان

U

Un-aspirated	غیر ہائیہ
Unit	اکائی
Un-rounded	غیر مدور
Un-voiced	غیر مسموع
Utricle	حلزونہ

Uvula	لہات
Uvular	لہاتی

V

Velum	غشاء
Velar	غشائی
Velar Arch	غشائی محراب
Vibrating	مرتعش
Vibration	ارتعاش
Voiced	مسموع
Vowel	مصوتہ

Urdu Ka Sauti Nizam

Dr. Mehboob Alam Khan

National Language Authority
Pakistan